e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 65 Tuesday , December 05 2023 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۶۵) لکھنؤ، منگل ۵-دسمبر ۲۰۲۳ء، مطابق ۲۰/جمادی الاول ۱۴۴۵ھ صفحات-۸

جسٹس کوڈ سے متعلق رپورٹ راجیہ سبھا میں پیش

نئی دہلی 04 دسمبر (یو این آئی) پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے پہلے دن پیر کو راجیہ سبھا میں انڈین جسٹس کوڈ 2023، انڈین سول ڈیفنس کوڈ 2023 اور انڈین ایویڈینس بل 2023 پر رپورٹ پیش کی گئی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن برج لال نے انڈین جسٹس کوڈ 2023 پر وزارت داخلہ کے محکمہ سے متعلق پارلیمانی اسٹینڈنگ کمیٹی کی 246 ویں رپورٹ، انڈین سول ڈیفنس کوڈ 2023 پر 247 ویں رپورٹ اور انڈین ایویڈینس بل 2023 پر 248 ویں رپورٹ پیش کی۔ قبل ازیں ایوان کی کارروائی شروع کرنے کے بعد راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے ضروری دستاویزات میز پر رکھے۔ انہوں نے کہا کہ رول 267 کے تحت چار نوٹس موصول ہوئے ہیں جنہیں مسترد کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ مقررہ معیارات کے مطابق نہیں ہیں۔

وکلاء کے مفادات کے تحفظ کا بل لوک سبھا میں منظور

نئی دہلی، 04 دسمبر (یو این آئی) سرمائی اجلاس کے پہلے دن لوک سبھا نے پیر کو وکلاء کی فلاح و بہبود، انہیں سیکورٹی فراہم کرنے اور انصاف کی دلالی کو روکنے کے لئے وکلاء (ترمیمی) بل 2023 کو صوتی ووٹ سے منظور کر لیا۔ قانون اور انصاف کے وزیر ارجن رام میگھوال نے بل پر تقریباً تین گھنٹے طویل بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ برطانوی دور کا قانون ہے اور مودی حکومت پرانے قوانین کو ختم کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک 1486 پرانے قوانین کو ختم کیا جا چکا ہے اور کئی مزید ختم ہونے کے مراحل میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کے ذریعے وکلاء کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کا کام کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ڈاکٹروں کو سیکیورٹی دی جا سکتی ہے تو پھر وکلا کا پیشہ بھی اہم ہے اور انہیں بھی سیکیورٹی ملنی چاہیے۔ وکلاء کی فلاح و بہبود کے لیے لائے گئے اس بل کے ذریعے انہیں تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔

گردابی طوفان 'مچونگ' کی تباہی شروع، 5 اموات

چنئی میں شدید بارشوں سے سیلاب جیسی صورتحال، 204 ٹرینیں اور 70 پروازیں منسوخ، امت شاہ کی تمل ناڈو کو ہر ممکن مدد کی یقین دہانی

نئی دہلی/چنئی۔(ایجنسی) چنئی میں بارش کے بعد ایک گھر منہدم ہو گیا جس میں 2 لوگوں کی موت واقع ہو گئی اور ایک شخص کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے، تمل ناڈو کے کئی اضلاع میں موسلا دھار بارش کے بعد متعدد گاڑیاں پانی میں بہہ گئیں۔ گردابی طوفان 'مچونگ' ابھی تمل ناڈو کے ساحل سے ٹکرایا بھی نہیں ہے اور تباہی کی شروعات ہو گئی ہے۔ چنئی میں اس تباہی کا منظر تب دیکھنے کو ملا جب زوردار بارش کے بعد ایک مکان منہدم ہو گیا۔ اس کی زد میں آنے سے دو افراد کی موت واقع ہو گئی، اب تک 5 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اتنا ہی نہیں، تمل ناڈو کے کئی اضلاع میں زوردار بارش کے بعد متعدد گاڑیاں پانی میں بہہ گئیں۔ محکمہ موسمیات نے تمل ناڈو اور پڈوچیری کے لیے بارش، طوفان اور بجلی گرنے کا الرٹ پہلے ہی جاری کر رکھا ہے۔ حکومت نے پرائیویٹ کمپنیوں سے کہا ہے کہ وہ ملازمین سے ورک فروم ہوم کرائیں۔ جنوبی ریاستوں میں 'مچونگ' طوفان کے خطرہ کو دیکھتے ہوئے کئی احتیاطی اقدام بھی کیے گئے ہیں۔ مثلاً پڈوچیری اور آندھرا پردیش کے ساحلی اضلاع میں اسکولوں کو بند رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

آئی ایم ڈی نے کہا کہ طوفان کا اثر اڈیشہ، تمل ناڈو، آندھرا پردیش، تلنگانہ اور پڈوچیری میں برقرار رہے گا۔ آندھرا پردیش، تمل ناڈو اور پڈوچیری میں آج اور تلنگانہ میں 5 دسمبر کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اڈیشہ میں 5 دسمبر کے لیے اورنج الرٹ ہے۔ ان ریاستوں میں ایس ڈی آر ایف اور این ڈی آر ایف کی ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ اب تک 204 ٹرینیں اور 70 پروازیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ یہ گردابی طوفان مشرقی ساحلی علاقوں کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو گردابی طوفان 'مچونگ' کے خطرہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا کہ ملک کی مشرقی ساحلی ریاستوں کے ساتھ وہ لگاتار رابطے میں ہیں۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق پی ایم مودی نے تمل ناڈو، پڈوچیری، اڈیشہ اور آندھرا پردیش میں بی جے پی کارکنان سے راحت و بچاؤ کاموں میں شامل ہونے اور مقامی انتظامیہ کی مدد کرنے کی بھی گزارش کی۔ قابل ذکر ہے کہ گردابی طوفان 'مچونگ' کا یہ نام میانمار نے دیا ہے۔ اس کا انگریزی میں تلفظ 'مگ جام' ہوتا ہے۔ اس لفظ کے معنی لچیلا پن اور طاقت کے ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق خلیج بنگال کے اوپر تیار ہوا کے کم دباؤ کا علاقہ اتوار کو گردابی طوفان 'مچونگ' میں تبدیل ہو گیا۔ یہ شمال کی جانب بڑھے گا اور جنوبی آندھرا پردیش کے ساحل کے یکساں آگے بڑھتے ہوئے 5 دسمبر کو نیلور اور مچھلی پٹنم کے درمیان جنوبی آندھرا پردیش ساحل کو پار کرے گا۔ اس گردابی طوفان کی وجہ سے 90-80 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے لے کر 110 کلومیٹر فی گھنٹہ تک کی رفتار سے ہوا بہہ سکتی ہے۔

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کو تمل ناڈو حکومت کو سمندری طوفان مچونگ سے نمٹنے کے لئے ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ مسٹر شاہ نے تمل ناڈو کے وزیر اعلی ایم کے اسٹالن سے بھی بات کی اور طوفان سے نمٹنے کے لیے کیے گئے اقدامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے پڈوچیری کے وزیر اعلی این رنگاسامی سے بھی بات کی اور صورتحال کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ مسٹر شاہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، تمل ناڈو کے وزیر اعلی ایم کے اسٹالن جی اور پڈوچیری کے وزیر اعلی جناب این۔ رنگاسامی جی سے بات کی۔ سائیکلون مچونگ کی وجہ سے پیدا ہونے والے مشکل موسمی حالات سے نمٹنے کے لیے کئے گئے اقدامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا، انہیں زندگی کی حفاظت کرنے کے لئے مودی حکومت کی طرف سے تمام ضروری مدد کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ این ڈی آر ایف کی مناسب تعیناتی پہلے ہی کر دی گئی ہے اور اضافی ٹیمیں مزید مدد فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ طوفان آنے کی وارننگ کے طور پر چنئی اور اس کے پڑوسی اضلاع میں پیر کے روز زندگی درہم برہم ہو گئی کیونکہ مسلسل بارشوں سے مختلف حصوں میں سیلاب آ گیا۔

پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کا آغاز

اپوزیشن پارلیمنٹ کو اپنی شکست کا غصہ نکالنے کا اسٹیج نہ بنائیں، مثبت سوچ کے ساتھ آئیں: پی ایم مودی

نئی دہلی 4 دسمبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے آج اپوزیشن سے مطالبہ کیا کہ وہ شکست کا غصہ نکالنے کے لیے پارلیمنٹ کو پلیٹ فارم نہ بنائیں اور منفی اور نفرت کو چھوڑ کر مثبت سوچ کے ساتھ آئیں اور ملک کو 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان بنانے کے لئے عوام کی خواہش کو پورا کرنے میں تعاون کریں۔ یہاں پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے آغاز سے قبل پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں میڈیا کے سامنے اپنے بیان میں، مسٹر مودی نے چار ریاستوں کے انتخابی نتائج کو منفیت کے خلاف مینڈیٹ قرار دیتے ہوئے کہا، "کل ہی چار ریاستوں کے انتخابی نتائج آئے ہیں۔ بہت حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے حوصلہ افزا ہیں جو عام آدمی کی فلاح و بہبود اور ملک کے روشن مستقبل کے لیے وقف ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا، تمام معاشروں اور تمام گروپوں کی خواتین، نوجوان، ہر برادری اور معاشرے کے کسان اور میرے ملک کے غریب۔ یہ چار اہم ذاتیں ہیں جن کی بااختیاریت، ان کے مستقبل کو یقینی بنانے کے ٹھوس منصوبے اور آخری فرد تک رسائی کے اصولوں پر جو چلتا ہے، انہیں بھرپور حمایت ملتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتنے شاندار مینڈیٹ کے بعد آج ہم پارلیمنٹ کے اس نئے مندر میں مل رہے ہیں۔ جب اس نئے کیمپس کا افتتاح ہوا تو ایک چھوٹا سا اجلاس ہوا اور ایک تاریخی فیصلہ کیا گیا۔ لیکن اس بار اس ایوان میں طویل عرصے تک کام کرنے کا موقع ملے گا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ملک نے منفیت کو مسترد کر دیا ہے۔ اجلاس کے آغاز میں اپوزیشن کے ساتھیوں کے ساتھ ہمارا تبادلہ خیال ہوتا ہے، ہم ہمیشہ سب سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ اس بار بھی یہ تمام عمل مکمل کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم نے دیکھا ہے کہ جب گڈ گورننس کو یقینی بنایا جاتا ہے تو 'اینٹی انکمبنسی' کی اصطلاح غیر متعلقہ ہو جاتی ہے۔ اتنے شاندار مینڈیٹ کے بعد، آج ہم پارلیمنٹ کے اس نئے مندر میں مل رہے ہیں! جب اس نئے کیمپس کا افتتاح ہوا تو ایک چھوٹا سا اجلاس منعقد ہوا اور ایک تاریخی فیصلہ کیا گیا۔ لیکن اس بار اس ایوان میں کام کرنے کا بہت اچھا اور وسیع موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا، "جمہوریت کا یہ مندر لوگوں کی امنگوں اور ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد کو مضبوط کرنے کے لیے ایک بہت اہم پلیٹ فارم ہے۔ میں تمام معزز ممبران پارلیمنٹ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہر ممکن حد تک تیار ہو کر آئیں اور ایوان میں جو بھی بل پیش کیے جائیں اس پر مکمل بحث کریں۔

منی پور میں نہیں تھم رہے ہیں تشدد کے واقعات

دو گروپوں کے درمیان گولہ باری، 13 کی موت

میانمار کی سرحد کے قریب لیتھو گاؤں میں فائرنگ، انٹرنیٹ ایک دن پہلے ہوا تھا بحال

امپھال (ایجنسی) منی پور میں لگاتار تشدد کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ تازہ معاملہ منی پور کے ٹینگنوپال ضلع کا ہے جہاں شورش پسندوں کے دو گروپوں کے درمیان گولی باری میں 13 افراد جاں بحق ہو گئے۔ ٹینگنوپال دراصل میانمار کے ساتھ اپنی سرحد شیئر کرتا ہے۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی نے افسروں کے حوالے سے جانکاری دیتے ہوئے بتایا ہے کہ واقعہ پیر کی دوپہر لیتھو گاؤں میں پیش آیا۔ افسران کا کہنا ہے کہ میانمار جا رہے شورش پسندوں پر علاقے میں اثر رکھنے والے انقلابیوں کے ایک دیگر گروپ نے حملہ کر دیا۔ بعد ازاں موقع پر پہنچے سیکورٹی فورسز کو 13 لاشیں برآمد ہوئی ہیں جن کی شناخت فی الحال نہیں ہو پائی ہے۔ افسر کے مطابق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقامی باشندے نہیں تھے۔ واضح رہے کہ رواں سال مئی ماہ میں منی پور میں تشدد کی چنگاری سلگی تھی، اس کے بعد ہزاروں لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور ہونا پڑا۔ تقریباً 175 افراد ریاست کے مختلف علاقوں میں پیش آئے تشدد میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ بیشتر علاقوں میں اب بھی انٹرنیٹ بند ہے۔ رہ رہ کر ریاست میں تشدد کے واقعات پیش آتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں میں خوف و دہشت کا ماحول ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں تشدد کے لیے حکومت پر لاپروائی کا الزام لگاتی رہی ہے۔ ویسے تشدد سے جڑے معاملوں کی سی بی آئی نے جانچ شروع کر دی ہے۔

درجنوں غاصب اسرائیلی ٹینک غزہ میں داخل، جنوبی غزہ میں جھڑپیں

القسام کا اسرائیلی فوج پر حملہ، غزہ کی پٹی کے تمام علاقوں پر مسلسل اسرائیلی بمباری جاری، مزید تین صہیونی فوجی ہلاک

غزہ (ایجنسی) اسرائیل اور فلسطینی دھڑوں کے درمیان ایک ہفتے تک جاری رہنے والی عارضی جنگ بندی کے خاتمے کے بعد سے غزہ کی پٹی کے تمام علاقوں میں مسلسل جنگ جاری ہے۔ دوسری طرف حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے غزہ کی پٹی کے تمام علاقوں کو نشانہ بنانے کا اعلان کیا۔ القسام بریگیڈز کا کہنا ہے کہ اس نے شمالی غزہ میں الشیخ رضوان محلے میں اسرائیلی فوجیوں کی ایک کمک کو نشانہ بنایا ہے۔ القسام بریگیڈز نے آج سوموار کے روز ایک بیان میں مزید کہا کہ اس نے مختصر فاصلے تک مار کرنے والے راکٹوں سے غزہ کی پٹی پر کوتز نیریم پر حملہ کیا۔ اس نے غزہ کی پٹی کے مشرقی محور میں 5 اسرائیلی ٹینکوں اور 5 عملہ بردار ٹرکوں کو نشانہ بنانے کا بھی دعویٰ کیا۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب درجنوں اسرائیلی ٹینک، فوجی بردار گاڑیاں اور بلڈوزر جنوبی غزہ کی پٹی میں خان یونس شہر کے شمال میں واقع قصبے القرارہ میں گھس آئے۔ عینی شاہدین نے پیر کو 'اے ایف پی' کو بتایا کہ زمینی فوجی آپریشنز کے دوران اسرائیلی فوج کے ٹینکوں اور دیگر فوجی گاڑیوں کو خان یونس کے مشرق میں گھستے دیکھا گیا ہے۔

درجنوں ٹینک القرارہ قصبے میں دو کلومیٹر تک داخل ہوئے اور صلاح الدین روڈ کے مکمل طور پر بند ہونے کے بعد اس کے دونوں اطراف میں متمرکز ہو گئے۔ یہ شاہراہ غزہ کو شمالاً جنوباً آپس میں ملانے والی سب سے بڑی سڑک ہے۔ اسرائیل نے غزہ کی پٹی کے شمالی اور وسطی علاقوں پر بمباری جاری رکھی۔ کل سوموار کے روز اس نے دیر البلح پر پرتشدد حملوں کا سلسلہ جاری رکھا جب کہ بیت لاھیہ کے شمال میں واقع بے گھر لوگوں کے ایک اسکول کو نشانہ بنایا جس میں متعدد افراد شہید اور زخمی ہو گئے۔

اسرائیلی فوج نے پیر کو کہا کہ غزہ کی پٹی میں لڑائی میں مزید تین فوجی ہلاک ہو گئے ہیں جس سے جنگ شروع ہونے کے بعد سے وہاں فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد 75 ہو گئی ہے۔ فوج نے بتایا کہ تینوں اتوار کو شمالی غزہ میں ہلاک ہوئے۔ ان ہلاکتوں سے 7 اکتوبر سے اب تک ہلاک شدہ اسرائیلی دفاعی اہلکاروں کی کل تعداد 401 ہو گئی۔ ان میں وہ لوگ جو از خود حماس کے حملوں میں ہلاک ہوئے، اور سپاہی مدیز روسٹ (ارکان محفوظ)، کبوتز بیہرے دار اور دیگر شامل تھے۔

قابل ذکر ہے کہ گذشتہ ماہ اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی کے شمال میں زمینی دراندازی کا آغاز کرتے ہوئے شمالی علاقے کو جنوب سے الگ کر دیا تھا۔ کل اتوار کو اسرائیلی فوج کی بھاری نفری نے جنوبی غزہ کے مرکزی شہر خان یونس میں بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی کا آغاز کیا تھا۔ اسرائیلی فوج کو توقع ہے کہ حماس کے اعلیٰ ترین رہنما جن میں یحییٰ السنوار اور عسکری ونگ کے کمانڈر محمد الضیف سمیت کئی دوسرے عہدیدار وہاں موجود ہیں۔ دریں اثنا اسرائیلی وزیر دفاع یوآو گیلنٹ اور اسرائیلی فوجی قیادت کا کہنا ہے کہ وہ غزہ کی پٹی میں جنگ ہر صورت جاری رکھیں گے چاہے انہیں اس میں کئی مہینے ہی کیوں نہ لگیں۔ خیال رہے کہ سات اکتوبر کو حماس کی طرف سے غزہ کے اطراف میں اسرائیلی بستیوں پر کیے گئے حملے کے بعد اسرائیل نے حماس کو کچلنے کی جنگ شروع کر رکھی ہے۔ اس جنگ میں اب تک غزہ کی پٹی میں سولہ ہزار کے قریب فلسطینی شہید اور ہزاروں کی تعداد میں زخمی ہو چکے ہیں۔

فضائیہ کا طیارہ میدک کے توپران میں گرا، دو پائلٹ ہلاک

حیدرآباد۔ 4 دسمبر (یو این آئی) ہندوستانی فضائیہ کا پی سی 7 ایم کے ٹو طیارہ ضلع میدک کے توپران میں گر پڑا۔ اس حادثہ میں طیارہ میں سوار دو پائلٹس ہلاک ہو گئے۔ یہ واقعہ پیر کی صبح پیش آیا۔ مقامی افراد نے سب سے پہلے یہ منظر دیکھا جن کا کہنا ہے کہ ایک بڑی آواز کے ساتھ یہ طیارہ زمین سے ٹکرا گیا جس کے ساتھ ہی اس میں آگ لگ گئی۔ مقامی افراد کی اطلاع کے ساتھ ہی پولیس وہاں پہنچ گئی جس نے صورتحال کا جائزہ لیا اور مقامی افراد کو طیارہ کے قریب جانے سے روک دیا۔ پولیس نے ہندوستانی فضائیہ کے عہدیداروں کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ اس طیارہ نے ڈنڈیگل ایرفورس اسٹیشن سے اڑان بھری تھی۔ مقامی افراد نے کہا کہ اس واقعہ میں یہ طیارہ جل کر مکمل طور پر خاکستر ہو گیا۔ ہندوستانی فضائیہ کی جانب سے اس واقعہ کی وجوہات معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہندوستانی فضائیہ نے بتایا کہ یہ طیارہ معمول کی اڑان پر تھا۔

حج 2024 کیلئے درخواست فارم جمع کرنے کا آغاز

نئی دہلی: عازمین حج کیلئے بڑی خبر سامنے آ رہی ہے۔ حج 2024 کیلئے آن لائن درخواست فارم جمع کرنے کا آغاز ہو گیا ہے۔ حج کمیٹی آف انڈیا کے مطابق 2024 کا حج 2023 کی حج پالیسی کے تحت ہوگا۔ آن لائن حج فارم داخل کرنے کا عمل چار دسمبر سے شروع ہو گیا ہے اور 20 دسمبر تک جمع کیا جا سکتا ہے۔ حج کمیٹی آف انڈیا کی طرف سے ایک پریس ریلیز جاری کرکے اس کی جانکاری دی گئی ہے۔ حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ www.hajcommittee.gov.in پر درخواستیں جمع کرانی ہوں گی۔ اس کے علاوہ اینڈرائیڈ موبائل ایپ حج سویدھا کے ذریعے بھی آن لائن درخواست جمع کرائی جا سکتی ہیں۔ درخواست دینے سے پہلے حج گائیڈ لائنز میں دی گئی ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔ درخواست کرنے کیلئے ہندوستانی بین الاقوامی پاسپورٹ فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ (20 دسمبر) سے پہلے کا جاری کیا ہوا ہونا چاہئے اور اس کی ویلڈیٹی 31 جنوری 2025 تک کی ہونی چاہئے۔

راجیہ سبھا میں رکن پارلیمنٹ راگھو چڈھا کی معطلی ختم

نئی دہلی، 4 دسمبر (یو این آئی) راجیہ سبھا نے پیر کے روز عام آدمی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ راگھو چڈھا کی معطلی ختم کر دی۔ پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے پہلے دن چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے 115 دنوں کے بعد مسٹر راگھو چڈھا کی معطلی کو منسوخ کر دیا۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ جی وی ایل نرسمہا راؤ نے راگھو چڈھا کی معطلی کی منسوخی کے لیے تحریک پیش کی تھی۔ انہیں مراعات شکنی کے الزام میں ایوان بالا سے معطل کیا گیا تھا۔ فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر راگھو چڈھا نے کہا، "مجھے خوشی ہے کہ میری معطلی واپس لے لی گئی ہے، جس کے لیے میں سپریم کورٹ اور راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر اپنی پوسٹ میں کہا، "11 اگست کو مجھے راجیہ سبھا سے معطل کر دیا گیا تھا۔ میں اپنی معطلی کی منسوخی کے لیے سپریم کورٹ گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے کا نوٹس لیا اور اب 115 دنوں کے بعد میری معطلی واپس لے لی گئی ہے۔ پنجاب سے راجیہ سبھا کے رکن راگھو چڈھا کو پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران 11 اگست کو مبینہ مراعات شکنی کے الزام میں معطل کر دیا گیا تھا۔

ممتا بنرجی 'انڈیا' اتحاد کی میٹنگ میں نہیں ہوں گی شامل

کولکاتا: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی بدھ کو اپوزیشن اتحاد انڈین نیشنل ڈیولپمنٹ انکلوسیو الائنس (انڈیا) کے رابطہ اجلاس میں شرکت نہیں کریں گی۔ بتایا جا رہا ہے کہ اسی دن شمالی بنگال میں ان کا ایک پروگرام پہلے سے طے ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ان کی پارٹی ترنمول کانگریس بھی اس میٹنگ میں شرکت نہیں کر سکتی ہے کیونکہ ان کے پاس ایسی کسی میٹنگ کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے۔ بی جے پی نے مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں کامیابی حاصل کی اور کانگریس کو شکست دے کر ہندی پٹی میں اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ تلنگانہ کانگریس کے لئے امید کی کرن بن کر ابھرا، جہاں اس نے ریاستی اسمبلی انتخابات میں بھارت راشٹر سمیتی کو بے دخل کر دیا۔ بہت سے لوگوں نے ان نتائج کو اگلے سال ہونے والے عام انتخابات سے پہلے کا سیمی فائنل بتایا ہے۔ اتوار کو تین ریاستوں میں پارٹی کی شکست کے بعد کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے اپوزیشن گروپ کی اگلی میٹنگ 6 دسمبر کو بلائی تھی۔ توقع ہے کہ میٹنگ میں اگلے سال ہونے والے لوک سبھا انتخابات کا لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ یہ میٹنگ دہلی میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی رہائش گاہ پر ہوگی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ میٹنگ کے دوران اتحادی جماعتوں کے رہنما اس کے ذریعہ لوک سبھا انتخابات سے قبل بھارتیہ جنتا پارٹی کا مقابلہ کرنے کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال اور اسے حتمی شکل دیئے جانے کا امکان ہے۔

سونیا، کھڑگے نے سرمائی اجلاس کے حوالے سے کی میٹنگ

پارلیمنٹ میں حزب اختلاف جماعتوں کی حکمت عملی پر تبادلہ

نئی دہلی، 04 دسمبر (یو این آئی) کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر سونیا گاندھی اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملک ارجن کھڑگے نے پیر کو پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں کانگریس اور اپوزیشن پارٹیوں کے رول سے متعلق دو الگ الگ میٹنگ کیں۔ یہ معلومات دیتے ہوئے کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس میں کہا کہ پارلیمنٹ اجلاس کے سلسلے میں آج دو میٹنگیں ہوئیں۔ پہلی میٹنگ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر سونیا گاندھی کی صدارت میں ہوئی جس میں کانگریس صدر اور پارٹی ممبران پارلیمنٹ موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ دوسری میٹنگ راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملک ارجن کھڑگے کی صدارت میں ہوئی جس میں اپوزیشن جماعتوں کے انڈیا اتحاد میں شامل جماعتوں کے ایوان قائدین کی میٹنگ ہوئی جس میں پارلیمنٹ میں اپوزیشن جماعتوں کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ ان میٹنگوں میں اس بات پر تبادلہ خیال کیا گیا کہ سیشن میں کن کن مسائل پر بات ہونی چاہئے۔ کانگریس کی جانب سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک کی موجودہ اقتصادی صورتحال پر پارلیمنٹ میں بحث کی جائے جس میں بے روزگاری، مہنگائی اور بڑھتی ہوئی معاشی عدم مساوات جیسے مسائل شامل ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ملک کی سرحدوں، ماحولیاتی توازن اور منی پور پر بھی بحث کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ حکومت اسے منظور کر لے گی اور ان مسائل پر دونوں ایوانوں میں بحث کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے نتائج مایوس کن ضرور ہیں لیکن ہم مایوس نہیں ہیں۔ پارٹی جلد ہی لوک سبھا انتخابات کی تیاری شروع کر دے گی۔ ہمارا عزم مضبوط ہے، ہم لڑیں گے۔" دریں اثنا، پارٹی کی ترجمان سپریہ شرینیت نے کہا، انتخابی شکست سے مایوس ہونا فطری ہے لیکن چند باتیں یاد رکھیں۔ کانگریس کو چار ریاستوں میں بی جے پی سے 10 لاکھ زیادہ ووٹ ملے ہیں اور 40 فیصد ووٹروں نے پارٹی پر اعتماد ظاہر کیا ہے۔ ہم 2024 کی فیصلہ کن جنگ ضرور جیتیں گے۔

میزورم اسمبلی انتخاب میں زیڈ پی ایم کو ملی مکمل اکثریت

برسر اقتدار پارٹی کو زبردست دھچکا، 40 میں سے 27 سیٹوں پر زیڈ پی ایم کا قبضہ، وزیر اعلیٰ زورم تھانگا کو شکست کا سامنا، گورنر کو سونپا استعفیٰ

آئیزول (ایجنسی) میزورم اسمبلی انتخاب میں برسر اقتدار جماعت ایم این ایف (میزو نیشنل فرنٹ) کو زبردست دھچکا لگا ہے۔ نہ صرف پارٹی کو شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے، بلکہ موجودہ وزیر اعلیٰ زورم تھانگا کو بھی اپنی سیٹ پر ہار ملی ہے۔ زیڈ پی ایم (زورم پیپلز موومنٹ) نے اس بار اسمبلی انتخاب میں سبھی کو حیران کرتے ہوئے 27 سیٹوں پر جیت حاصل کر لی ہے، جو کہ حکومت سازی کے لیے ضروری 20 سیٹوں سے بہت زیادہ ہے۔ ایم این ایف کو محض 10 سیٹیں حاصل ہوئی ہیں، جبکہ بی جے پی کو 2 اور کانگریس کو 1 سیٹ پر جیت ملی ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ویب سائٹ پر جو ریزلٹ ظاہر کیا گیا ہے اس کے مطابق آئیزول مشرق-1 اسمبلی حلقہ میں زیڈ پی ایم کے لالتھن سانگا نے موجودہ وزیر اعلیٰ زورم تھانگا کو 2101 ووٹوں سے شکست دے دی ہے۔ وزیر اعلیٰ کا اس طرح اپنی سیٹ ہار جانا حیران کرنے والا ہے۔ انھوں نے 8626 ووٹ حاصل کیے، جبکہ اس سیٹ سے فاتح لالتھن سانگا کو 10727 ووٹ ملے۔ زیڈ پی ایم کی بہترین کارکردگی پر پارٹی کے وزیر اعلیٰ امیدوار لالدوہوما نے کہا کہ "کل یا پرسوں میں گورنر سے ملاقات کروں گا۔ حلف برداری اسی مہینے ہوگی۔" انہوں نے مزید کہا کہ میزورم مالی بحران کا سامنا کر رہا ہے۔ موجودہ حکومت سے وراثت میں ہمیں یہی ملنے والا ہے اور معاشی اصلاح کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم وسائل جمع کرنے کی کوشش کریں گے۔ لالدوہوما کا کہنا ہے کہ وہ اپنے عزائم کو پورا کریں گے اور ریاست کے حالات بہتر بنانے کے لیے بھی ضروری اقدام کیے جائیں گے۔ دریں اثنا، میزورم کے وزیر اعلیٰ زورم تھانگا نے پیر کی شام گورنر ہری بابو کمبھمپتی سے ملاقات کی۔ انہوں نے اسمبلی انتخابات میں اپنی پارٹی میزو نیشنل فرنٹ کی شکست کے بعد اپنا استعفیٰ پیش کیا۔

غزہ زمینی آپریشن

76 اسرائیلی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں: اسرائیل

اسرائیلی فوج اور حماس کے درمیان جھڑپیں

غزہ (ایجنسی) اسرائیلی فوج نے کہا ہے کہ اس کی فوج غزہ پٹی میں حماس کے جنگجوؤں سے لڑ رہی ہے۔ تازہ اسرائیلی بمباری میں درجنوں فلسطینی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ خیال رہے کہ اسرائیل کے تازہ حملے اس سات روزہ جنگ بندی کے بعد شروع ہو گئے تھے جو جمعہ یکم دسمبر کو ختم ہو گئی تھی۔ اس جنگ بندی کے دوران حماس کی طرف سے یرغمال بنائے گئے 105 افراد کو رہا کیا گیا جن میں سے اکثریت اسرائیلی شہریوں کی تھی۔ بدلے میں اسرائیل کی طرف سے بھی اسرائیلی جیلوں میں قید 240 فلسطینیوں کی رہائی ممکن ہوئی۔ اسرائیلی فوج کی طرف سے غزہ میں زمینی آپریشن کی بحالی اور حماس کے ساتھ جھڑپوں کا یہ سلسلہ اسرائیل کے قریبی حلیف امریکہ کے ان مطالبات کے باوجود جاری ہے جن میں کہا گیا تھا کہ اسرائیل اپنے آپریشن کے نئے مرحلے میں فلسطینی سویلین کو کم سے کم نقصان پہنچانے کو یقینی بنائے۔ خیال رہے کہ امریکہ اور اسرائیل سمیت متعدد مغربی ممالک حماس کو ایک دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہیں۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق غزہ کے رہائشیوں نے اتوار کو اس بات کا خدشہ ظاہر کیا تھا کہ اسرائیل کی طرف سے غزہ کے جنوبی حصے میں زمینی آپریشن یقینی ہے۔ اسرائیلی ٹینکوں نے غزہ کے وسطی حصے میں خان یونس اور دیر البلح کے درمیان سڑک کو بلاک کر دیا ہے جس سے غزہ پٹی تین حصوں میں بٹ کر رہ گئی ہے۔ آج پیر چار دسمبر کو اسرائیلی فوج کی طرف سے ایکس پر جاری کردہ بیان میں غزہ کے رہائشیوں کو کہا گیا ہے کہ وہ غزہ کے 20 علاقوں یا بلاکس کو خالی کر دیں۔ اس کے لیے نقشے پر تیر کے تین نشانوں سے جنوب کی طرف اشارہ کیا گیا جہاں یہ لوگ جا سکتے ہیں۔ غزہ کے رہائشیوں کے مطابق اسرائیلی طیاروں اور توپ خانے نے خان یونس اور غزہ کے جنوب میں واقع ایک اور شہر رفح میں بھی بمباری کی ہے۔ اس بمباری کے بعد علاقے کے ہسپتال زخمیوں کو طبی امداد پہنچانے کے لیے سخت مشکل کا شکار ہیں۔ اسرائیلی حکومت کے ترجمان آئیلون لیوی کے مطابق اسرائیلی فوج نے اختتام ہفتہ پر 400 سے زائد اہداف کو نشانہ بنایا ہے، جن میں خان یونس کے علاقے میں بڑی تعداد میں فضائی حملے بھی شامل ہیں اور یہ کہ شمال میں بیت لاھیا نامی علاقے میں حماس کے عسکریت پسندوں کو ہلاک کیا گیا ہے اور ان کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کیا گیا ہے۔ اتوار تین دسمبر کو فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس کی طرف سے کہا گیا تھا کہ اس کے جنگجوؤں اور اسرائیلی فوج کے درمیان غزہ کے جنوبی شہر خان یونس سے قریب دو کلومیٹر دور جھڑپ ہوئی ہے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان ریئر ایڈمرل ڈینیئل ہگاری نے تل ابیب میں صحافیوں کو بتایا، ”اسرائیلی دفاعی افواج پورے غزہ میں حماس کے مراکز کے خلاف زمینی آپریشن کا دائرہ بڑھانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔“ ان مزید کہنا تھا، ”فورسز دہشت گردوں کے آمنے سامنے آ رہی ہیں اور انہیں مار رہی ہیں۔“ اسرائیل کی طرف سے آج پیر کے روز بتایا گیا ہے کہ غزہ میں زمینی آپریشن کے دوران ہلاک ہونے والے اسرائیلی فوجیوں کی تعداد بڑھ کر 76 ہو گئی ہے۔ آج پیر کو علی الصبح حماس کے میڈیا کی طرف سے بتایا گیا کہ غزہ سٹی میں ایک اسرائیلی فضائی حملے میں تین ایمرجنسی ورکرز مارے گئے۔ اتوار کو غزہ کے شمال میں واقع جبالیہ مہاجر کیمپ کو بھی بمباری کا نشانہ بنایا گیا۔ غزہ کی وزارت صحت کے ترجمان کے مطابق اس حملے میں متعدد افراد ہلاک ہوئے۔ سات اکتوبر کو فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس کی جانب سے اسرائیل میں دہشت گردانہ حملوں میں 1200 کے قریب افراد مارے گئے تھے جبکہ 240 کے قریب افراد کو یرغمال بنا کر غزہ لے جایا گیا تھا۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ 136 یرغمالی ابھی بھی حماس کے قبضے میں ہیں۔ حماس کے ان حملوں کے بعد سے اسرائیلی فوج کی طرف سے غزہ میں جاری فضائی حملوں اور زمینی آپریشن کے دوران غزہ کی وزارت صحت کے مطابق 15523 افراد مارے جا چکے ہیں۔ بحیرہ احمر کے شمالی حصے میں مال بردار بحری جہازوں پر اتوار کے روز ہونے والے حملوں نے اسرائیل حماس تنازعے کے پھیلاؤ کے خدشات میں اضافہ کر دیا ہے۔ امریکی وزارت دفاع کے مطابق تین تجارتی بحری جہاز، بحیرہ احمر کے بین الاقوامی سمندر میں یمنی حوثی باغیوں کے حملوں کا نشانہ بنے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ علاقے میں موجود امریکی بحیرہ کے ایک جنگی جہاز نے تین ڈرون مار گرائے۔ یمن میں سرگرم ایران نواز حوثی باغیوں کے ایک ترجمان کے مطابق ان کی بحریہ نے بحیرہ احمر میں دو اسرائیلی بحری جہازوں کو ایک مسلح ڈرون اور ایک میزائل سے نشانہ بنایا۔ تاہم اسرائیلی فوج کی طرف سے اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ ان بحری جہازوں کا اسرائیل

مسئلہ فلسطین کے حل کیلئے ایران کی اہم تجویز

تہران (ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سید ابراہیم رئیسی نے تہران کے سعد آباد کمپلیکس میں کیوبا کے صدر کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ دونوں ممالک ایک ہی نظریے کے حامل ہیں کہ مختلف براعظموں اور ممالک کے درمیان ایک اتحاد قائم کیا جائے تاکہ فلسطین کے مظلوم عوام کی حمایت کی جا سکے اور فلسطینی عوام کے حقوق کی حمایت کی جائے۔ صدر مملکت نے کیوبا کے صدر میگل دیاز کانل کے دورہ ایران کو دونوں ممالک اور دونوں ممالک کی قوموں کے تعلقات کے فروغ میں ایک اہم موڑ قرار دیا اور کہا کہ انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد ایران اور کیوبا کے درمیان بہت اچھا باہمی تعاون رہا ہے اور یہ تعاون مزید فروغ پا رہا ہے۔ صدر سید ابراہیم رئیسی نے کہا کہ امریکہ سمجھتا ہے کہ وہ پابندیاں لگا کر ہمارے ملکوں کو ترقی سے روک سکتا ہے لیکن یہ تسلط پسند نظام کی غفلت ہے۔ قبل ازیں اسلامی جمہوریہ ایران اور کیوبا کے درمیان سائنس و ٹیکنالوجی، صحت، زراعت، توانائی، کان کنی، مواصلات اور طب کے مختلف شعبوں میں مفاہمت کی یادداشتوں اور تعاون کی دستاویزات پر دونوں ممالک کے حکام نے دستخط کئے۔ اسلامی جمہوریہ ایران اور کیوبا کے درمیان تعاون کی دستاویزات پر دستخط کی تقریب میں سید ابراہیم رئیسی اور میگل دیاز کانل نے اسٹریٹجک اور دوطرفہ تعلقات کی تقویت کے مشترکہ بیان پر دستخط کئے۔ قابل ذکر ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سید ابراہیم رئیسی نے آج پیر کی صبح سعد آباد کے ثقافتی تاریخی کمپلیکس میں کیوبا کے صدر جمہوریہ میگل دیاز کانل کا باضابطہ استقبال کیا۔

7 اکتوبر کے بعد ہر 3 میں سے ایک اسرائیلی کا ذہنی بیماری میں مبتلا ہونے کا انکشاف

غزہ (ایجنسی) اسرائیل اور نیویارک کی حالیہ تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ 7 اکتوبر کو حماس کے حملے اور اسرائیل کی غزہ میں مسلسل بمباری کے بعد ہر تین میں سے ایک اسرائیلی میں پوسٹ ٹرومیٹک اسٹریس ڈس آرڈر (پی ٹی ایس ڈی) نامی ذہنی بیماری کی علامات ظاہر ہوئی ہیں۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق یہ تحقیق اسرائیل کی ایچ اکیڈمک کالج حیفہ یونیورسٹی اور نیویارک کی کولمبیا یونیورسٹی کے محققین کی جانب سے کی گئی۔ الجزیرہ کی رپورٹ میں اسرائیل کی رپورٹ کا حوالہ دیا گیا کہ تحقیق میں 18 سال اور اس سے زیادہ عمر کے 420 اسرائیلیوں سے غزہ میں حملوں اور اس کے نتیجے میں ہونے والی جنگ کے بارے میں سروے کیا گیا۔ سروے کے نتائج سے معلوم ہوا کہ 34 فیصد اسرائیلیوں میں پی ٹی ایس ڈی کی علامات تھیں۔ رپورٹ کے مطابق وہ لوگ جو ان حملوں سے براہ راست متاثر ہوئے یا جنہوں نے اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو کھو دیا، ان میں سے 50 فیصد سے زائد اسرائیلی پوسٹ ٹرامیٹک اسٹریس ڈس آرڈر کی علامات میں مبتلا ہیں۔ خیال رہے کہ اسرائیل کی جانب سے کئی دہائیوں تک فلسطینیوں پر بمباری کی جاتی رہی ہے تاہم 7 اکتوبر کو فلسطینی مزاحمتی تنظیم (حماس) کی جانب سے اسرائیلی قصبوں پر بھی اچانک بمباری کی گئی تھی جس کے نتیجے میں تقریباً 1200 اسرائیلی ہلاک ہوئے تھے۔ حماس کی جانب سے اچانک حملے کے بعد اسرائیلی فوجیوں کی جانب سے غزہ پر مسلسل شدید بمباری جاری ہے، ان حملوں میں 12 ہزار سے زائد لوگ مارے جا چکے ہیں جب کہ 23 ہزار سے زائد زخمی ہوئے ہو چکے ہیں، مارے جانے والوں میں 73 فیصد بچے، خواتین اور عمر رسیدہ افراد ہیں۔ طبی ویب سائٹ ہیلتھ لائن کی رپورٹ کے مطابق پوسٹ ٹرومیٹک اسٹریس ڈس آرڈر یا پی ٹی ایس ڈی ایک ذہنی بیماری ہے جس کی علامات تکلیف دہ واقعے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ کسی بھی فرد کو اچانک، غیر متوقع اور حادثاتی طور پر ملنے والی کوئی اطلاع یا وہ شخص خود اس واقعے کا شکار ہوا ہو کسی ایسے صدمے سے دوچار کر سکتی ہے جو انتہائی خوفناک ہو اور ذہن پر حاوی ہونے کے ساتھ اس کے لیے ناقابل برداشت ہو، یہ واقعات ہر طرح کے ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر قدرتی آفت جیسے زلزلہ یا طوفان، جنگ، جنسی تشدد یا کوئی حادثہ شامل ہیں۔ پہلی جنگ عظیم میں پی ٹی ایس ڈی کو شیل شاک (shell shock) یا میدان جنگ کا دھچکا کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا تھا کیونکہ جنگ میں حصہ لینے والے فوجیوں میں اس مرض کی علامات ظاہر ہوتی تھیں۔ نیشنل سینٹر فار پی ٹی ایس ڈی کے مطابق یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً 15 فیصد ویتنام جنگ کے سابق فوجیوں اور خلیجی جنگوں کے 12 فیصد فوجی پوسٹ ٹرومیٹک اسٹریس ڈس آرڈر کا شکار تھے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق پوسٹ ٹرومیٹک اسٹریس ڈس آرڈر پہلی مرتبہ جنگ ویتنام کے بعد ہی سامنے آیا تھا۔ محققین نے دعویٰ کیا کہ یہ بیماری انسانی تہذیب کے آغاز سے ہی موجود ہے۔ پی ٹی ایس ڈی کی علامات کی بات کریں تو یہ مرض آپ کی معمول کی سرگرمیوں اور آپ کے کام کرنے کی صلاحیت میں خلل ڈال سکتا ہے۔ خوفناک واقعے کی آوازیں، الفاظ یا حالات آپ کو صدمے کی یاد دلا سکتے ہیں۔

اسرائیل ایران پر نظر رکھنے کے لیے بحیرہ احمر میں جنگی جہاز تعینات کرے گا

یروشلم، 04 دسمبر (یو این آئی) اسرائیل نے خطے میں ایران کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لیے بحیرہ احمر میں کئی جنگی جہاز اور ایک آبدوز تعینات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسپوتنک نے پیر کو الحدث براڈ کاسٹر کے حوالے سے یہ اطلاع دی۔ قبل ازیں اتوار کو الحدیث براڈ کاسٹر نے ذرائع کے حوالے سے بتایا تھا کہ یمن کی باغی انصار اللہ تحریک، حوثیوں نے کہا ہے کہ وہ غزہ کی پٹی میں ایک ہفتے سے جاری جنگ بندی کے خاتمے کے بعد اسرائیل پر دوبارہ حملے شروع کریں گے۔ برطانیہ کی میری ٹائم ٹریڈ اتھارٹی کا کہنا ہے کہ حوثی باغیوں نے بحیرہ احمر میں آبنائے باب المندب میں دو اسرائیلی بحری جہازوں اور ایک برطانوی ملکیتی تجارتی جہاز پر حملہ کیا۔ تاہم رائٹرز نے اسرائیل ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) کے ترجمان ریئر ایڈمرل ڈینیئل ہگاری کے حوالے سے بتایا کہ حوثی باغیوں کی جانب سے اس سے قبل جن دو جہازوں پر حملہ کیا گیا، ان کا تعلق اسرائیل سے نہیں تھا۔ بعدازاں امریکی سینٹرل کمانڈ نے کہا کہ حوثی باغیوں نے بحیرہ احمر میں تین تجارتی بحری جہازوں پر حملے کے لیے میزائل اور ڈرون کا استعمال کیا۔ کمانڈ نے بتایا کہ امریکی تباہ کن جہاز یو ایس ایس کارنی نے حملہ آور بحری جہازوں کا جواب دیا اور تینوں ڈرونز کو مار گرایا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ سمجھتا ہے کہ یہ حملہ ایران نے کیا تھا۔

جرمن وزیر سی او پی 28 میں شرکت نہیں کریں گے: رپورٹ

برلن، 4 دسمبر (یو این آئی) جرمنی کے وزیر اقتصادیات رابرٹ ہیبیک ملک میں بجٹ کے بحران کی وجہ سے چانسلر اولاف شولز کی درخواست پر 4 دسمبر کو دبئی میں اقوام متحدہ کی موسمیاتی تبدیلی کانفرنس (سی او پی 28) میں شرکت نہیں کریں گے۔ اسپوتنک نے یہ معلومات پیر کو جرمن اخبار بلڈ کے حوالے سے دی۔ رپورٹ کے مطابق مسٹر شولز نے اتوار کو درخواست کی تھی کہ 2024 کے لئے بجٹ مسودے پر بات چیت جاری رکھنے کی ضرورت ہے جو کہ موجودہ بجٹ کے بحران کی وجہ سے مزید پیچیدہ ہو گیا ہے۔ جرمنی کی آئینی عدالت نے اس ماہ کے اوائل میں فیصلہ سنایا تھا کہ سوشل ڈیموکریٹس، گرینز اور فری ڈیموکریٹس۔ جنہیں ٹریفک لائٹ اتحاد کے نام سے جانا جاتا ہے کے ذریعہ غیر استعمال شدہ قرضوں کو کلائمیٹ فنڈ میں منتقل کرنے کا قدم لون بریک قوانین کی خلاف ورزی کرے گا، جو کہ نئے حکومتی قرضے پر آئینی حد کے تحت ہے۔ نتیجتاً، 2024 کے لیے حکومت کے اخراجات کے منصوبے سے 60 ارب یورو (65 ارب ڈالر) خرچ ہو گیا۔ گزشتہ ہفتے جرمن وزارت خزانہ نے کہا تھا کہ حکومت نے اخراجات کے منصوبوں سے 60 ارب یورو کی کٹوتی کے عدالت کے فیصلے کی وجہ سے ملک کے بجٹ کے بحران سے نمٹنے کے لیے 2023 کے لیے ایک ضمنی بجٹ کی منظوری دی۔ جرمنی کے موسمیاتی تبدیلی فنڈ میں ہائیڈروجن اور سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجیز کی ترقی، توانائی کے تحفظ کے لیے عمارتوں کی انسولیشن اور صنعت کے ڈی کاربنائزیشن کے لیے 211 ارب یورو مختص کیے گئے تھے۔ برلن نے اس فنڈ سے 58 ارب یورو خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا، ساتھ ہی فائبر آپٹک لائنیں بچھانے اور ریلوے و سڑک کے بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے پر ملک کے بجٹ کا 54 ارب یورو خرچ کیا۔

سفر سے نیوزی لینڈ کی سروس تجارت کو فروغ

ویلنگٹن، 04 دسمبر (یو این آئی) نیوزی لینڈ کے محکمہ شماریات نے پیر کو کہا کہ ستمبر 2023 کی سہ ماہی میں سفر نیوزی لینڈ کی سب سے بڑی سروس برآمد اور درآمد تھی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ستمبر 2023 کی سہ ماہی میں سفری درآمدات 96.1 بلین نیوزی لینڈ ڈالر (22.1 بلین امریکی ڈالر) اور برآمدات 48.2 بلین نیوزی لینڈ ڈالر (54.1 بلین ڈالر) رہیں جو کہ ستمبر 2022 کی سہ ماہی میں بالترتیب 4.1 بلین نیوزی لینڈ ڈالر (87.0 بلین امریکی ڈالر) اور 65.1 بلین نیوزی لینڈ ڈالر (02.1 بلین ڈالر امریکی ڈالر) تھا۔ نیوزی لینڈ کے بین الاقوامی تجارت کے مینیجر الاسڈیر ایلن نے کہا کہ سفری درآمدات کی قدر ستمبر 2019 کی سہ ماہی سے زیادہ تھی، جو کہ کووڈ-19 سے پہلے کی سطح پر واپسی کا ظاہر کرتی ہے۔ مسٹر ایلن نے کہا کہ نیوزی لینڈ نے ستمبر 2023 کی سہ ماہی میں 498،45،6 غیر ملکی سیاح پہنچے، جو ستمبر 2019 کی سہ ماہی میں 468،68،7 غیر ملکی سیاح کا 84 فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ستمبر 2023 کی سہ ماہی میں 529،50 سیاح چین سے آئے جو کہ ستمبر 2019 کی سہ ماہی کا 59 فیصد ہے۔ نیوزی لینڈ کے محکمہ شماریات کے مطابق سفر نیوزی لینڈ کے رہائشیوں، جیسے چھٹیاں گزارنے والے، کاروباری مسافروں اور بین الاقوامی طلباء کے سامان اور خدمات دونوں پر خرچ کا احاطہ کرتا ہے۔ محکمہ شماریات نے کہا کہ مارچ 2020 کی سہ ماہی کے بعد سے نقل و حمل نیوزی لینڈ کی سرفہرست سروس بنی ہوئی ہے۔

کوپ 28 کانفرنس میں توجہ عالمی صحت پر مرکوز

معاملے میں تبدیلی/ترقیاتی بینکوں کی طرف سے وعدے/ عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک کے منصوبے

جنیوا (ایجنسی) اقوام متحدہ کے موسمیاتی سربراہی اجلاس میں متحدہ عرب امارات اور متعدد اداروں نے نظر انداز ہونے والی ٹراپیکل بیماریوں کے خاتمے کے لیے 77 کروڑ 70 لاکھ ڈالر کی مالی امداد کی پیشکش کر دی، کیونکہ فزیشنز، ایکٹوسٹ اور ممالک کے نمائندوں نے موسمیاتی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے صحت اور حفاظت کے بڑھتے ہوئے خطرات سے لوگوں کو بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ کوششیں کرنے پر زور دیا۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق کوپ 28 کے صدر سلطان احمد الجابر نے ایک بیان میں کہا کہ موسم سے متعلق عوامل 21 ویں صدی میں انسانی صحت کے لیے سب سے بڑے خطرات میں سے ایک بن گئے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کی ڈاکٹر ماریہ نیرا نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہر کسی کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ یہ صرف موسم، برفانی ریچھ اور گلیشیئر زکے بارے میں نہیں ہے، یہ میرے پھیپھڑوں اور آپ کے پھیپھڑوں کے حوالے سے ہے۔ ہفتہ کے آخر میں کوپ 28 میں جمع ہونے والے تقریباً 200 ممالک میں سے 123 نے ایک قرارداد پر دستخط کیے، جس میں لوگوں کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اتوار کو کوپ 28 سربراہی اجلاس میں کیے گئے ان وعدوں میں موسمیاتی صحت سے متعلق خطرات پر توجہ مرکوز کی گئی، جس میں متحدہ عرب امارات کے 10 کروڑ ڈالر اور بل اینڈ میلنڈا گیٹس فاؤنڈیشن کی جانب سے مزید 10 کروڑ ڈالر شامل تھے۔ موسمیاتی تبدیلی سے متعلق صحت کے مسائل کے لیے فنڈز کا اعلان کرنے والے دیگر ممالک میں بیلجیم، جرمنی اور یو ایس ایڈ شامل ہیں۔ عالمی بینک نے موسمیاتی تبدیلی کے حوالے سے صحت کے زیادہ خطرات سے لاحق ترقی پذیر ممالک میں صحت عامہ کے لیے ممکنہ معاون اقدامات کو تلاش کرنے کے لیے ایک پروگرام بھی شروع کیا۔ کوپ 28 سربراہی اجلاس میں اتوار کو معاملے کو تبدیل کر دیا کیونکہ اجلاس تفصیلی بات چیت اور مذاکرات کی طرف منتقل ہو گیا جو اگلے کئی دنوں تک جاری رہے گا، کشیدگی کے لمحات بھی زیر غور آئے کیونکہ موسمیاتی ایکٹوسٹس نے غزہ میں اسرائیل کی بمباری کے خلاف اقوام متحدہ کے زیر کنٹرول بلیوزون کے باہر مظاہرہ کیا، جو ہفتے کو دوبارہ شروع ہوا۔ دوسری جانب، کوپ 28 کے صدر سلطان الجابر نے اس وقت تنازع کھڑا کیا جب انہوں نے اعلان کیا کہ ایسی کوئی سائنس نہیں ہے جو یہ ظاہر کرے کہ فوسل فیول کو مرحلہ وار ختم کرنے سے دنیا کے موسمیاتی اہداف حاصل ہو جائیں گے۔ اگرچہ انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ ناگزیر ہے، تاہم سلطان الجابر نے کہا کہ حیاتیاتی ایندھن کو ختم کرنا دنیا کو واپس غاروں میں لے جائے گا۔ یہ تبصرے ایک آن لائن فورم کے دوران سابق آئرش رہنما میری رابنسن کے ساتھ ایک مباحثے کے دوران سامنے آئے۔ سلطان الجابر نے 21 نومبر کو ایس ایچ ای چینجز کلائمیٹ آن لائن کانفرنس میں بتایا کہ میں کسی بھی طرح سے ایسی بحث میں کا حصہ نہیں بنوں گا جو خطرناک ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ میں حقیقت پر مبنی انسان ہوں، میں سائنس کا احترام کرتا ہوں اور وہاں کوئی سائنس یا کوئی منظرنامہ نہیں، جو کہتا ہو کہ حیاتیاتی ایندھن کے مرحلہ وار خاتمے سے ہی 5.1 کے ہدف کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، ریمارکس کو سائنسی برادری کی طرف سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا جنہوں نے نشاندہی کی کہ موسمیاتی تبدیلی پر بین الحکومتی پینل (آئی پی سی سی) کی تازہ ترین رپورٹ میں درجہ حرارت کو 5.1 ڈگری سیلسیس تک محدود کرنے کے متعدد طریقے بتائے، یہ سب ہی اس صدی کے نصف تک حیاتیاتی ایندھن کے مرحلہ وار خاتمے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے 10 سرفہرست ترقیاتی بینکوں، بشمول عالمی بینک اور دیگر اداروں نے کوپ 28 سربراہی اجلاس میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق اپنی کوششوں کو تیز کرنے کا عہد کیا۔ کوپ 28 پریذیڈنسی اور کثیر جہتی ترقیاتی بینکوں (ایم ڈی بی) کے مشترکہ بیان میں ایک جامع کلائمیٹ فنانس فریم ورک کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی۔ اس پر افریقی ترقیاتی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک، ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک، کونسل آف یورپ ڈویلپمنٹ بینک، یورپی بینک برائے تعمیر نو اور ترقی، یورپی سرمایہ کاری بینک، انٹر امریکن ڈویلپمنٹ بینک گروپ، اسلامی ترقیاتی بینک، نیو ڈیولپمنٹ بینک، عالمی بینک گروپ اور دیگر ممالک نے مشترکہ دستخط کیے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اسٹیک ہولڈرز نے ایک ایسے فریم ورک پر اتفاق کیا ہے، جو نتائج اور ان کی پیمائش پر زیادہ توجہ، اثرات کے تجزیات، طویل مدتی حکمت عملی، ملکی سطح پر تعاون، بڑے پیمانے پر نجی سرمائے کو راغب کرنے، اور موافقت کی کوششوں اور ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کو اہمیت دیتا ہے۔ عالمی بینک کے موسمیاتی تبدیلی اور صحت کے پروگرام میں ماحولیاتی اور صحت کے بحران سے نمٹنے کے لیے سب سے زیادہ موثر لاگت کے حوالے سے مداخلتوں پر ثبوت پیدا کرنا، ممالک میں پائیدار اور صحت کے نظام کی تعمیر کے لیے حل کی مالی اعانت میں اضافہ اور اثر کو بڑھانے کے لیے مضبوط شراکتیں بنانا شامل ہے۔

عمران خان کے خلاف سائفر کیس میں 12 دسمبر کو دوبارہ فرد جرم عائد کی جائے گی

اسلام آباد، 04 دسمبر (یو این آئی) سابق وزیر اعظم عمران خان اور سابق وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کے خلاف سائفر کیس میں 12 دسمبر کو دوبارہ فرد جرم عائد کی جائے گی۔ آفیشل سیکرٹ ایکٹ کی خصوصی عدالت کے جج ابوالحسنات ذوالقرنین نے اڈیالہ جیل میں عمران خان اور شاہ محمود قریشی کے خلاف سائفر کیس کی سماعت کی۔ اسپیشل پراسیکیوٹرز ذوالفقار عباس نقوی اور رضوان عباسی کے علاوہ پی ٹی آئی رہنماؤں کے اہل خانہ اور وکلا عدالت میں پیش ہوئے، میڈیا کے 6 نمائندگان کو عدالتی کارروائی دیکھنے کی اجازت دی گئی۔ ڈان نیوز کے مطابق اڈیالہ جیل پہنچنے پر ایف آئی اے کے پراسیکیوٹر ذوالفقار عباس نقوی نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ آج ملزمان میں سائفر کیس کی چالان نقول تقسیم ہوں گی، آج کی سماعت کے بعد سائفر کیس کے ٹرائل میں ایک ہفتے کا وقفہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کو کمرہ عدالت میں جانے کی اجازت سے متعلق جیل انتظامیہ فیصلہ کرے گی یا جج کی صوابدید ہے، میڈیا کی عدالت تک رسائی سے متعلق پراسیکیوشن کا کوئی تعلق نہیں۔ دوران سماعت پی ٹی آئی وکلا نے نقول فراہم نہ کرنے کی استدعا کی اور اس حوالے سے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا کہا جبکہ ایف آئی اے اسپیشل پراسیکیوٹرز نے کیس کے نقول آج فراہم کرنے کی درخواست کی۔ دریں اثنا عمران خان اور شاہ محمود قریشی کو کیس کے نقول فراہم کر دیے گئے، بعدازاں جج نے کیس کی مزید سماعت 12 دسمبر تک ملتوی کرتے ہوئے ریمارکس دیے کہ عمران خان اور شاہ محمود قریشی کے خلاف 12 دسمبر کو فرد جرم عائد کی جائے گی۔ عدالتی کارروائی دیکھنے کی اجازت حاصل کرنے والے میڈیا نمائندگان نے اس پیش رفت کی تصدیق کی۔

متحدہ عرب امارات میں مظاہرین کا اسرائیل حماس جنگ بندی کے لئے پر امن احتجاج

ریاض، 04 دسمبر (یو این آئی) متحدہ عرب امارات میں موسمیاتی تبدیلیوں کے چیلنجوں کے سلسلے میں ہونے والی عالمی کانفرنس کے دوران کانفرنس ہال کے قریب مظاہرین جمع ہو گئے۔ مظاہرین نے زمین پر بیٹھ کر اسرائیل حماس جنگ بندی کے لئے پر امن احتجاج کیا۔ متحدہ عرب امارات میں اس طرح کی احتجاجی سرگرمی کم ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ ان مظاہرین کو سخت شرائط اور گائیڈ لائنز کے ساتھ پر امن مظاہرہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ایک سو کی تعداد میں مظاہرین نے اتوار کے روز جنگ بندی کے حق میں جذبات کا اظہار کرنے کے لئے نعرے لگائے۔ سات اکتوبر سے شروع ہونے والی اسرائیل حماس جنگ کے بعد اب تک امارات میں پہلا احتجاجی مظاہرہ تھا۔ العربیہ کے مطابق مظاہرین میں شامل ایک نے بھرپور جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ رات بھر غزہ کے بچوں کے چیخنے کی آوازیں آتی ہیں۔ اس شخص نے یہ بات مظاہرہ دیکھنے کے لئے جمع ہوئے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہی۔ متحدہ عرب امارات میں یہ ایک عجیب اجتماع تھا۔ مظاہرین نے تربوزی جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔ یہ جھنڈے فلسطینیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کی ایک علامت کے طور پر تھے۔ کئی مظاہرین نے کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر فلسطینیوں کے حق میں مختلف نعرے اور مطالبے تحریر تھے۔ مظاہرین فلسطینی شہدا کے ناموں کی ایک نہ ختم ہونے والی لمبی فہرست بھی بلند آواز کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ یہ احتجاج عالمی رہنماؤں کو متوجہ کرنے کا ایک منفرد انداز تھا کہ انہیں بتایا جائے کہ کتنی بڑی تعداد میں فلسطینی شہری اسرائیلی بمباری سے مارے جا رہے ہیں۔ واضح رہے اتوار کے روز تک غزہ میں معلوم ہلاکتوں کی تعداد 15523 ہو چکی تھی۔ جن میں 6500 سے زائد فلسطینی بچے شامل ہیں۔ اسی طرح ہلاک ہونے والی فلسطینی خواتین کی تعداد بھی پانچ ہزار کے قریب پہنچ رہی ہے۔ غزہ پر مسلسل اسرائیلی بمباری اور گولہ بارود کے استعمال نے علاقے میں ماحولیاتی آلودگی کے بھی شدید مسائل پیدا کر دیے ہیں۔ مظاہرین جنگ بندی کا مطالبہ کر رہے تھے تاکہ فلسطینی شہریوں کو مزید ہلاکتوں سے بچایا جا سکے۔ مائیکل پولینڈ آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے کلائمیٹ جسٹس کارکن ہیں۔ وہ موسمیاتی کانفرنس سی او پی 28 میں شرکت کے لئے امارات میں ہیں۔ انہوں نے کہا اس طرح کے مظاہرے موثر ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً جب عالمی نوعیت کا اتنا بڑا فنکشن یہاں جاری ہے اور اس میں غزہ جنگ شروع ہونے کے بعد دنیا بھر سے بڑی تعداد میں رہنما شرکت کے لئے آئے ہیں۔ مائیکل پولینڈ نے کہا فوری جنگ بندی کے لئے ضرورت ہے دباؤ بڑھایا جائے۔ میرے خیال میں جہاں بھی عالمی رہنما جمع ہوں ان پر یہ دباؤ ہونا چاہئے۔ خصوصاً یہاں کہ موسم کے لئے ایک جنگ لڑی جا رہی ہے تاکہ لوگوں کا تحفظ کیا جا سکے۔ مائیکل پولینڈ نے فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے فلسطینی شناخت کے حامل رومال کیفیہ کو زیب تن کر رکھا تھا کو ہتا نا ئیڈو کا تعلق فجی سے ہے۔

تنزانیہ میں سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ سے 47 افراد ہلاک، 85 زخمی

دارالسلام، 04 دسمبر (یو این آئی) شمالی تنزانیہ میں طوفانی بارشوں کے نتیجے میں آنے والے سیلاب اور مٹی کے تودے گرنے سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 47 ہو گئی ہے جبکہ 85 سے زیادہ لوگ زخمی ہو گئے ہیں۔ مقامی حکام نے پیر کو یہ اطلاع دی۔ مانیارا کی علاقائی کمشنر ملکہ سینڈیگا نے شنہوا کو فون پر بتایا کہ "اب مرنے والوں کی تعداد 47 ہے، جو پہلے اعلان کردہ 23 سے زیادہ ہے اور زخمیوں کی تعداد 85 ہے۔" انہوں نے کہا کہ امدادی کارروائیاں جاری ہیں اور اتوار کی شام تنزانیہ کی پیپلز ڈیفنس فورسز کا ایک خصوصی ریسکیو دستہ تلاش اور بچاؤ کی کوششوں میں دیگر سیکیورٹی اداروں کے ساتھ شامل ہوا۔ کمشنر سینڈیگا نے کہا کہ ریسکیو آپریشن رات بھر جاری رہے گا۔ انہوں نے وزیر اعظم کے دفتر، سیکورٹی ایجنسیوں اور وزارت صحت پر زور دیا کہ وہ فوری طور پر مانیارا کے علاقے میں امدادی سرگرمیوں کو بڑھانے کے لیے اہلکاروں اور وسائل کو تعینات کریں۔

فرانس نے قدرتی ہائیڈروجن کے ذخائر کی تلاش کا پہلا لائسنس جاری کیا

پیرس، 04 دسمبر (یو این آئی) فرانس نے پہلی بار ملک کے جنوب مشرق میں ایک مقام پر قدرتی ہائیڈروجن کے ذخائر کی تلاش کا لائسنس جاری کیا ہے۔ اسپوتنک نے پیر کو فرانس کے سرکاری جریدے کے حوالے سے یہ اطلاع دی۔ وزارت ماحولیاتی تبدیلی کی طرف سے دستخط شدہ دستاویز میں کہا گیا ہے کہ قدرتی ہائیڈروجن، ہیلیم اور متعلقہ مادوں کی تلاش کا خصوصی اجازت نامہ پائرینیز۔ اٹلانٹک کے محکمے میں تقریباً 225 مربع کلومیٹر [8.86 مربع میل] کے رقبے پر محیط ہے۔ یہ اجازت ٹی بی ایچ 2 ایکواٹائن کمپنی کو پانچ سال کے لیے دی گئی ہے۔ فرانس نے ہائیڈروجن میں بڑھتی ہوئی دلچسپی دیکھی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جیواشم ایندھن کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

یوپی دیہی اسپورٹس لیگ کا وزیر اعلیٰ نے کیا افتتاح

کبڈی مقابلے کے فاتحین کو دی گئی انعامی رقم / دیہی کھیلوں کے لیگ مقابلے کو 03 زمروں میں تقسیم

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ایک کھلاڑی اپنی محنت اور کوشش سے اپنی شناخت بناتا ہے۔ وہ اپنے کھیلوں کے ذریعے معاشرے، ضلع اور ریاست کی شناخت بھی بناتا ہے۔ اس کی شناخت اس کی مستقل مشق پر منحصر ہے۔ ٹیم جذبے اور محنت کے ساتھ کیا گیا کام ہمیشہ اچھے نتائج لاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر جیت ہمیں آگے بڑھنے کی تحریک دیتی ہے۔ ہر شکست اپنی کوتاہیوں کو درست کرنے کی نئی تحریک بھی فراہم کرتی ہے۔ وزیر اعلیٰ آج برہملن پرم پوجیا مہنت ایودیا ناتھ جی مہاراج پانچویں آل انڈیا پرائز منی مینز کبڈی مقابلہ 2023 کے اختتام اور ضلع گورکھپور میں اتر پردیش رورل اسپورٹس لیگ (یو پی آر ایس ایل) کا افتتاح کرنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے کبڈی کے فائنل مقابلے کا مشاہدہ کیا اور جیتنے والوں میں انعامات بھی تقسیم کئے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کبڈی آج ہندوستان کی پہچان ہے۔ ریاست کے بہت سے کبڈی کھلاڑیوں نے اپنے کھیل کی مہارت سے ملک اور ریاست کا نام روشن کیا ہے۔ آج یہاں منعقدہ کبڈی مقابلے میں جس ٹیم میں ٹیم ورک، پریکٹس اور پلاننگ تھی وہ لگاتار پوائنٹس حاصل کر رہی تھی۔ آج یہاں منعقدہ فائنل میں شرکت کرنے والے کھلاڑی اور اس مقابلے کی دیگر ٹیموں کے کھلاڑی شکریہ کے مستحق ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی کوششوں کی وجہ سے گزشتہ 09 سالوں میں ملک میں کھیلوں کی سرگرمیوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اس کے لیے بہت کوششیں کی گئی ہیں، جن کے نتائج ہم سب کے سامنے ہیں۔ ریاست بھی ان کوششوں سے مسلسل مستفید ہو رہی ہے۔ اس کا اندازہ اولمپک، کامن ویلتھ اور ایشین گیمز میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کی تعداد اور جیتنے والے تمغوں کی تعداد سے لگایا جا سکتا ہے۔ حکومت کی جانب سے سخت محنت اور حوصلہ افزائی کی وجہ سے کھلاڑی مسلسل اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ان کوششوں کے نتائج ایشین گیمز میں دیکھنے کو ملے، جہاں ہندوستان نے پہلی بار 100 سے زیادہ تمغے جیتے ہیں۔ گزشتہ ایشین گیمز میں تمغوں کی تعداد 70 تھی۔ ان کھیلوں میں ریاست کے کھلاڑیوں نے اپنی تعداد سے زیادہ تمغے جیتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج سے شروع ہونے والی اتر پردیش دیہی اسپورٹس لیگ کا ریاست کے تمام 826 ترقیاتی بلاکوں میں ترقیاتی بلاک سطح کے مقابلوں، تمام اضلاع میں ضلع سطح کے مقابلوں اور تمام منڈلوں میں زون سطح کے مقابلوں کے ذریعے انعقاد کیا جائے گا۔ یہ ایتھلیٹکس، کبڈی، والی بال، فٹ بال، ویٹ لفٹنگ، جوڈو وغیرہ جیسے کھیلوں کے مقابلوں کے ذریعے نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گا، جو انہیں آگے بڑھانے کے لیے کام کرے گا۔ وزیر اعلیٰ نے محکمہ کھیل سے توقع ظاہر کی کہ اس سال کبڈی مقابلے جیتنے والوں کو ملنے والی انعامی رقم اگلی بار سے دگنی کر دی جائے۔ اس سے کھیلوں اور کھلاڑیوں کو مزید حوصلہ ملے گا۔ اس طرح کے پروگراموں کو تیزی سے آگے بڑھانے کے لیے آج اتر پردیش رورل اسپورٹس لیگ مقابلہ شروع کیا گیا ہے۔ یہ مقابلہ 03 کیٹیگریز میں منعقد کیا جائے گا۔ اس کی انعامی رقم بھی اچھی ہوگی۔ اس سے ریاست میں اچھے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ یہ کسی بھی مقابلے میں اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ حصہ لے سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت ہند کھیلوں کی حوصلہ افزائی کے لیے مسلسل تعاون کر رہی ہے۔ ریاستی حکومت بھی اپنی سطح پر مختلف کوششیں کر رہی ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں معاشرے اور حکومت کی حوصلہ افزائی سے کھیلوں کے بارے میں بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اس سے کھلاڑیوں کی دلچسپی بھی بڑھ گئی۔ آج اس سب کے نتائج بھی ہمارے سامنے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ ہر ضلع میں ایک اسٹیڈیم ہو۔ دیہی علاقوں میں ہر ترقیاتی بلاک میں منی اسٹیڈیم اور ہر گاؤں میں کھیل کا میدان بنانے کے کام کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ ہر گرام پنچایت کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے فنڈز سے گاؤں میں خواتین اور مردوں کے لیے اوپن جم کا انتظام کرے۔ کھیلو انڈیا اور ایم پی کے کھیلوں کے مقابلوں کے انعقاد کے ساتھ ساتھ ضلع کی سطح پر کھیلو انڈیا کھیل مراکز بھی قائم کیے گئے ہیں۔ ان تمام کوششوں سے کھیلوں کی سرگرمیوں کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ اچھے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج ریاست میں کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت ریاست میں دو بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم ہیں۔ وارانسی میں بی سی سی آئی کی جانب سے بین الاقوامی اسٹیڈیم کی تعمیر کا کام جنگی بنیادوں پر کیا جا رہا ہے۔ 15 مصنوعی ہاکی اسٹیڈیم، 83 اسٹیڈیم، 03 مصنوعی رننگ ٹریک، 67 ملٹی پرپز ہال، 06 شوٹنگ رینج، 02 جوڈو ہال، 11 ریسلنگ ہال، 42 جدید ترین جم کا سامان، 16 ہاسٹل کی عمارتیں ریاست میں دستیاب ہیں۔ ان اداروں کے ذریعے کھیلوں کی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ میرٹھ میں میجر دھیان چند اسپورٹس یونیورسٹی کی تعمیر کا کام بھی تیز رفتاری سے جاری ہے۔ ریاست کے کھلاڑیوں کی تربیت کے لیے اچھے کوچز کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں۔ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے بین الاقوامی مقابلوں میں میڈل جیتنے والے کھلاڑیوں کو گزیٹڈ عہدوں پر تعینات کرنے کا عمل بھی آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ اتر پردیش ملک کی پہلی ریاست ہے جس نے تقریباً 500 کھلاڑیوں کو تقرری فراہم کی ہے جنہوں نے مختلف مقابلوں میں ملک اور ریاست کے لیے تمغے جیتے ہیں۔

مقدس حج یاترا 2024

آن لائن درخواست فارم بھرنا شروع

لکھنؤ۔ مقدس حج یاترا 2024 کے لیے آن لائن درخواست فارم بھرنا پیر سے شروع ہو گیا ہے۔ حج کمیٹی آف انڈیا نے حج یاترا 2024 کا اعلان کیا ہے اور 20 دسمبر تک درخواستیں طلب کی ہیں۔ حج کمیٹی آف انڈیا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر لیاقت علی آفاقی نے کہا کہ درخواست فارم حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ یا موبائل ایپ حج سہولت پر آن لائن بھرے جا سکتے ہیں۔ درخواست دینے کے لیے، درخواست گزار کے پاس درخواست کی تاریخ ختم ہونے سے پہلے اور 31 جنوری 2025 تک درست بین الاقوامی پاسپورٹ ہونا چاہیے۔ ایک ساتھی کے ساتھ 70 سال سے زیادہ عمر کے درخواست دہندگان اور 45 سال سے زیادہ عمر کی خواتین محرم کے بغیر حج کے لیے درخواست دینے والی خواتین کے انتخاب کو ترجیح دی جائے گی، 4 اور اس سے زیادہ کے گروپ میں حج کے لیے درخواست دینے والی خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔ 4 بالغوں اور دو سال تک کی عمر کے دو بچوں کی درخواستیں ایک کور پر قبول کی جائیں گی۔ خاندان اور قریبی رشتہ دار ایک کور میں درخواست دے سکتے ہیں۔ کور ہیڈ کور ممبرز کو تمام ادائیگیوں کا ذمہ دار ہوگا۔ 70 سال سے زیادہ عمر کے درخواست دہندگان کو درخواست کے ساتھ مقررہ فارمیٹ پر ایک اعلامیہ جمع کرانا ہوگا۔ ریاستی حج کمیٹی کے سکریٹری ایس پی۔ تیواری نے کہا کہ حج کمیٹی کے ملازمین کو اضلاع الاٹ کر دیا گیا ہے تاکہ درخواست گزاروں کو حج درخواست میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے بتایا کہ محمد شاداب خان سی یو جی نمبر 7310103532 لکھنؤ، بستی، کاس گنج، بلرام پور، اٹاوہ، فتح پور، گونڈہ، ہمیر پور، جالون، جھانسی، کانپور نگر، قنوج، کانپور دیہات، پرتاپ گڑھ، بہرائچ، بریلی، میں درج کیا گیا ہے۔ مہوبا، مین پوری، رائے بریلی، سنت کبیر نگر، شراوستی اور سدھارتھ نگر کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اسی طرح، غلام محمد سی یو جی نمبر 7310103543 بلیا، چندولی، دیوریا، غازی پور، مہاراج گنج، مرزاپور، ماؤ، وارانسی، جونپور، گورکھپور، کوشامبی، کشی نگر، پریاگ راج، سون بھدرا اور سنت راویداس نگر کے لیے ذمہ دار ہے۔ اطہر علی سی یو جی نمبر 7310103531 بجنور کے قریب، بلند شہر، امروہہ، سہارنپور، فیروز آباد، مرادآباد اور سنبھل، عبدالرحیم انصاری سی یو جی نمبر 7310103536 نزد آگرہ، علی گڑھ، ہاتھرس، میرٹھ، باگپت، ہاپوڑ، گھٹہ پور، منہ پور اور شاملی اور نکہت فاطمہ سی یو جی نمبر 9170627776 کو امیٹھی، ایودھیا، امبیڈکر نگر، اوریا، بارہ بنکی، بندہ، چترکوٹ، لکھنؤ، للت پور، ہردوئی، سیتاپور، پیلی بھیت، لکھیم پور کھیری، اوناؤ، شاہجہاں پور کی ذمہ داری دی گئی ہے۔

چار ریاستوں کے اسمبلی انتخابات کے نتائج پر اسرار: مایاوتی

لکھنؤ: 04 دسمبر (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے چار ریاستوں کے اسمبلی انتخابات کے نتائج کے تئیں شبہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک پارٹی کی حمایت میں آئے انتخابی نتائج عوام کے گلے کے نیچے نہیں اتر رہے ہیں۔ یہ ایک پر اسرار معاملہ ہے جس پر سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت ہے۔ مایاوتی نے پیر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس حوالے سے پوسٹ کیا اور لکھا ملک کے چار صوبوں میں ابھی حال ہی میں ہوئے اسمبلی انتخابات کے آئے نتائج ایک پارٹی کی حمایت میں یک طرفہ ہونے سے بھی لوگوں کا شبہ، حیرانی اور فکر مند ہونا فطری ہے۔ کیونکہ الیکشن کے پورے ماحول کو دیکھتے ہوئے ایسی خلاف توقع نتائج لوگوں کے گلے کے نیچے اتر پانا بہت مشکل ہے۔ بی ایس پی سپریمو نے کہا پورے الیکشن کے دوران ماحول اک دم الگ و کانٹے کے مقابلہ جیسا تھا لیکن انتخابی نتائج اس سے بالکل الگ ہو کر پوری طرح سے یک طرفہ ہو جانا۔ یہ ایسا پر اسرار معاملے ہے جس پر سنجیدگی غور و فکر اور اس کا حل ضروری ہے۔ لوگوں کی نبض پہچاننے میں خوفناک بھول چوک انتخابی نتائج کا نیا موضوع ہے۔ انہوں نے کہا بی ایس پی کے بھی لوگوں نے پوری تن، من دھن و ذمہ داری کے ساتھ یہ الیکشن لڑا۔ جس سے ماحول میں نئی جان آئی۔

میرٹھ: منچلوں کے خوف میں بیٹیاں

طالبہ نے خوف سے اسکول جانا چھوڑا،

ماں بیٹی سے ایک لاکھ روپے لوٹے

میرٹھ: 4 دسمبر (پی این ایس) میرٹھ کے بہسوما قصبے سے صرف 500 میٹر کے فاصلے پر، کار سوار منچلوں نے اتراکھنڈ کے ادھم سنگھ نگر کی رہنے والی ماں اور بیٹی سے 05.1 لاکھ روپے کی نقدی لوٹ لی، انہیں جنگل میں دھکیل دیا اور سامان چھینک کر فرار ہو گئے۔ گاڑی میں دو مرد اور دو عورتیں تھیں۔ اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچی پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور کار میں موجود بدمعاشوں کی شناخت کے لیے قصبے کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کو اسکین کرنا شروع کر دیا۔ اوشا سردار، جو رتن فارم، ادھم سنگھ نگر، اتراکھنڈ کے رہنے والے سے سردار کی بیوی ہے، اس نے بتایا کہ وہ اپنی بیٹی شیوانگی کے ساتھ ایک لاکھ روپے کا قرض چکانے کے لیے ہستینا پور میں اپنے مائیکے جا رہی تھی۔ وہ اتوار کو ادھم سنگھ نگر سے روڈویز کی بس کے ذریعے ہستینا پور کے لیے روانہ ہوئی۔ روڈویز کے بس ڈرائیور نے اسے بہسوما تھانہ کے قریب بس اسٹاپ پر چھوڑ دیا۔ اسی دوران پیچھے سے ایکو کار آئی۔ گاڑی میں دو عورتیں اور دو مرد بیٹھے تھے۔ کار ڈرائیور نے ہستینا پور کے لیے 20 روپے فی سواری بتائی۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ سمجھ پاتے، کار ڈرائیور ان کا سامان گاڑی میں رکھ چکا تھا۔ چونکہ شام کا وقت تھا اور گاڑی میں دوسری خواتین کو دیکھ کر ماں بیٹی گاڑی میں بیٹھ گئیں۔ قصبے کے رام کوری شیو مندر سے تقریباً 500 میٹر کے فاصلے پر ایک آم کے درخت کے قریب ڈرائیور نے کار روکی اور کار میں موجود بدمعاشوں نے ان کے بیگ میں رکھی 05.1 لاکھ روپے کی نقدی لوٹ لی اور ماں بیٹی کو جنگل میں دھکا دے کر ان کا بیگ چھین لیا۔ اوشا نے اپنے بھائی ڈکشت منڈل ساکن ہستینا پور کو موبائل سے فون کیا اور ڈکیتی کی اطلاع دی۔ خاتون کے بھائی نے موقع پر پہنچ کر پولیس کو ڈکیتی کی اطلاع دی۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کرنے کے بعد چوری کی شکایت لی۔

این ای آر جنرل منیجر سومیا ماتھر نے کی معائنہ

منوج کمار سنہا نے چیف کمرشل منیجر کا سنبھالا چارج

گورکھپور، 04 دسمبر، 2023: شری منوج کمار سنہا نے 04 دسمبر 2023 کو شمال مشرقی ریلوے کے چیف کمرشل منیجر کے طور پر چارج سنبھالا۔ اس سے پہلے وہ لکھنؤ کے انڈین ریلوے ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آئی آئی ٹی، بی ایچ یو الیکٹریکل انجینئرنگ میں گریجویٹ اور M.B.A ڈگری حاصل کرنے کے بعد شری سنہا نے انڈین ریلوے ٹریفک سروس کے 1989 بیچ کے ذریعے ریلوے سروس میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کی پہلی تقرری شمال مشرقی ریلوے کے وارانسی ڈویژن میں اسسٹنٹ کمرشل منیجر کے طور پر ہوئی تھی۔ اس کے بعد مسٹر سنہا نے سون پور سمستی پور اور لکھنؤ ڈویژن میں کام کیا۔ شری سنہا نے نارتھ ایسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹر، گورکھپور میں گورکھپور زون کے سینئر کمرشل منیجر اور سپرنٹنڈنٹ کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے شمال مشرقی ریلوے اور شمالی وسطی ریلوے کے آپریٹنگ اور تجارتی محکموں جیسے سینئر ڈویژنل آپریٹنگ منیجر، سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر اور ڈپٹی چیف ٹریفک منیجر وغیرہ میں مختلف اہم عہدوں پر کام کیا ہے۔ مسٹر سنہا I.R.C.T.C انہوں نے آر ڈی ایس او لکھنؤ میں چیف ریجنل منیجر اور ڈائریکٹر اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر/ٹریفک اور سائیکو ٹیکنیکل ڈائریکٹوریٹ کی ذمہ داریوں کو موثر طریقے سے نبھایا ہے۔ آپ کو ریلوے مینجمنٹ اور انتظامیہ کا گہرا تجربہ ہے۔ آپ ریلوے افسران اور ملازمین میں یکساں مقبول ہیں۔

گورکھپور، 04 دسمبر، 2023: محکمہ وار جائزہ کے دوران، نارتھ ایسٹرن ریلوے کی جنرل منیجر، سومیا ماتھر نے 04 دسمبر 2023 کو سگنل اور ٹیلی کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کا معائنہ کیا اور ایک جائزہ میٹنگ کی۔ سگنل اور ٹیلی کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے معائنہ کے دوران ایڈیشنل جنرل منیجر جناب دنیش کمار سنگھ، پرنسپل چیف سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر جناب راجیش کمار پانڈے، چیف سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر/کنسٹرکشن شری نیلابھ مہیش، چیف سگنل انجینئر جناب جی پی ایس۔ نارائن، چیف کمیونیکیشن انجینئر شری پی کے رائے، چیف سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر/پروجیکٹ شری آر کے سنگھ، شری اے کے کمار سریواستو، چیف فیکٹری منیجر/سگنل ورکشاپ شری پون کمار، سکریٹری/جنرل منیجر شری آنندرشی سریواستو، چیف پبلک ریلیشن آفیسر مسٹر پنکج کمار سنگھ اور ڈپٹی جنرل منیجر/جنرل مسٹر کرشن چندر سنگھ کے ساتھ سگنل ڈپارٹمنٹ کے افسران موجود تھے۔ معائنہ کے دوران جنرل منیجر محترمہ سومیا ماتھر نے سگنل اور ٹیلی کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے دفاتر میں صفائی کے انتظامات پر مسرت کا اظہار کیا۔ جائزہ میٹنگ کے دوران چیف سگنل اور ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر جناب راجیش کمار پانڈے نے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے سگنل ڈپارٹمنٹ کی طرف سے کی جا رہی سرگرمیوں کے بارے میں جانکاری دی۔ انہوں نے کہا کہ لیول کراسنگ گیٹس کو جدید بنایا جا رہا ہے اور ان کی انٹرلاکنگ کی جا رہی ہے اور لیول کراسنگ پر الیکٹرک لفٹنگ بیریئرز لگائے جا رہے ہیں اور سلائیڈنگ بوم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تمام اسٹیشنوں کو وائی فائی کی سہولت سے لیس کیا گیا ہے۔ حفاظتی مقاصد کے لیے بڑے اسٹیشنوں پر سی سی ٹی وی کیمروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لائن کی گنجائش میں اضافے اور ریلوے سیکشنز کی رفتار میں اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے آٹومیٹک بلاک سگنلنگ کا کام تیز رفتاری سے کیا جا رہا ہے۔ یہ کام مکمل ہونے کے بعد ایک بلاک سیکشن میں ایک سے زیادہ ٹرینیں چل سکیں گی جس سے ایک ہی انفراسٹرکچر سسٹم میں مزید ٹرینیں چلانا ممکن ہو جائے گا۔ یہ کام اس مالی سال میں ڈومین گڑھ سے بستی اور دیوریا صدر سے گورکھپور کینٹ ریلوے سیکشن میں مکمل کرنے کا ہدف ہے۔ اس کے لیے ضروری عمارت تعمیر/تعمیر کی جا رہی ہے۔ یہ شمال مشرقی ریلوے کا پہلا سیکشن ہوگا جہاں اس مالی سال کے آخر تک خودکار بلاک سگنلنگ سسٹم شروع کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سگنل ورکشاپ کے ذریعے مختلف اشیاء جیسے پوائنٹ مشین، ریلے وغیرہ کی تیاری کا کام بھی خوش اسلوبی سے جاری ہے۔ اس موقع پر ایڈیشنل جنرل منیجر جناب ڈی کے سنگھ نے کہا کہ سگنل سے متعلق خرابیوں کو کم کر کے ٹرینوں کی وقت کی پابندی کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ جائزہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جنرل منیجر محترمہ ماتھر نے کہا کہ ہیڈکوارٹر کی سطح پر افسران کا کردار ڈویژنوں سے موصول ہونے والے ڈیٹا کا تجزیہ کرنا اور اس کے تناظر میں ڈویژنوں کو مناسب رہنما خطوط دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹرینوں کی محفوظ نقل و حرکت میں سگنل ڈپارٹمنٹ کا کردار اہم ہے، اس لیے ہر کسی سے پوری تندہی سے کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسی بھی سگنل کی ناکامی کی صورت میں، اس کا فوری پتہ لگانا اور درست کرنے سے ٹرین کی حفاظت مضبوط ہوتی ہے۔ جنرل منیجر محترمہ ماتھر نے سگنل ڈپارٹمنٹ کی طرف سے کئے جا رہے کام کو مقررہ وقت کے اندر اور پورے معیار کے ساتھ مکمل کرنے پر زور دیا اور یہ بھی کہا کہ حفاظت سے متعلق کام میں کسی قسم کا "شارٹ کٹ" نہیں ہونا چاہیے۔ آخر میں انہوں نے تمام افسران سے اپیل کی کہ وہ اختراع کے لیے نئے اختراعی آئیڈیاز سامنے لائیں۔ پرنسپل چیف سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر جناب راجیش کمار پانڈے نے اظہار تشکر کیا اور کہا کہ محکمہ سگنل آپ کی موثر رہنمائی اور ہدایات پر عمل کرے گا۔

05 سے 20 دسمبر تک اناج کی مفت تقسیم

لکھنؤ: تاریخ: 04 دسمبر۔ ریاست کے انتیودیا اور اہل گھریلو کارڈ ہولڈروں کو نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ-2013 کے تحت دسمبر 2023 کے مقابلے الاٹ کیے گئے اناج کی مفت تقسیم اور انتیودیا کارڈ ہولڈروں کو اکتوبر کی سہ ماہی نومبر اور دسمبر، 2023 کے مقابلے فی کارڈ 03 کلو چینی 18/- روپے -05 دسمبر 2023 سے 20 دسمبر 2023 تک 54/- روپے فی یونٹ کے حساب سے تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا۔ محکمہ غذا اور سد سے موصولہ اطلاع کے مطابق اس مدت کے دوران انتودیا کارڈ ہولڈروں کو 14 کلو گیہوں اور 21 کلو چاول (35 کلوگرام اناج) اور اہل گرہستی راشن کارڈ سے متعلقہ یونٹ میں مستحقین میں 02 کلو گیہوں اور 03 کلو چاول (05 کلوگرام) فی یونٹ مفت تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ یکم جنوری 2023 سے این ایف ایس اے کے تحت آنے والے انتیودے اور اہل گرہستی مستفیدین کو ایک سال کے لیے مفت اناج فراہم کرنے کے حکومت ہند کے فیصلے کے مطابق، مختص کردہ اناج دسمبر کے مہینے میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

رامپور: مال گاڑی بے پٹری،

لکھنؤ-دہلی ریلوے روٹ متاثر

رامپور: 04 دسمبر (یو این آئی) لکھنؤ-دہلی ریلوے روٹ پر رام پور ریلوے اسٹیشن کے نزدیک اتوار اور پیر کی رات ایک مال گاڑی کے دو ڈبے بے پٹری ہونے سے اس ریلوے روٹ پر آمد و رفت متاثر ہو گیا۔ ریلوے ذرائع نے امبالا سے رودر پور جا رہی مال گاڑی کے دو ڈبے رام پور ریلوے اسٹیشن عبور کرتے ہی لائن بدلنے کے دوران پٹری سے اتر گئے۔ اس حادثے میں رامپور کی جانب سے آنے والی کئی ٹرینیں متاثر ہو گئیں۔ اطلاع پر ریلوے کے افسران اور تکنیکی افراد کی ٹیم موقع پر پہنچی اور بے پٹری ڈبوں کو ہٹانے کا کام جنگی پیمانے پر شروع کیا گیا۔

90 کروڑ سے زائد کے فراڈ میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی

مشن آپریٹرز نے لاکھوں خرچ کر کے کروڑوں کمائے تھے۔

کھگا/فتح پور۔ ایرایان بلاک کے کھجوریا پور گاؤں میں واقع چٹ فنڈ کمپنی کے ذریعہ سات سال پہلے ہزاروں سرمایہ کاروں کو دیئے گئے زخم ابھی تک ہرے ہیں۔ ہزاروں سرمایہ کار اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ہمارا مشن گروپ آف کمپنیز کے ڈائریکٹر کے خلاف سلطان پور گھوش تھانے میں مقدمہ درج ہونے کے بعد بھی سرمایہ کاروں کی اپنی رقم واپس ملنے کی امیدیں وقت کے ساتھ دم توڑ رہی ہیں۔ 90 کروڑ سے زائد کی فراڈ کا معاملہ درج ہونے کے باوجود ہاتھ خالی ہیں۔ اس فراڈ کی بنیاد سات سال قبل سلطان پور گھوش تھانہ علاقہ کے کھجوریا پور میں رکھی گئی تھی۔ سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے سب سے پہلے ضیافتیں اور کانفرنسیں منعقد کر کے علاقائی لوگوں کو پیار اور محبت دے کر ان کا پیٹ بھرا گیا۔ پھر اس راستے سے غنڈوں نے لوگوں کی جیبیں خالی کرنے کا منصوبہ بنایا۔ منتظم کے شاہانہ اخراجات اور بڑے دل کو دیکھ کر لوگ ان کے گرویدہ ہو گئے۔ اس ضیافت کے ذریعے انہیں لوگوں سے بے پناہ محبت ملی اور علاقے میں ایسی تقریبات کے چرچے عام تھے۔ اس کے بعد صرف چند لاکھ خرچ کر کے کمپنی کے آپریٹر نے گاؤں کو جانے والی سڑک تو بستہ کے مقام پر واقع مندر میں بیوٹیفکیشن افسران کے ذریعے عوام کے جذبات میں جگہ بنائی، اسی دوران دولت میں اضافے کی اسکیم 11 ماہ میں ساڑھے تین بار لانچ کیا گیا۔ عوام نے شرکت کی اور اپنی کمائی اس کے حوالے کر دی۔ کئی غریبوں نے قرضے اور سرمایہ کاری کی خبریں آنے کے بعد ضلعی انتظامیہ حرکت میں آئی اور کمپنی سے تحقیقات کرائی۔

کیس میں صرف تاریخ ملی

کھگا/فتح پور۔ کمپنی کی تحقیقات کے بعد آپریٹر نے سرمایہ کاروں کو ماہانہ اقساط کی ادائیگی کی تاریخیں دینا شروع کر دیں جس میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ اب بھی لوگوں کو اس کی تاریخیں یاد ہیں۔ پہلے 3 تاریخ کو، پھر 7 تاریخ کو، پھر 15 تاریخ کو اور آخری بار 2016 کی ہولی سے پہلے رقم دینے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔

کانگریس کی جن سمواد یاترا کو بھرپور حمایت مل رہی ہے

تکمیل کے بعد مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے: شیو کانت

فتح پور۔ کانگریس کمیٹی کی طرف سے حسین گنج اسمبلی میں ضلع کے بنیادی مسائل کو لے کر منعقد کی جا رہی جن سمواد یاترا کو عام لوگوں کی بھرپور حمایت مل رہی ہے۔ تیسرے دن کانگریسیوں نے بھٹورا بلاک کے تقریباً بارہ گاؤں کا بڑے جوش و خروش کے ساتھ دورہ کیا۔ یہ پیدل مارچ صبح کے وقت جمرانوا گاؤں سے شروع ہو کر کلہار پورہ، پور مٹن، بھاگلا کا پورہ، بارا میل، دواریکا پور، لوہاری، سرائے ڈڈیہا وغیرہ گاؤں سے ہوتا ہوا اگنی ہوتری کے گاؤں میں رات کی عبادت گزاری کر کے سفر کا اختتام ہوا۔ یاترا کے دوران عوام سے بات چیت کرتے ہوئے، اے آئی سی سی کے رکن شیو کانت تیواری نے علاقائی لوگوں کے تمام مسائل سے واقف ہونے اور انہیں حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کا عزم کیا۔ یاترا کی عوامی حمایت سے خوش ہوئے کانگریسیوں نے نااہل عوامی نمائندوں پر لعنت بھیجی۔ فتح پور-دلماؤ سڑک کے تعلق سے عوام کی ناراضگی صاف نظر آ رہی تھی۔ یاترا کے منتظم شیو کانت تیواری نے کہا کہ 8 دسمبر کو یاترا کے اختتام کے بعد وہ حکومتی سطح پر ان تمام مسائل کو حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ یاترا میں شریک سینئر نائب صدر سدھاکر اوستھی نے کہا کہ خود غرض عوامی نمائندوں نے پورے علاقے کو برا حال کر دیا ہے۔ یاترا میں شریک رادھے شیام مشرا، بشمبھر رستوگی، ڈی پی دوبے، دیپک باجپائی، شاردا موریہ، ایم ایل شریواس، رام کرن شرما، آشا، پشپا، سمم، آشیش مشرا، کیلاش اوستھی، ورشن موریہ وغیرہ نے بھی عوام سے ملاقات کی اور ان کی باتیں سنی۔

اتر پردیش میں ماحولیاتی سیاحت کے لامحدود امکانات ہیں

عالمی سطح پر ماحولیاتی سیاحت کے مقامات کو فروغ دینے کا عزم کریں: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 04 دسمبر۔ اتر پردیش میں ماحولیاتی سیاحت کے لامحدود امکانات ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ بہت سے سیاحتی مقامات کو براہ راست قدرت نے نوازا ہے۔ ان مقامات کو عالمی سطح پر فروغ دینا اور تشہیر کرنا ہمارا عزم ہے۔ اس مقصد کے لیے فیم ٹرپ فی الحال انگلینڈ، امریکہ، ہالینڈ اور جرمنی کے ٹور اینڈ ٹریول آپریٹر کے ساتھ ریاست کے اہم مقامات کا دورہ کر رہا ہے۔ ریاست کے وزیر سیاحت و ثقافت آج یہاں ایک مقامی ہوٹل میں ٹور اینڈ ٹریول آپریٹروں کی ٹیم کے ارکان کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے اس ٹور کے بارے میں پریس نمائندوں کو بتایا کہ حکومت بیرون ملک سے آنے والے سیاحوں کے حوالے سے پہلے نمبر پر رہنے کی کوشش کر رہی ہے، اس لیے سیاحت کی تمام ممکنہ جہتوں پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ یہاں ایکوٹورازم کے لامحدود امکانات ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان مقامات کو مسلسل ترقی دی جا رہی ہے اور سیاحتی سہولیات میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان اور بیرون ملک کے سیاحوں کو ریاست کے سیاحتی مقامات کی جانب راغب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں ان مقامات اور ان کی خصوصیات سے واقف کرایا جائے۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لیے محکمہ سیاحت فام ٹرپ میں تعاون کر رہا ہے۔ یکم دسمبر سے شروع ہونے والی یہ یاترا چمبل ویٹ لینڈ سے سوراسرو ور برڈ سینکچری سے ہوتی ہوئی آج 4 دسمبر کو لکھنؤ پہنچی۔ یہاں سے ددھوا نیشنل پارک لکھیم پور جائے گا اور ٹیم وہاں ٹھہرے گی۔ یہاں سے وہ کشن پور وائلڈ لائف سینکچری، کترنیہ گھاٹ بہرائچ اور پیلی بھیت ٹائیگر ریزرو کا دورہ کریں گی۔ وزیر سیاحت نے اس آٹھ روزہ تجارتی دورے پر بیرون ملک سے آنے والے ٹور اینڈ ٹریول آپریٹروں سے کہا کہ آپ یہاں بہت سیر کریں، دیکھیں، سمجھیں اور بہت کچھ پروموٹ کریں۔ لوگوں کو بتائیں کہ اگر آپ فطرت کی اصلی شکل دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو اتر پردیش ضرور جانا چاہیے۔ اتر پردیش حکومت ہر قدم پر مدد کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں اعلیٰ سطحی بنیادی ڈھانچے کی سہولیات ہیں جن میں بہتر کنکٹیویٹی ہے۔ ریاستی حکومت نے سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش سیاحتی پالیسی تیار کی ہے۔ پرنسپل سکریٹری سیاحت و ثقافت جناب مکیش کمار میشرم نے اتر پردیش کے سیاحتی مقامات اور ترقیاتی کاموں پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔

وزیر مملکت برائے غذا اور سد نے محکمہ جاتی کاموں کا جائزہ لیا

لکھنؤ: 4 دسمبر (پی این ایس) وزیر مملکت برائے غذا اور سد جناب ستیش چندر شرما نے ہدایت دی کہ دھان اور موٹے اناج کی خریداری تمام خریدی مراکز کو چلا کر قواعد کے مطابق کسانوں سے کی جائے اور کسانوں کو بروقت ادائیگی کر کے ہدف حاصل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ خریداری مراکز سے رائس ملوں کو بھیجی جانے والی دھان اور اناج لے جانے والی گاڑیوں کی جی پی ایس مانیٹرنگ کی جائے۔ مارکیٹنگ برانچ کپنی ڈی ایس گوداموں کو کرایہ داری سے جاری کرنے کے حوالے سے ضروری کارروائی کی جائے۔ یہ ہدایت وزیر مملکت برائے غذا اور سد جناب ستیش چندر شرما نے آج باپو بھون میں اپنے دفتر کے کمرے میں محکمہ غذا و رسد کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے دیں۔ وزیر مملکت نے کہا کہ قابل قبول ڈیویڈنڈ فی الفور فیئر پرائس سیلرز کو ادا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جنوری 2024 تک اضلاع میں تمام سہرا قیمت کی دکانوں پر الیکٹرانک کانٹے کے ساتھ ای پی او ایس مشینیں یکساں طور پر لگائی جائیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ماڈل فیئر پرائس شاپس کی تعمیر کو جلد مکمل کیا جائے۔ اس کے علاوہ نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ 2013 کے تحت آنے والے مستحقین میں ضروری اشیاء کی شفاف تقسیم کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے اجولا اسکیم کے تحت بقیہ مستفیدین کو سلنڈر کی فوری فراہمی کو یقینی بنانے اور سبسڈی کی رقم ان کے کھاتوں میں منتقل کرنے کی ہدایت دی۔ ایڈیشنل فوڈ کمشنر نے کہا کہ خریف مارکیٹنگ سال 2023-24 میں 165625 کسانوں سے 05.11 لاکھ میٹرک ٹن دھان خریدا گیا جس سے دھان کی امدادی قیمت عام 2183 روپے فی کوئنٹل اور گریڈ-A- روپے کی مقررہ قیمت پر خریدی گئی۔ 2203 فی کوئنٹل جو کہ ہدف کا تقریباً 00.16 فیصد ہے۔ اس کے بدلے میں کسانوں کو براہ راست ان کے بینک اکاؤنٹ میں 60.2025 کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے۔ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران 96.13 لاکھ میٹرک ٹن دھان خریدا گیا تھا۔

اودھ نامہ

عالمی صحافتی اداروں کی ساکھ پر سوال

عالمی میڈیا کے طور پر ساکھ رکھنے والے اداروں کی حالیہ کارکردگی کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ان کی ساکھ خراب ہوتی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی بڑا حادثہ یا واقعہ رونما ہوتا ہے جس کا اثر بین الاقوامی سطح پر دیکھا جائے یا محسوس کیا جائے تو اس کی رپورٹنگ بھی اسی سطح کی ہوتی ہے اور ان رپورٹس کو اسی معیار پر دیکھا بھی جاتا ہے۔ دور دراز بیٹھے ہوئے لوگ ان ساکھ والے اداروں کی طرف امید کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں کیونکہ انھیں امید ہی بلکہ یقین ہوتا ہے کہ بین الاقوامی ادارے کم از کم اپنے سامعین، ناظرین اور قارئین حقائق سے آگاہ رکھنے کا کام کریں گے۔ لیکن جب ان جیسے اداروں سے ہی ایک ہی معاملہ کی متضاد رپورٹنگ سامنے آنے تو اس باوقار شبیہ کو دھچکا لگتا ہے جو قاری یا سامع کے ذہن میں ہوتا ہے۔

اس پورے تناظر میں اگر حماس اور اسرائیل کے مابین ہونے والی جنگ کو دیکھیں تو گذشتہ ماہ حماس کے اسرائیل پر حملے کے نتیجے میں تقریباً 400 فوجیوں سمیت 1200 اسرائیلی ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بعد اسرائیل کی جانب سے آنے والے غیر متناسب ردعمل کے حوالے سے ان صحافتی اداروں کی ادارتی پالیسی اور ان کے کاموں کی نوعیت اور صداقت بہت ناقص پائی گئی۔ سات اکتوبر کو حماس نے اسرائیل پر جو اچانک حملہ کیا تھا، اس میں فوجیوں، شہریوں کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ حماس کے لوگ اسرائیل سے 250 کے قریب افراد کو یرغمالی بنا کر اپنے ساتھ غزہ لے گئے تھے۔ حماس کا کہنا تھا کہ انھیں اسرائیلی جیلوں میں قید آٹھ ہزار فلسطینیوں کی رہائی کے لیے ان یرغمالیوں کی ضرورت ہے۔ حماس اس حوالے سے کامیاب بھی رہا کہ عارضی جنگ بندی کے نتیجے میں جتنے یرغمالی اس نے رہا کیے اس سے زیادہ فلسطینی قیدیوں کی رہائی اسرائیل کو کرنا پڑی۔ قابل ذکر ہے کہ اسرائیلی جیلوں میں قید ان فلسطینیوں میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں، ان میں ایک ہزار سے زائد قیدیوں پر کبھی کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا ایسے میں انھیں قید میں رکھنا کسی بھی ملک اور قانون کی نظر میں جرم ہے۔ ان فلسطینیوں کے محض 'انتظامی احکامات' کی بنیاد پر حراست میں لیا گیا یعنی انہیں یرغمال بنا کر رکھا گیا۔ ایسی صورت میں حماس کی کاروائی بالکل اسی طرح ٹھیک قرار اتی ہے جس طرح سے بعض کے نزدیک اسرائیل کا حق دفاع درست ہے۔ غزہ شہر اور غزہ کی پٹی کے دیگر شمالی حصوں پر اسرائیل کی مسلسل اور اندھی کارپٹ بمباری میں 15300 ہزار فلسطینی مارے گئے ہیں جن میں سے 60 فیصد سے زیادہ خواتین اور بچے تھے جبکہ امریکی قیادت میں مغربی طاقتوں نے اسرائیل کی جانب سے کیے گئے قتل عام، یہاں تک کہ نسل کشی کی یہ کہہ کر حمایت کی ہے کہ وہ اپنے دفاع کے حق کا استعمال کر رہا ہے۔

امریکا اور برطانیہ میں رائے عامہ کے جائزوں سے پتا چلتا ہے کہ جن جماعتوں اور امیدواروں نے اسرائیل کو غزہ میں بڑے پیمانے پر قتل عام کرنے کی کھلی چھوٹ دی ہے وہ اپنے ملک میں اپنی مقبولیت کھوتے جا رہے ہیں۔ اسرائیل اور اس کے مغربی حامی چاہے وہ حکومت کے اندر ہوں یا باہر، میڈیا پر بہت زیادہ دباؤ ڈالتے ہیں۔ ایسے میں ایک معروضی ادارتی پالیسی چلانے کے لئے بہت ہی ثابت قدم ایڈیٹرز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس انتہائی مسابقتی دور میں میڈیا کی ساکھ بچانے کے لیے غیر جانبداری انتہائی ضروری ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ صحافتی ادارے اپنے خرچ کہاں سے نکالیں ان کے واحد ذریعہ اشتہار ہے۔ اسی لئے بعض صحافتی ادارے اشتہار حاصل کرنے کی نیت سے حد سے زیادہ نیچے گر جاتے ہیں اور صحافت کی غیر ذمہ دارانہ لازمیت کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ عوام اس بات کو بخوبی سمجھنے لگے ہیں اسی لئے سوشل میڈیا اب روایتی میڈیا کی جگہ لے رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید غزہ میں جاری نسل کشی کی پوری ہولناکی ان کے بغیر ابھر کر سامنے نہیں آسکتی تھی۔ بڑے صحافتی اداروں کی جانب سے اپنے فرائض سے غفلت برتی گئی سوائے چند مواقع کے جہاں باضمیر صحافیوں نے پابندیوں کو توڑ کر حقائق کی رپورٹنگ کی۔ اس کے باوجود یہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز تھے جنہوں نے اس رجحان کو بدلنے میں مدد کی۔ ان عالمی اداروں نے بھی اسرائیلی پروپیگنڈے کو پوری طاقت اور صلاحیت کے ساتھ آگے بڑھایا۔ مثال کے طور پر غزہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کو لے لیجیے، ان اعداد و شمار کو ہمیشہ 'حماس کے زیر کنٹرول' محکمہ صحت سے منسوب کیا جاتا ہے تاکہ اس حوالے سے شکوک پیدا ہوں۔ جبکہ ایمنسٹی انٹرنیشنل سے لے کر ہیومن رائٹس واچ اور غزہ میں کام کرنے والی چھوٹی تنظیموں تک سب ہی نے کہا کہ حماس کے اعداد و شمار ہمیشہ درست ہوتے ہیں۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ عالمی میڈیا نے معتبر ویب سائٹس پر خبریں شائع کرنے کے لیے بہت کم کام کیا گیا۔ ہیلی کاپٹر پائلٹس کے بیانات کے حوالے سے بھی یہی رویہ برتا گیا۔ ان بیانات میں ایک ریزرو لیفٹیننٹ کرنل نے کہا تھا کہ انھوں نے ہر اس گاڑی پر گولی چلائی جس پر انہیں یرغمالیوں کو لے جانے کا شبہ تھا۔ آپ غزہ میں صحافیوں اور ان کے خاندانوں کو اسرائیل کی جانب سے نشانہ بنانے کی کوریج کو بھی دیکھیں۔ انہوں نے اپنی جانوں کو درپیش خطرے کو نظر انداز کیا اور غزہ میں جاری نسل کشی کی خبریں عام لوگوں تک پہنچائیں۔ الجزیرہ کے نامہ نگار کے خاندان کی ہلاکت کے علاوہ اسرائیلی فضائیہ کی جانب سے کم از کم 60 صحافیوں اور ان کے خاندانوں کی ٹارگٹ کلنگ کو بھی کچھ مغربی میڈیا ہاؤسز نے کم تر درجے کے انسان کے طور پر دیکھا۔ یہ ان عالمی صحافتی اداروں کی ساکھ پر سوال ضرور کھڑا کرتا ہے۔

وزیر اعظم بننے کا کے سی آر کا خواب چکنا چور...

راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا کو تلنگانہ میں زبردست حمایت ملی تھی، عوام نے پورے جوش و خروش کے ساتھ یاترا کا ساتھ دیا تھا، اسی وقت یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ کانگریس اس ریاست میں اقتدار میں آسکتی ہے

سہیل انجم

حالیہ اسمبلی انتخابات کے نتائج کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ کہنا پڑے گا کہ اگر چہ کانگریس کو ہندی بھاشی ریاستوں میں شکست ہوئی ہے لیکن اس کا سورج جنوب میں طلوع ہوگیا ہے۔ اس سے قبل غیر منقسم آندھرا پردیش کانگریس کا گڑھ ہوا کرتا تھا۔ تقسیم کے بعد دو ریاستیں وجود میں آگئیں۔ ایک آندھرا پردیش اور دوسری تلنگانہ۔ آندھرا پردیش میں وائی ایس آر کانگریس برسر اقتدار ہے اور سابق وزیر اعلیٰ وائی ایس آر ریڈی کے فرزند جگن موہن ریڈی وزیر اعلیٰ ہیں۔ جبکہ تلنگانہ میں بی ایس آر برسر اقتدار ہے اور اس کے رہنما کے چندر شیکھر راؤ عرف کے سی آر وزیر اعلیٰ ہیں۔ اسمبلی الیکشن تلنگانہ میں ہوا ہے اور وہاں کے سی آر کی پارٹی کی بری طرح شکست ہوئی ہے۔ کے سی آر کی پارٹی کا نام پہلے ٹی آر ایس تھا۔ یعنی تلنگانہ راشٹریہ سمیتی۔ لیکن کے سی آر نے اس کا نام بی آر ایس کر دیا۔ یعنی بھارتیہ راشٹریہ سمیتی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ کے سی آر خود کو ایک مقبول رہنما سمجھنے لگے تھے اور ان کا خیال تھا کہ وہ تلنگانہ میں تو حکومت کر ہی رہے ہیں وہ مرکزی سیاست میں بھی دخیل ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے انھوں نے اپنی پارٹی کا علاقائی نام تبدیل کر کے ایک آل انڈیا نام رکھ دیا۔ بہت سے لیڈروں کی طرح ان کی نظریں بھی وزیر اعظم کی کرسی پر مرکوز ہیں۔ یعنی وہ بھی اپنے دل میں وزیر اعظم بننے کا خواب پالے ہوئے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب کانگریس اور دیگر پارٹیوں کی جانب سے بی جے پی کے خلاف ایک اتحاد قائم کرنے کی کوشش کی گئی تو کے سی آر نے اس اتحاد کے خلاف بیانات دینے شروع کر دیے۔ انھوں نے اپنے بیانات یا اقدامات سے کبھی بھی یہ تاثر نہیں دیا کہ وہ بھی اپوزیشن اتحاد میں یقین رکھتے ہیں یا وہ بھی اس اتحاد کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔ بلکہ انھوں نے اس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کی۔ دراصل وہ یہ چاہتے رہے ہیں کہ انھیں ایک قومی لیڈر کی حیثیت سے سمجھا جائے۔ وہ اپنی پارٹی کو دوسری بڑی پارٹیوں کی طرح ہی مقبول سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو یہ خوش گمانی ہوگئی ہے کہ وہ ملک کے وزیر اعظم بن سکتے ہیں۔ ویسے تلنگانہ کے الیکشن میں بی جے پی اور بی ایس آر کے درمیان اندر اندر سمجھوتہ ہوگیا تھا۔ دکھانے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی اور دوسرے لیڈروں نے وہاں انتخابی مہم چلائی اور وزیر اعظم نے کے سی آر اور بی آر ایس کے خلاف بیانات دیے لیکن دراصل وہ سب ایک حکمت عملی کا حصہ تھا۔ وزیر اعظم کے بیانات محض رسم ادائیگی تھی ان میں کوئی دم نہیں تھا۔ بی جے پی کو بھی اس بات کا احساس تھا کہ تلنگانہ میں اس کی زمین بہت کمزور اور کانگریس کی مضبوط ہے۔ اس کو اس بات کا احساس تھا کہ وہاں اس کی کامیابی کے امکانات معدوم ہیں۔ اس لیے اس نے اندر خانے کانگریس کے خلاف ساز باز کرلی۔

غالباً بی جے پی کا یہ خیال تھا کہ اگر وہ طاقت کے ساتھ انتخابی مہم چلائے گی تو کانگریس مخالف ووٹ بٹ جائے گا جس سے بی آر ایس کو نقصان اور کانگریس کو فائدہ ہوگا۔ اس لیے اس نے انتخابی مہم میں جان ڈالنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ ریاست کے عوام نے نہ صرف اس بات کو محسوس کیا بلکہ یہ بھی محسوس کیا کہ اگر کانگریس برسر اقتدار آجائے تو ان کے لیے بہتر فلاحی پروگرام چلائے جا سکتے ہیں۔ وہاں کے عوام نے سینئر کانگریس رہنما راہل گاندھی کے اعلانات پر یقین کیا اور ان کی بھرپور حمایت کی۔ دراصل راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا کو تلنگانہ میں زبردست حمایت ملی تھی۔ وہاں عوام نے پورے جوش و خروش کے ساتھ یاترا کا ساتھ دیا تھا۔ اسی وقت یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ کانگریس اس ریاست میں اقتدار میں آسکتی ہے۔ یاد رہے کہ تلنگانہ ریاست کا قیام 2014 میں ہوا تھا۔ اس کے بعد پہلی بار کانگریس وہاں حکومت بنانے جا رہی ہے۔ بھارت جوڑو یاترا کی زبردست پذیرائی کے پیش نظر کانگریس پارٹی نے ریاست میں اپنی تنظیم کو مضبوط بنانا شروع کر دیا تھا۔ کانگریس نے اسی وقت یہ طے کر لیا تھا کہ وہ اسمبلی انتخابات میں کسی پارٹی کے ساتھ اتحاد کرنے کے بجائے تنہا لڑے گی۔

اسی درمیان پارٹی کے کچھ ناراض لوگوں نے ریاستی صدر اے ریونتھ ریڈی کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ لیکن کانگریس اعلیٰ کمان نے اس مطالبے کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا۔ البتہ ریاست کے انچارج مانیکم ٹیگور کو ہٹا دیا جو کہ ریاستی صدر کے بڑے حامی تھے۔ اسی درمیان کرناٹک اسمبلی انتخابات میں کانگریس کو زبردست جیت حاصل ہوئی جس نے ریاست میں بھی اس کی شاخ کو حوصلہ دے دیا۔ کرناٹک میں کانگریس حکومت نے اپنے وعدوں کو پورا کرنا شروع کیا تو تلنگانہ میں یہ پیغام گیا کہ کانگریس جو وعدے کرتی ہے انھیں پورا بھی کرتی ہے اور اگر تلنگانہ میں بھی کانگریس آجائے تو عوام کا بھلا ہی ہوگا۔ اپنے خلاف ماحول کا احساس کرتے ہوئے کے سی آر نے سینئر رہنماؤں کے ایک وفد کو کرناٹک بھیجا جس نے کسانوں، نوجوانوں اور عورتوں سے ملاقات کی اور انھیں یہ بتانے کی کوشش کی کہ کرناٹک کی کانگریس حکومت میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک نہیں ہے۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ عوام نے جو ذہن بنانا شروع کیا تھا وہ قائم رہا۔ ادھر پارٹی اعلیٰ کمان نے ریاستی صدر کو بھی ایک دائرے میں رکھا۔ وہ زبردست مقرر ہیں لیکن ان کے مزاج میں تلخی بھی ہے۔ اعلیٰ کمان نے ان کو اس بات کے لیے قائل کیا کہ وہ اپنے مزاج کی تلخی کو بدلیں اور عوام کے درمیان پارٹی کی فلاحی پالیسیوں کے بارے میں تقریر کریں۔ ان کی تقریروں نے بھی رنگ دکھایا اور اسی کے ساتھ راہل گاندھی کی باتوں پر بھی ریاست کے عوام نے اعتبار کیا۔ پارٹی اعلیٰ کمان نے کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیو کمار کو تلنگانہ کا انچارج بنایا۔ انھوں نے ایسی زبردست حکمت عملی اختیار کی کہ کے سی آر کی حکومت کا تختہ پلٹ کر رکھ دیا۔ ریاست میں کانگریس کی جیت کا سہرا جہاں راہل گاندھی کے سر جاتا ہے وہیں ڈی کے شیو کمار کے سر بھی جاتا ہے۔ بہرحال کے سی آر نے ریاست سے نکل کر مرکزی سیاست میں آنے اور بالخصوص وزیر اعظم بننے کا جو خواب دیکھا تھا وہ چکنا چور ہوگیا۔ ان کی شکست کا اثر ان کی پارٹی کے پارلیمانی انتخابات پر بھی پڑے گا۔ مجموعی طور پر اس الیکشن میں سب سے زیادہ نقصان اگر کسی کا ہوا ہے تو کے سی آر کا ہوا ہے۔

کانگریس کی ہار میں انڈیا کی جیت ہے

ڈاکٹر سلیم خان

چار صوبائی انتخابات کے نتائج شاہد ہیں کہ کمل نے ہاتھ کو بلڈوزر سے کچل دیا۔ تلنگانہ میں کانگریس کا مقابلہ بی جے پی نہیں بلکہ بی آر ایس سے تھا۔ اسطرح یہ ثابت ہوگیا کہ جنوبی ہندوستان کے باہر کانگریس اپنے بل بوتے پر بی جے پی شکست دینے سے قاصر ہے۔ ہماچل پردیش کو استثناء کے زمرے میں رکھنا پڑے گا۔ ان نتائج میں کانگریس کے لیے عبرت کے کئی پیغامات ہیں۔ سب سے اہم سبق تو اسے بی جے پی سے سیکھنا چاہیے کہ وہ کسی صورت مایوس نہیں ہوتی۔ چھتیس گڑھ میں جہاں کامیابی کا کوئی امکان نہیں تھا وہاں بھی مودی اور شاہ نے اپنی ساری طاقت جھونک دی اور عوام کو قائل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ ان لوگوں کی محنت اور کاوش نے کانگریس کے جبڑے سے اقتدار کو چھین لیا۔ تلنگانہ بھی وہ اپنے ارکان اسمبلی کی تعداد کو دو سے بڑھا کر آٹھ پر لے گئی اور مدھیہ پردیش و راجستھان میں بہت بڑی جیت درج کرائی۔ اس طرح کے نتائج برآمد کرنے کے لیے بڑا حوصلہ اور کڑی محنت درکار ہوتی ہے۔ بی جے پی کے اس مظاہرے نے کانگریس کے چودہ طبق روشن کر دیے۔

کرناٹک کی جیت کے نشے میں چور کانگریس کے لیے یہ نیند سے بیدار ہونے کا الارم ہے۔ کانگریس نے اگر اس انتخابی شکست کا حقیقت پسندانہ احتساب و جائزہ لے کر اصلاح حال کی کوشش کی تو آئندہ قومی انتخاب میں اس کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی مرتبہ راجستھان، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ کے ریاستی انتخاب میں شکست کے باوجود بی جے پی نے راجستھان کی سبھی سیٹوں پر کامیابی درج کرائی تھی اس لیے وہ اس سے بہتر کارکردگی تو کرنے سے رہی۔ ایم پی میں کمل ناتھ وزیر اعلیٰ تھے اس کے باوجود چھندواڑہ میں اپنے بیٹے کے علاوہ کسی کو کامیاب نہیں کر سکے تھے اور چھتیس گڑھ سے بھی کانگریس کے صرف دو امیدوار جیت کر ایوان پارلیمان میں گئے تھے۔ اس طرح ان ریاستوں میں جیت کے باوجود بی جے پی کا تین سیٹوں سے زیادہ کا فائدہ نہیں ہو سکتا مگر کانگریس اگر عقل سے کام لے تو اپنے ارکان پارلیمان میں مزید اضافہ کر سکتی ہے۔ اس کے لیے اسے کئی محاذ پر بڑے سخت فیصلے کرنے پڑیں گے۔

ان نتائج کا اہم سبق یہ ہے کہ کانگریس اپنے بل بوتے پر زیادہ سے نشستیں جیت کر قد اونچا کرنے کے بجائے 'انڈیا' نامی محاذ کو اہمیت دے۔ کانگریس نے اس محاذ کو ہلکے میں لے کر اپنی مٹی پلید کرائی ہے۔ بی جے پی کے خلاف اس متبادل کی جب پٹنہ میں پہلی نشست ہوئی تو عوام میں اس کا بہت مثبت پیغام گیا۔ اس کے بعد بنگلورو میں نام رکھا گیا تو اور بھی جوش بڑھا۔ ممبئی کی نشست نے تو بی جے پی کو پریشان کر دیا اور اس نے بوکھلا کر ایوان پارلیمان کا خصوصی اجلاس طلب کر لیا۔ اس سفر کا اگلا پڑاؤ مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال تھا۔ وہ اجلاس اگر منعقد ہو جاتا تو یقیناً ریاست کے لوگوں کو اچھا پیغام جاتا لیکن اس دوران کمل ناتھ اس خوش فہمی کا شکار ہوگئے کہ وہ کسی کی مدد کے بغیر میدان مار لیں گے۔ اس بیجا اعتماد کے سبب بھوپال کا اجلاس ٹھنڈے بستے میں چلا گیا اور اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔

کانگریس نے اپنے امیدواروں کے تقرر کی خاطر ایک پیشہ ور ایجنسی کی مدد لی اور اس نے سائنٹفک طریقہ پر حلقہ وار جائزہ لے کر امیدواروں کے نام بھائے۔ اس فہرست کے مطابق تلنگانہ میں امیدوار کھڑے کیے گئے جہاں کانگریس کو کامیابی ملی مگر کمل ناتھ نے اسے کوڑے دان کی نذر کر دیا اور اپنے خاص لوگوں میں ٹکٹ تقسیم کر دیے۔ خوش فہمی کا یہ عالم تھا کہ نتائج سے قبل یہ بھی طے کر دیا گیا کہ کسے کون سی وزارت ملے گی مگر نتیجہ نکلا تو پتہ چلا کمل ناتھ کے چہیتے غلام اپنے آقا کو لے ڈوبے۔ ان کی رعونت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے پارٹی کارکنان سے کہہ دیا کہ وہ دگ وجے سنگھ کا کرتا پھاڑ دیں۔ اس کے جواب میں رائے دہندگان نے کمل ناتھ کا پاجامہ تار تار کر دیا۔ اتر پردیش سے متصل مدھیہ پردیش کے علاقوں میں سماجوادی پارٹی کے اثرات ہیں اور ماضی میں اس کے چار امیدوار کامیاب ہو چکے ہیں۔ اس بار اکھلیش یادو نے صرف پانچ نشستوں کا مطالبہ کیا۔ ان سے اگر بات چیت کی جاتی تو بعید نہیں کہ وہ تین یا چار پر راضی ہو جاتے مگر کمل ناتھ کمال حقارت سے کہہ دیا "اکھلیش وکھلیش کو چھوڑو"۔

کمل ناتھ کی یہ حقارت اخبارات میں آگئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سماجوادی نے نہ صرف ان علاقوں میں کانگریس کو ہرایا جہاں ان کا امیدوار تھا بلکہ دیگر حلقوں میں جو تھوڑے بہت پسماندہ ووٹرس سے انہیں بھی دور کر دیا۔ اس لیے ذات پات پر مبنی مردم شماری کے مطالبے کا رڈ بے اثر ہوگیا۔ کانگریس اس کا کوئی فائدہ تو نہیں اٹھا سکی کیونکہ ایک بڑے پسماندہ رہنما کے ساتھ اس کا سلوک آمیز تھا مگر نام نہاد اعلیٰ ذات کے ووٹرس ضرور اس سے دور ہو کر بی جے پی کی جھولی میں چلے گئے۔ کمل ناتھ نے کانگریس کی حالت کھایا پیا کچھ نہیں گلاس پھوڑا بارہ آنہ کی سی کر دی۔ راہل گاندھی ذاتی طور سے کمل ناتھ اور اشوک گہلوت کے مقابلے راجیش پائلٹ اور جیوتر ودتیہ سے زیادہ قریب ہیں مگر کانگریس کی روایت کے مطابق ان کی بزرگی کو ڈھونا پڑتا تھا۔ ان نتائج کے بعد کمل ناتھ اور اشوک گہلوت کو سبکدوش کر کے مارگ درشک منڈل میں بھیج دینے سے تنظیم کو مضبوط ہو جائے گی۔ یہ لوگ اب پارٹی پر بوجھ بن چکے ہیں اور ان سے نجات حاصل کر لینا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

کانگریس کے ان رہنماؤں نے انڈیا نامی محاذ کے ساتھ ایسا برا سلوک کیا کہ نتیش کمار سے جب اس سے متعلق پوچھا گیا تو وہ بولے کانگریس فی الحال الیکشن لڑنے میں مصروف ہے اور جب اسے فرصت ملے گی تو بات آگے بڑھے گی۔ نتیش کمار نے مدھیہ پردیش میں خود اپنی پارٹی کے دس امیدواروں کو ٹکٹ دے کر کانگریس کا نقصان کیا۔ اس میں ان کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ کانگریس نے جب خود اپنے عمل سے یہ کہہ دیا کہ انڈیا نامی محاذ کو صوبائی انتخاب سے کو لینا دینا نہیں ہے تو وہ اپنے امیدوار کھڑا کرنے میں آزاد ہوگئے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کانگریس کی اس شکست سے بی جے پی جس قدر خوش ہے اس سے زیادہ مسرت انڈیا محاذ کے اندر شامل علاقائی جماعتوں کو ہے کیونکہ اگر تقدیر سے کانگریس جیت جاتی تو اس کی دلچسپی 'انڈیا' محاذ سے بالکل ہی ختم ہو جاتی اور وہ اپنی من مانی ان پر تھوپنے لگتی۔ اس طرح بعید نہیں کہ یہ متبادل ٹوٹ پھوٹ کر بکھر جاتا۔ وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے کمل ناتھ اور اشوک گہلوت اس کو مضبوط کرنے کے بجائے منتشر کر دیتے لیکن اب راہل گاندھی ان کی سننے کے لیے مجبور نہیں ہیں۔

راجستھان کے وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے ریاستی اسمبلی انتخاب میں شکست کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ "میں کہتا رہا ہوں کہ عوام سب سے اہم ہیں۔ اسمبلی انتخاب کا نتیجہ حیرت انگیز ہے۔ کانگریس امید کر رہی تھی کہ عوام کا مینڈیٹ اس کے حق میں ہوگا لیکن ہم ریزلٹ کو عاجزی کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ ہم نئی حکومت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے لیے کام کرے گی۔" یہ اچھا بیان ہے لیکن اس کے بعد انہیں پارٹی کی کمان نئی نسل کے حوالے کر کے عملی سیاست سے کنارہ کش ہو جانا چاہیے۔ کمل ناتھ نے بھی کہا کہ وہ انتخابات میں خامیوں کا جائزہ لیں گے اور ہارنے و جیتنے والے امیدواروں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ یہ گفتگو اگر وہ انتخابی مہم کے دوران کرتے تو اچھا تھا۔ اب ان کی اور پارٹی کی بھلائی اس میں ہے کہ وہ خود سیاست چھوڑ دیں ورنہ راہل انہیں گھر بھیج دیں گے۔

تلنگانہ کے اندر اپنے حلیف بی آر ایس کی ناکامی کے باوجود اتحاد المسلمین کا قلعہ محفوظ رہا اور وہ اپنی روایتی ساتوں نشستوں پر کامیاب ہوئی اس لیے خصوصی مبارکباد کی مستحق ہے۔ ایم آئی ایم جس طرح تلنگانہ میں اپنے حلقۂ اثر پر توجہ دے کر کامیابی درج کراتی ہے یہی حکمت عملی اسے ملک بھر میں اختیار کرنی چاہیے۔ تلنگانہ میں کاماریڈی ایک ایسا حلقۂ انتخاب تھا جہاں وزیر اعلیٰ کے سی آر اور ان کو چیلنج کرنے والے کانگریس کے صوبائی صدر ریونتھ ریڈی آمنے سامنے تھے۔ ان کی لڑائی کا فائدہ اٹھا کر بی جے پی کے مقامی امیدوار وینکٹا رمنا ریڈی نے دونوں کو شکست دے دی۔ ویسے وہ دونوں بالترتیب گجویل اور کوڈنگل سے کامیاب ہو کر اسمبلی میں آگئے۔ سبھی سیاسی گھاٹ کا پانی پی کر کانگریس میں آنے والے جیونتھ ریڈی وزارت اعلیٰ کے سب سے طاقتور دعویدار ہیں۔ انہوں نے نتائج کے بعد کہا کہ پارٹی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ انہوں نے جمہوریت کی بحالی پر عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی ان کی امنگوں پر پورا اترے گی۔

جیونتھ نے بی آر ایس رہنما کے ٹی آر کی مبارکباد کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے اتحادیوں سی پی آئی اور تلنگانہ جن سمیتی سے تعاون کی اپیل کی نیز پرگتی بھون کا نام بدل کر بابا صاحب امبیڈکر پرجا بھون رکھنے کا اعلان کر دیا۔ اس طرح یہ بات ثابت ہوگئی کہ بی جے پی کو جنوبی ہندوستان سے نکال باہر کرنے کی خاطر کانگریس کی دیگر جماعتوں کو ساتھ لینے کی حکمت عملی کام آئی۔ شمالی ہند میں اس کی کمی نے مسائل پیدا کیے۔ راہل گاندھی نے تلنگانہ کے سبھی کارکنان کو ان کی محنت اور حمایت کا دل سے شکریہ ادا کرنے سے قبل مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور راجستھان کے نتائج کو عاجزی کے ساتھ قبول کرتے ہوئے کہا کہ "نظریات کی جنگ جاری رہے گی۔" مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں یہ بات ثابت ہوگئی نرم ہندوتو کانگریس کے کسی کام نہیں آتا۔ نظریاتی جنگ میں کامیابی کے لیے ملک ارجن کھڑگے کو پارٹی کے اندر تطہیر کی خاطر جرأتمندانہ فیصلے کر کے فاسد رہنماؤں کو پارٹی سے نکال پھینکنا ہوگا ورنہ وہ خود اپنے ساتھ حزب اختلاف کے محاذ انڈیا کو لے ڈوبیں گے۔

☆☆☆

نیدرلینڈز کا نیا وزیر اعظم ایک مسلم مخالف شخص بنے گا

اسد مرزا

گزشتہ ہفتے، بدنام زمانہ ڈچ اسلام مخالف سیاست دان گیرٹ وائلڈرز نے ایک ایسے انتخابات کے بعد، جس میں ان کی پارٹی نے سب سے زیادہ نشستیں حاصل کی تھیں، بالآخر ہالینڈ کے وزیر اعظم بننے کا عہد کیا۔ وائلڈرز نے X پر عہد کیا: "میں وزیر اعظم بنوں گا۔" X پر ایک طویل پوسٹ میں، اس نے اپنی فریڈم پارٹی (PVV) کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے دیگر جماعتوں کی جانب سے ظاہری عدم رضامندی پر مایوسی کا اظہار کیا، وائلڈرز نے کہا کہ اگر اقتدار حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوا تو وہ اپنے موقف کو "اعتدال پسند" بنائیں گے۔ اگرچہ وائلڈرز کی پارٹی نے 22 نومبر کو امیگریشن مخالف بیانیہ پر ہونے والے انتخابات میں حریفوں سے بہت زیادہ اچھی کارکردگی دکھائی، لیکن اس کی پارٹی نے ڈچ پارلیمنٹ میں صرف 37 نشستیں حاصل کیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے حکومت بنانے کے لیے کم از کم دو اور معتدل جماعتوں کے ساتھ تعاون کرنا پڑے گا۔

قبل ازیں، نگراں وزیر اعظم مارک روٹے کی قدامت پسند VVD پارٹی، جو امیگریشن پر وائلڈرز کے بہت سے خیالات کا اشتراک کرتی ہے، نے کہا کہ وہ ان کے ساتھ کابینہ میں حصہ نہیں لے گی۔ تاہم VVD کے نئے رہنما، دلان یسیلگوز نے وائلڈرز کی زیر قیادت حکومت کو بیرونی حمایت کی پیشکش کو مسترد نہیں کیا۔ پیٹر اومٹزگٹ، جو سنٹرسٹ ریفارم این ایس سی پارٹی کی قیادت کرتے ہیں اور انہیں وائلڈرز کی حکومت میں ممکنہ شراکت دار کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے، نے کہا ہے کہ غالباً ایسی بازو کے انتہائی مواقف کی وجہ سے وائلڈرز کو تعاون دینا مشکل ہو سکتا ہے کیونکہ ان کے بعض موقف مذہب کی آزادی پر ڈچ کے آئینی تحفظات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

وائلڈرز کا اسلام مخالف موقف

Geert Wilders اپنی بنیاد پرست اور امیگریشن مخالف اور اسلام فوبک سیاست کے لیے جانا جاتا ہے۔ 2007 میں، ولڈرز نے ڈچ اخبار ڈی وو کسکرانٹ کو ایک خط بھیجا جس میں قرآن کو Mein Kampf کی طرح ایک "فاشسٹ کتاب" قرار دیا گیا۔ اخبار نے اس خط کو صفحہ اول پر شائع کیا، لیکن ساتھ ہی اپنے اداریہ میں تحریر کیا کہ پی وی وی لیڈر اس موازنہ کے ساتھ بہت آگے نکل گیا ہے، جو بہت سے لوگوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ اور ناگوار تھا۔ اس خط اور دیگر تبصروں کی وجہ سے وائلڈرز کے خلاف نفرت اور امتیازی سلوک کو ہوا دینے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ اس نے کسی غلط کام سے انکار کیا۔ 2011 میں، اسے بری کر دیا گیا اور اس کے تبصروں کو عوامی بحث کے تناظر میں قابل قبول قرار دیا گیا۔

برطانوی اخبار آبزرور کے ساتھ 2008 کے انٹرویو میں، وائلڈرز نے کہا کہ اسلام کوئی مذہب نہیں ہے۔ یہ ایک نظریہ ہے، ایک پسماندہ ثقافت کا نظریہ۔ اسی وقت اس نے 'فتنہ' کے عنوان سے ایک مختصر فلم بنائی۔ جس میں اس نے ایک بار پھر قرآن پاک کو "فاشسٹ کتاب" کے طور پر تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور 11 ستمبر کے حملوں کی تصاویر کو اسلامی مقدس کتاب کے اقتباسات کے ساتھ جوڑا۔ فلم کو انٹرنیٹ پر دکھایا گیا جس پر مسلم دنیا میں پرتشدد مظاہروں کی شروعات ہوئی۔ فروری 2009 میں، وائلڈرز کو فلم کی نمائش کے لیے برطانیہ میں داخلے سے اس بنیاد پر روک دیا گیا کہ اس کی برطانیہ میں موجودگی امن عامہ کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ وائلڈرز نے "ہیڈرگ" کا لفظ مسلم خواتین کے پہننے والے اسکارف/حجاب کو بیان کرنے کے لیے ایجاد کیا ہے۔ ستمبر 2009 میں نیدرلینڈز کے سالانہ سیاسی مباحثے میں، وائلڈرز نے سر کے اسکارف پر €1,000 کا سالانہ ٹیکس تجویز کیا۔ ہیڈ اسکارف کے بارے میں اس کی پوزیشن، اور ترکی کے یورپ سے الحاق پر بات چیت نے اسے پیپلز پارٹی فار فریڈم اینڈ ڈیموکریسی (VVD) سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور کیا اور 2005 میں اس نے PVV، یا "پارٹی فار فریڈم" قائم کی۔

امیگریشن کے بارے میں، وائلڈرز نے قوانین کی کمی کی طرف اشارہ کیا ہے اور اسے مراکش کے لوگوں کے ساتھ جوڑ دیا ہے، جن کو وہ نیدرلینڈز کی طرف ہجرت کرنے والے "غلیظ" کے طور پر بیان کرتا ہے اور اس نے 2014 میں دی ہیگ میں ایک تقریر کرتے ہوئے اس نے مہاجرین کی مذمت کی تھی۔ اس تقریر کو بالآخر ایک قوم کی توہین کے معاملے میں غیر قانونی امتیاز قرار دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں وائلڈرز کا مجرمانہ ریکارڈ بن گیا لیکن اسے امتیازی سلوک پر اکسانے سے بری کر دیا گیا اور اسے کوئی دوسری سزا بھی نہیں دی گئی، جبکہ اس مقدمے میں وائلڈرز کے خلاف 2005 سے لے کر 2011 تک غیر جمہوری بیانات دینے یا عوام کو بھڑکانے سمیت دیگر الزامات شامل تھے۔ انتخابات کے دوران ولڈرز نے ڈچ جمہوریت کی بھی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس جعلی ڈچ پارلیمنٹ اور عام لوگوں کے درمیان بہت زیادہ خلیج ہے۔ 2015 کے بجٹ کے مباحثوں میں بات کرتے ہوئے، وائلڈرز نے سرحدوں کی بندش کے لیے دلیل دی تھی اور ڈچ جمہوریت پر سوال اٹھایا تھا کیونکہ اس کے زیادہ تر اراکین پارلیمان اس سے متفق نہیں تھے۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ نیدرلینڈز بھی برطانیہ کی طرح یورپی یونین سے باہر ہو جائے۔ مزید برآں، وائلڈرز نے "بدعنوان فلسطینی اتھارٹی" کے گھر رام اللہ میں ڈچ نمائندگی کو بند کرنے کا بھی عہد کیا ہے۔ وہ اسرائیل کو مشرق وسطیٰ میں واحد حقیقی جمہوریت کے طور پر بیان کرتا ہے اور اپنے نیدرلینڈز میں اقتدار میں آنے کے بعد وہ اسرائیل کے ساتھ ڈچ تعلقات کو مضبوط بنانے کو یقینی بنانے اور ڈچ سفارت خانے کو یروشلم منتقل کرنے کا بھی حامی ہے۔ اور اگر واقعی میں وائلڈرز نیدرلینڈز کا نیا وزیر اعظم بن جاتا ہے جس میں شاید چند مہینے بھی لگ سکتے ہیں، تو یہ دائیں بازو کی ایک بڑی فتح ہوگی جو کہ مستقبل میں یورپ کا سیاسی منظرنامہ بدلنے میں کلیدی کردار بھی ادا کر سکتی ہے۔

مجموعی طور پر، ڈچ انتخابات مغربی یورپ میں دائیں بازو کے بڑھتے ہوئے اثرات کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ پچھلی دہائی میں یورپ کے بیشتر ملکوں میں انتہائی دائیں بازو کی سیاست کی حمایت میں اضافہ ہوا ہے۔ برادرز آف اٹلی کی جارجیا میلونی گزشتہ سال اقتدار میں آگئیں، مارین لی پین کی قیادت میں قومی ریلی 2022 کے فرانسیسی صدارتی انتخابات میں دوسرے نمبر پر آئی اور الٹرنیٹیو فار جرمنی پارٹی فی الحال دوسرے نمبر پر ہے۔ ان سب سے ظاہر ہے کہ اگر یوروپ میں دائیں بازو کی بڑھتی ہوئی مقبولیت پر قدغن نہیں لگایا گیا تو یہ زیادہ تر ملکوں میں جمہوریت کے خلاف کوئی نیا فاشسٹ طریقہ حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ یورپ کے زیادہ تر ملکوں میں غریب اور امیر کے درمیان معاشی خلیج بڑھتی چلی جا رہی ہے اور جمہوریت سے بدظن عوام کو یہی لگتا ہے کہ شاید دائیں بازو کی جماعتیں ان کے حق میں کچھ بہتر کر سکیں جبکہ حقیقت اس کے بالکل برخلاف ہے۔

اس کے علاوہ زیادہ تر سیاسی تجزیہ کاروں کی رائے ہے کہ جس طریقے سے یوروپی ممالک میں جمہوری ادارے اپنا کام کر رہے ہیں وہ بظاہر عوام تک زیادہ تر بنیادی سہولیات ایک فعال طریقے سے اور کم نرخوں پر دستیاب کرانے میں ناکام رہے ہیں۔ اور عوام کی جمہوری اداروں سے بڑھتی ہوئی ذہنی دوری دائیں بازو کی جماعتوں کو آگے بڑھنے کے لیے راہ ہموار کراتی ہے جس کے نتیجے میں یا تو وہ ملک فاشسٹ نظریہ کا حامی ہو جاتا ہے یا پھر وہاں پر غیر قانونیت اور غیر جمہوری نظریات حاوی ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا ہی چلتا رہا تو پھر وہ وقت دور نہیں ہے کہ یورپ سے نکل کر ایک بار پھر کوئی فاشسٹ رہنما پوری دنیا کو اپنے قبضے میں کرنے کے لیے تیسری عالمی جنگ کا اعلان کر دے۔

(www.asadmirza.in)

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مختلف ممالک کی جنگوں کے بیچ قطر کے ثالثی کردار کی اہمیت

محمد عباس دھالیوال

قطر مغربی ایشیا کا ایک عربی ملک ہے جو جزیرہ نمائے عرب کے جزیرہ نمائے قطر میں واقع ہے۔ یہ ایک خود مختار ریاست ہے مگر اس بات پر اختلاف ہے کہ آیا یہ دستوری بادشاہت ہے یا مطلق العنان بادشاہت ہے۔ اس کی زمینی سرحد خلیج فارس اور خلیج بحرین سے ملتی ہیں۔ خلیج فارس قطر کو بحرین سے الگ کرتا ہے۔

قطر کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ قطر گزشتہ دنوں اس وقت بھی دنیا بھر میں منظر عام پر آیا جب یہاں فٹ-بال کا ورلڈ کپ ہوا تھا۔

جہاں تک قطر کی دیگر صفات و خصوصیات کا تعلق ہے۔ جو اس چھوٹے جزیرہ نما عرب ملک دوسرے ملکوں سے الگ منفرد پہچان دیتی ہیں تو بتاتے چلیں قطر دنیا کا سب سے زیادہ فی کس آمدنی اور فہرست ممالک بلحاظ فی کس خام ملکی پیداوار (مساوی قوت خرید) والا ملک ہے۔ قطر عالمی بینک اعلیٰ آمدن معیشت والا ملک ہے اس کے ساتھ ہی قطر دنیا کا تیسرا قدرتی گیس کا ثابت شدہ ذخائر والا ملک بھی ہے قطر ہر آل ثانی کی حکومت ہے۔

20ویں صدی میں سلطنت عثمانیہ کے بعد قطر سلطنت برطانیہ کا حصہ بنا اور 1971ء میں آزادی حاصل کی۔ 2003ء میں آئین قطر کو ٪98 کی اکثریت کے ساتھ منظوری ملی۔ 21ویں صدی میں عرب دنیا کی اہم طاقت بن کر ابھرا۔ اس کا الجزیرہ میڈیا نیٹورک دنیا بھی میں اپنے معیار، مالیات اور ترقی کے لیے مشہور ہے۔

قطر مغربی ایشیا کا ایک عربی ملک ہے جو جزیرہ نمائے عرب کے جزیرہ نمائے قطر میں واقع ہے۔ یہ ایک خود مختار ریاست ہے مگر اس بات پر اختلاف ہے کہ آیا یہ دستوری بادشاہت ہے یا مطلق العنان بادشاہت ہے۔ اس کی زمینی سرحد خلیج فارس اور خلیج بحرین سے ملتی ہیں۔ خلیج فارس قطر کو بحرین سے الگ کرتا ہے۔

قطر کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ قطر گزشتہ دنوں اس وقت بھی دنیا بھر میں منظر عام پر آیا جب یہاں فٹ-بال کا ورلڈ کپ ہوا تھا۔

جہاں تک قطر کی دیگر صفات و خصوصیات کا تعلق ہے۔ جو اس چھوٹے جزیرہ نما عرب ملک دوسرے ملکوں سے الگ منفرد پہچان دیتی ہیں تو بتاتے چلیں قطر دنیا کا سب سے زیادہ فی کس آمدنی اور فہرست ممالک بلحاظ فی کس خام ملکی پیداوار (مساوی قوت خرید) والا ملک ہے۔ قطر عالمی بینک اعلیٰ آمدن معیشت والا ملک ہے اس کے ساتھ ہی قطر دنیا کا تیسرا قدرتی گیس کا ثابت شدہ ذخائر والا ملک بھی ہے قطر ہر آل ثانی کی حکومت ہے۔

20ویں صدی میں سلطنت عثمانیہ کے بعد قطر سلطنت برطانیہ کا حصہ بنا اور 1971ء میں آزادی حاصل کی۔ 2003ء میں آئین قطر کو 98 کی اکثریت کے ساتھ منظوری ملی۔ 21ویں صدی میں عرب دنیا کی اہم طاقت بن کر ابھرا۔ اس کا الجزیرہ میڈیا نیٹورک دنیا بھی میں اپنے معیار، مالیات اور ترقی کے لیے مشہور ہے۔

موجودہ وقت میں جبکہ اسرائیل وحماس کے درمیان گھمسان کا جنگ چل رہا تھا تو ایسے میں اسرائیل اور حماس کے مابین ثالثی کے کردار ادا کرنے والے ملک قطر نے تصدیق کی ہے اور غزہ میں کچھ دنوں کے لئے عارضی جنگ بندی کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ماہرین کے مطابق اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی قطر کی ثالثی ہی کے باعث ممکن ہو پائی تھی۔ یہاں بتاتے چلیں کہ یہ پہلا ایسا موقع نہیں ہے کہ قطر نے کسی بڑے تنازع میں ثالثی کردار ادا کیا ہے۔ بلکہ یہ چھوٹا سا ملک گذشتہ دو عشروں سے ایشیا اور افریقہ میں ہونے والے تنازعات میں ثالثی کردار ادا کرتا آ رہا ہے۔

اگر اس کے ثالثی کردار کی اہمیت کا مطالعہ کریں تو اس سے قبل قطر نے سنہ 2008 میں یمنی حکومت اور حوثی باغیوں کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کیا تھا یہ الگ بات ہے کہ اس کے بعد یمن کی لڑائی میں شدت آئی اور اب بھی کسی نہ کسی انداز میں یہ لڑائی جاری ہے۔

اسی کے علاوہ قطر نے لبنان کے متحارب گروہوں کے درمیان ہونے والے مذاکرات میں بھی ثالثی کی تھی جس کے بعد 2009 میں لبنان میں اتحادی حکومت قائم ہوئی۔ جبکہ 2009 میں ہی سوڈان اور چاڈ کے درمیان باغیوں کے مسئلے پر مذاکرات بھی قطر کی ثالثی میں ہوئے۔

اس کے ساتھ ساتھ 2011 میں سوڈانی حکومت اور باغی گروہ لبریشن اینڈ جسٹس موومنٹ کے درمیان بھی قطر نے 'دارفور معاہدہ' کروایا جسے 'دوحہ معاہدہ' بھی کہا جاتا ہے۔

اس کے بعد 2012 میں حماس اور فتح گروہوں کے درمیان بھی صلح اور عبوری حکومت کے ڈھانچے پر معاہدہ کرانے میں قطر کا بڑا ہاتھ تھا اور اس معاہدے پر دستخط بھی دوحہ میں ہی ہوئے لیکن جس ثالثی کا آج کل سب سے زیادہ ذکر ہو رہا ہے۔

یہاں بتاتے چلیں کہ اسرائیل اور حماس میں ثالثی سے قبل قطر نے طالبان اور امریکہ کے درمیان افغانستان سے انخلا کا معاہدہ بھی اپنی ثالثی کے ذریعے کروایا تھا جس کے نتیجے میں افغانستان میں دو دہائیوں سے چل رہی جنگ کا خاتمہ ہوا تھا۔

ایک رپورٹ میں عالمی امور کی ماہر ڈاکٹر ہما بقائی کے مطابق قطر ایک ایسا ملک ہے جو سنی اور شیعوں دونوں سے بات کر سکتا ہے۔ 'قطر سعودی عرب سے بات کر سکتا ہے، امریکہ اور اسرائیل سے بھی کر سکتا ہے حتیٰ کہ نان سٹیٹ ایکٹرز سے بھی بات کر سکتا ہے۔'

انھوں نے مزید کہا کہ قطر نے اپنی ایک ایسی پوزیشن بنائی ہے کہ وہ ہمیشہ امن کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور دنیا کو بھی قطر کو اسی نظر سے دیکھنا چاہیے۔

جبکہ ایک دیگر صحافی خدائے نور ناصر کا کہنا ہے کہ قطر کے موجودہ حکمران شیخ تمیم بن حماد الثانی کی کوشش ہے کہ وہ نہ صرف خطے میں ثالث کا کردار ادا کریں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اپنا کردار ادا کریں۔ خدائے نور کے مطابق ثالثی کی کوششوں کے سلسلے میں قطر کو امریکہ کی آشیر باد حاصل ہے۔

قطر امریکہ کا قریبی اتحادی ہے اور قطری دارالحکومت دوحہ میں سینٹکوم یا سینٹرل کمانڈ کا ہیڈ کوارٹر بننے کے بعد مشرق وسطیٰ میں سب سے بڑے امریکی اڈے کا قیام ہوا جہاں ہزاروں کی تعداد میں امریکی فوجی رہ رہے ہیں۔

ماہرین کی مانیں تو مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے علاوہ قطر امریکہ کا سب سے بڑا دوست ہے جس کا مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک جیسا کہ سعودی عرب، کویت، عمان، اور متحدہ عرب امارات نہیں کر سکتے تھے۔

سعودی قیادت میں گلف کوآپریٹو کونسل کا رکن ہونے کے باوجود قطر کے ایران کے ساتھ تعلقات کبھی متاثر نہیں ہوئے جبکہ اس کے حماس اور اخوان المسلمین کے ساتھ بھی نظریاتی تعلقات ہیں۔

ثالثی کی انھی کاوشوں کے بیچ ماضی میں قطر ایسی تنظیموں کے رہنماؤں کی میزبانی بھی کرتا رہا ہے جنھیں امریکہ اور یورپی ممالک دہشتگرد تنظیمیں گردانتے ہیں۔

یہاں دلچسپ امر یہ ہے کہ جہاں قطر غزہ کو مالی امداد فراہم کرتا ہے وہیں وہ دوحہ میں حماس کے سیاسی رہنماؤں کی میزبانی بھی کرتا ہے ایک طرح سے بالکل ویسے ہی جیسا اس نے افغان طالبان کے لیے کیا تھا۔ جبکہ دوسری طرف بھلے ہی قطر کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں ہیں، لیکن باضابطہ تجارتی اور ثقافتی رابطے ضرور ہیں۔

کل ملا کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ قطر نے اتنی قلیل مدت میں جو دنیا بھر میں اپنی ایک منفرد و بلند و بالا پہچان بنائی ہے یقیناً اس میں وہ اپنی مثال آپ ہے۔

ضلع ملیر کوٹلہ پنجاب
abbasdhaliwal72@gmail.com

بچوں کے مستقبل پر موجودہ ماحول کا اثر

مولانا محمد نعمان رضا علیمی بنارس

تربیت ایک احسن عمل ہے مگر اس سے پہلے ضرورت ہوتی ہے نئی نسل کو منفی محرکات اور منفی ماحول سے بچانے کی۔ اس کی مثال اس طرح دی جا سکتی ہے کہ ایک شخص ہے جو اپنے بچوں کو ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین کرتا ہے مگر اس سے پہلے اس کیلئے ضروری ہوگا کہ انہیں جھوٹ کے ماحول سے بچائے۔ اس کیلئے اس شخص پر لازم ہوگا کہ بچوں کے سامنے جھوٹ نہ بولے، خواہ مجبوراً ہی بولنے کی نوبت آئے، نہ ہی کسی اور کو اس کی اجازت دے کیونکہ بچے گھر اور اطراف کے ماحول سے جتنا سیکھتے ہیں اُتنا کہیں اور سے نہیں سیکھتے۔

چٹ پٹی مرچ مصالحے والی چیزوں سے نظام بگڑ جائے گا، بدتمیزی، لڑائی، بداخلاقی جیسی معاشرتی برائی جنم لے گی۔ انہی چیزوں کے دلدادہ آخر بے قرار بچے ناسمجھ ہیں، ہم خود سمجھدار ہیں، ہم خود ہی ان کو زہریلا بناتے ہیں پھر شکوہ کرتے ہیں۔

اس نفسا نفسی اور مادہ پرستی کے دور میں ہر طرف برائیاں اور جرائم جنم لے رہے ہیں، معاشرتی اور اخلاقی برائیاں وبا کی شکل اختیار کر گئی ہیں۔ اب صرف موجودہ ماحول ہی کیا بچوں پر آب و ہوا اور مٹی و علاقہ کے اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں نیز خورد و نوش اور ستر و لباس پر بھی علاقہ اور آب و ہوا کے آثار نظر آتے ہیں۔

دور حاضر میں اچھی تربیت اور اس سے پہلے محفوظ ماحول بہت بڑا مسئلہ ہے۔ بچوں کو محفوظ ماحول اس لئے میسر نہیں ہے کہ سماج میں ہر طرف جھوٹ بکھرا ہوا ہے، بعض لوگ سچ بولنے کی اہمیت اور افادیت سے واقف ہونے کے باوجود عادتاً جھوٹ بولتے ہیں، یہی نہیں سماج میں غیبت ہے، مکر و فریب ہے، انتشار ہے، جھگڑا فساد ہے، ایک دوسرے کی عادت بن چکی ہے، ایک دوسرے کو کمتر سمجھنے کی ذہنیت ہے، دوسروں پر مادی سبقت لے جانے کا عام رجحان ہے، دکھاوا ہے، رشتوں کی ناقدری ہے، بزرگوں کے ادب کا فقدان ہے اور ایسے ہی کئی دوسرے رجحانات ہیں جو اب اس حد تک غالب آ چکے ہیں کہ سچ کو تلاش کرنا پڑتا ہے اور اخلاص کو ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ شرافت، پاکیزگی، دیانت، امانت، نرمی، خوش خلقی، ادب و احترام، سچائی اپنانے پر کوئی دشمن نہیں روک رہا۔ اسی طرح مسواک کی جگہ برش پیسٹ کا استعمال بچوں کے ریڈی میڈ تصویروں والے لباس بے حیائی بے پردگی فیشن عیش پرستی اپنے ہی ماحول کی پیداوار ہیں، یہی کیا کم ہے کہ اب بچوں کو موبائل اور انٹرنیٹ کے منفی استعمال سے بچانا بھی ہے۔ یہ آلہ ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کا صحیح استعمال کیا جائے تو رحمت ہے، غلط استعمال کیا جائے تو زحمت ہی زحمت ہے۔ بچوں کو موبائل کا تحفہ دینے والے والدین چوبیس گھنٹے تو اُن کے پاس بیٹھ کر اُن کی نگرانی نہیں کر سکتے۔ جو بچے آٹھویں، نویں دسویں میں ہوتے ہیں اُن کی پڑھائی لکھائی سے متعلق بہت سا مواد انہیں موبائل پر ہی ملتا ہے۔ اب ایسے حالات میں نہ تو بچوں کو موبائل سے روکا جا سکتا ہے اور نہ موبائل میں جھونکا جا سکتا ہے۔ یہ عجب حالات ہے جس نے ذمہ دار والدین کو مجبور محض بنا دیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے بچوں کیلئے منفی ماحول کے دروازے اس طرح بند کردے کہ کوئی ایک بیرونی جھونکا بھی گھر میں داخل نہ ہو تب بھی وہ انہیں موبائل کے "رازدارانہ جھونکوں" سے کیسے بچا سکے گا جو اندر ہی اندر چلتے ہیں اور دکھائی نہیں دیتے؟ بچے ان جھونکوں کا کیا، کیسا اور کتنا اثر قبول کر رہے ہیں یہ بھی ظاہر نہیں ہو پاتا، اسی لئے ہم نے کہا کہ اچھی تربیت بہت اچھا عمل ہے مگر یہ بھی کارگر ہوگا جب محفوظ ماحول بچوں کو فراہم کیا جائے۔

ظاہر ہے کہ موجودہ دور میں پہلا کام اتنا مشکل نہیں ہے کہ جتنا کہ دوسرا کام ہے مگر یہی والدین کی آزمائش بھی ہے۔ بچوں کے محفوظ مستقبل کیلئے انہیں نہایت کم عمری سے محفوظ ماحول فراہم کرنا از حد ضروری ہو گیا ہے۔ یہ دو دھاری تلوار ہے جس پر سے والدین کو گزرنا ہے اور صرف گزرنا ہی نہیں ہے بلکہ سلامتی کے ساتھ گزرنا ہے تاکہ بچے پڑھیں لکھیں سیکھیں تعلیم اور تربیت کی مختلف منازل طے کریں اور محفوظ مستقبل کی طرف قدم بڑھائیں محفوظ ماحول کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ انہیں جھوٹ، فتنہ، غیبت، مکر و فریب اور تشدد کے ماحول سے جس حد تک بچایا جا سکتا ہو، بچایا جائے اور بار بار ضروری تلقین کی جائے۔ اگر والدین اچھے اور مہنگے اسکول میں داخل کر کے یہ سمجھ لیں کہ اُن کے بچوں کا مستقبل محفوظ ہو گیا ہے تو یہ خود فریبی ہوگی کیونکہ محفوظ مستقبل مشروط ہے محفوظ ماحول سے۔ دور حاضر میں والدین کی ذمہ داری کافی بڑھ گئی ہے، کاش وہ اس کا ادراک کریں!

تبصرہ............تبصرہ............تبصرہ............تبصرہ

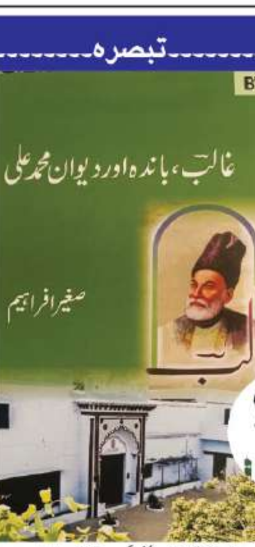

غالب، باندہ اور دیوان محمد علی

مصنف: پروفیسر صغیر افرا ہیم
ناشر: براؤن بک پبلی کیشنز، نئی دہلی-110025
سال اشاعت: 2021ء
ضخامت: 160 صفحات
قیمت: 400 روپے
ملنے کا پتا: براؤن بکس، نزد بلا ننڈ اسکول، قلعہ روڈ، شمشاد مارکیٹ علی گڑھ-202001

تبصرہ نگار: داؤد احمد
8423961475

زیر تبصرہ کتاب "غالب، باندہ اور دیوان محمد علی" اردو کے معروف ادیب و ناقد، فکشن نگار اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ اردو پروفیسر صغیر افراہیم کی تازہ ترین تصنیف ہے جس میں انھوں نے غالب کے سفر کلکتہ کے دوران باندہ میں قیام اور ان کے ایک ایسے مکتوب الیہ دیوان محمد علی کا تفصیلی ذکر مستند تحقیقی شواہد کے ساتھ پیش کیا ہے جن سے متعلق اطلاعات کا افسوس ناک حد تک فقدان ہے۔ یہ کتاب پروفیسر صغیر افراہیم کا وہ اچھوتا کارنامہ ہے جس نے غالب شناسی میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے اور غالب کے مکتوب الیہ دیوان محمد علی کے بارے میں بھی کسی نہ کسی زاویہ سے آگاہی دی اور مخفی باتیں بتائی ہیں۔ ۲۰۲۱ء میں منظر عام پر آئی اس کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً دو صدیوں سے زائد وقت گزر جانے کے بعد بھی غالب شناسی کا عمل آج بھی تر و تازہ ہے۔ پروفیسر صغیر افراہیم صاحب کتاب کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے پیش لفظ کے تحت رقمطراز ہیں:

"خاکسار نے سب سے پہلے غالب کے باندہ تک پہنچنے کی مکمل تفصیل کو اس کتاب میں شامل کر کے مکمل روداد سفر کی شکل دینے کی کوشش کی ہے۔ دوئم یہ کہ وہ محترم شخصیت جو نواب باندہ اور غالب دونوں کو عزیز تھی، ان کی شخصیت اور نسل در نسل غالب سے انسیت کی روداد رقم کی ہے اور حقائق و شواہد سے یہ واضح کرنے کا جتن کیا ہے کہ دیوان محمد علی کے نام محض تین ساڑھے تین سال میں لکھے گئے تین درجن سے زائد خطوط نہ صرف تاریخی حیثیت کے ہیں بلکہ اس دور کے شعری منظر نامے کے بھی رہین منت ہیں۔" (صفحہ ۳۴، ۳۵)

زیر تبصرہ کتاب گیارہ مختصر ابواب پر مشتمل ہے جس میں "خطۂ بندیل کھنڈ کا مرکزی محور 'باندہ'"، "غالب کے سفر کلکتہ کے اسباب و علل"، "غالب: آمد باندہ اور انتخاب راہ"، "غالب کے اہم ممدوح الیہ۔ دیوان محمد علی: آثار و کوائف"، "غالب کے غیر معروف مکتوب الیہ کے دستیاب خطوط (پنج آہنگ تا نامہ ہائے فارسی غالب)"، "مکتوبات غالب بنام محمد علی: معروضی مطالعہ"، "باندہ کے تعلق سے غالب کا شعری سرمایہ"، "یادوں کی بازیافت: باندہ، غالب اور متعلقین"، "سید اکبر علی ترمزی کی غالب پسندی"، "غالب شناس: لطیف الزماں" اور "غالب کے فارسی مکتوبات کا شیدائی۔ پرتو روہیلہ" جیسے عناوین شامل کتاب ہیں۔

کتاب میں درج گیارہ عناوین کے تحت مصنف نے مختلف نکات پر تحقیقی نظر ڈالی ہے اور بہت قیمتی معلومات یکجا کی ہیں۔ پہلے عنوان کے تحت بندیل کھنڈ کے مرکزی علاقہ باندہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس خطے کی تاریخی، تہذیبی و ثقافتی اور جغرافیائی صورت حال سے بحث کی گئی ہے بالخصوص ان شواہد کو پیش کیا گیا ہے جو غالب اور باندہ کے رشتہ خاص کو پیش کر رہے ہیں۔ دراصل مذکورہ کتاب کا نیا زاویہ، نیا پہلو شہر باندہ اور باندہ میں مقیم رہے 'دیوان محمد علی' ہیں جس نے محقق کو متحرک العمل کیا ہے کہ غالب کی اب تک تحقیق میں "دیوان محمد علی" کے غالب سے مراسم اور رشتہ خاص سے آخر چشم پوشی کیوں برتی گئی؟ لہٰذا یہی وہ نکتہ ہے جس نے تحقیقی بصیرت کے ساتھ انھیں متحرک پیکر بنایا۔ اس بارے میں وہ خود رقمطراز ہیں:

"جب جب اس مسافت کے تعلق سے میں باندہ کے ذکر پر غور کرتا تو نہ جانے کیوں ذہن میں کئی سوالات ابھرنے لگتے۔ مثلاً باندہ سے مرزا کا کیا رشتہ اور رابطہ تھا؟ وہ منزل سے مختلف راستے (off the way) پر کیوں گئے؟ سفر سے پہلے اور سفر کے بعد باندہ والوں سے ان کا کیا تعلق رہا؟ وہاں چھ ماہ کے قیام میں ان کی کیا مشغولیات رہیں؟ دوران قیام مہیا ہونے والے پرسکون ماحول میں غالب نے فارسی اور اردو نثر و نظم میں کیا خلق کیا؟ یہ وہ چھوٹے چھوٹے سوالات ہیں جنھوں نے تحیر و تجسس کو مہمیز کیا کہ دوران سفر کان پور اور لکھنؤ میں قیام کی تفصیل موجود ہے۔ الٰہ آباد، بنارس ان شہروں کی روداد اور تاثرات بالتفصیل دستیاب ہیں مگر جہاں چھ ماہ قیام کیا، وہاں کے شب و روز کی تفصیل سے ہم محروم کیوں ہیں؟"۔ (پیش لفظ: صفحہ ۳۱-۳۲)

دوسرے باب میں 'غالب کے سفر کلکتہ کے اسباب و علل' کے تحت پورے سفر میں جا بہ جا غالب کی داستان بکھری ہوئی ہے۔ غالب کا سفر کلکتہ اردو ادب میں بہت مشہور اور بہت اہمیت کا حامل ہے کہ یہ ہمارے ادبی، سماجی اور ثقافتی فروغ میں معاون ثابت ہوا ہے۔ کلکتہ کا ادبی معرکہ بجائے خود ان کی زندگی کا ایک اہم عنوان ہے۔ اگر یہ سفر در پیش نہ آتا تو دہلی، فیروز آباد، فرخ آباد، کانپور، لکھنؤ، باندہ، الٰہ آباد، بنارس اور پھر کلکتہ جیسے شہروں میں انھیں جانے کا اتفاق نہیں ہوتا۔ خاص کر کلکتہ جہاں ایک نئی دنیا اور سائنس کی جدید ترقیات و ایجادات کے مشاہدہ کا انھیں موقع ملا۔ غالب کے سفر کلکتہ کے دوران راستے میں ایک چھوٹی سی بستی باندہ میں غالب کے طویل قیام (تقریباً چھ ماہ) اور پھر اس قیام کی تفصیلات کو نئے سرے سے جاننے، پرکھنے اور سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

تیسرے باب میں 'غالب کے آمد باندہ اور انتخاب راہ' سے متعلق معلومات کو محمد اسماعیل پانی پتی، پروفیسر خلیق انجم اور صالحہ بیگم قریشی نے غالب اور باندے کی تفصیلات کو بڑے ہی عرق ریزی سے بیان کیا ہے جس کی پوری روداد قاری کے سامنے آ جاتی ہے۔ غالب کے باندہ آمد کی اصل وجہ ذوالفقار علی خان جیسے صاحب حیثیت سے ملاقات تھی تاکہ سفر اور علاج کے اخراجات میں مالی مدد ممکن ہو سکے۔ علاوہ ازیں غالب کی باندہ کے ایک ذی علم اور ذی ثروت دیوان محمد علی سے ملاقات دراصل اس سفر کے حاصلات میں ہے۔ لکھنؤ سے کلکتہ کے سفر میں اپنا جو وقت باندہ میں گزارا وہ کئی اعتبار سے یادگار کہا جا سکتا ہے۔

چوتھے باب کے تحت پروفیسر صغیر افراہیم نے غالب کے اہم ممدوح الیہ۔ دیوان محمد علی کی ابتدائی زندگی کے حالات، تعلیمی معاملات، ملازمتی سروکار، خاندانی کوائف کا ایک طویل خاکہ پیش کیا ہے اور ان کے نسل کے خاندانی اصحاب کی علمی، ادبی، دینی و اتحادی، سماجی اور سیاسی سرگرمیوں سے واقفیت بہم پہنچانے میں جو پہل کی ہے وہ نئی نسل خصوصاً قارئین کی معلومات میں مزید اضافے کا درجہ رکھتی ہے۔ غالب نے اپنے ممدوح الیہ کو ساڑھے تین برس کے عرصے میں ۳۷ خطوط لکھے تھے جو صرف غالب کی رسمی معاملہ بندی کے غماز نہیں ہیں بلکہ قدر افزائی اور احسان گراں باری کی مثال بھی ہیں۔ پروفیسر صغیر افراہیم نے دیوان محمد علی کی تحقیق میں جس باب کو کتابی سرخی بنایا ہے وہ تحقیق کی جزولاینفک ہے جس میں ان کے آثار و کوائف کو بہ تفصیل منظر عام پر لایا گیا ہے۔

پانچویں باب میں 'غالب کے غیر معروف مکتوب الیہ کے دستیاب خطوط' کے ذکر میں غالب کے شناسوں نے ان کے مکتوب پر تو سیر حاصل گفتگو کی ہے، لیکن بدقسمتی سے ان کے غیر معروف مکتوب الیہ دیوان محمد علی کے متعلق کسی نے تفصیلی معلومات درج نہیں کی ہے۔ حالانکہ ان کے نام غالب کے ۳۷ خطوط موجود ہیں جن سے ان کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ دیوان محمد علی کے نام غالب کے خطوط سب سے 'پنج آہنگ' میں نظر آتے ہیں۔ غالب نے دیوان محمد علی کو ۱۸۲۷ء سے ۱۸۳۱ء تک یعنی چار سال میں ۳۷ خطوط لکھے جو پرتو روہیلہ کے 'نامہ ہائے فارسی' میں ہیں۔ پرتو روہیلہ نے غالب کے تمام دستیاب فارسی خطوط کو اردو کا جامہ پہنایا اور غالب کے مکتوب الیہ کے بارے میں بھی کسی نہ کسی زاویہ سے آگاہی دی۔ دیوان محمد علی سے متعلق تفصیلات جمع کرنا آسان نہیں تھا مگر محقق موصوف نے تحقیقی جاں فشانی کا ثبوت دیتے ہوئے غالب کے ایک اہم مگر گمنام مکتوب الیہ کے بارے میں خاصی معلومات جمع کر دی ہیں۔

چھٹویں باب میں پروفیسر صغیر افراہیم نے ان مکتوبات کا معروضی مطالعہ پیش کیا ہے جو غالب نے دیوان محمد علی کو لکھے ہیں۔ اس اہم مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیوان محمد علی، غالب کے ایک ایسے ممدوح اور مکتوب الیہ ہیں جنھیں غالب نے محض تین ساڑھے تین برس کی قلیل مدت میں ۳۷ خط لکھے ہیں۔ پروفیسر صغیر افراہیم نے غالب کے نو دریافت خطوط سے غالب پر لگنے والی تہمت، احسان فراموش، مطلبی، موقع پرست ہونے کے خلاف جو دلائل پیش کیے اور جو نتائج نکالے ہیں وہ بھی اہم ہیں یعنی ان خطوط سے کہیں بھی ایسا نہیں لگتا کہ غالب منفی مزاج کی حامل شخصیت کا نام ہے بلکہ ہر خط ایک ایسے منکسر المزاج شخصیت کو پیش کرتا ہے جو بار احسان سے دبا جا رہا ہو۔

ساتویں باب کے تحت محقق نے باندہ کے تعلق سے غالب کے شعری سرمایہ کو یکجا کرنے میں بڑی باریک بینی سے ان شواہد و حقائق کو اور بھی واضح انداز میں پیش کرنے کا جتن کیا ہے جن پر محققین و ناقدین کی آراء میں اختلاف رائے کے معاملات سامنے آئے ہیں۔ موصوف نے ایک اچھا کام یہ بھی کیا ہے کہ باندہ کے تعلق سے غالب کا شعری سرمایہ ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اس میں فارسی اشعار زیادہ ہیں لیکن اردو غزلیں بھی شامل ہیں۔ باندہ کے منظر و پس منظر میں دوسرا احصان ان کے اردو کلام سے متعلق ہے۔ ان کی کچھ تحریر کردہ غزلیں جن پر بیشتر محققین متفق ہیں کہ یہ غزلیں قیام باندہ یا پھر سفر باندہ کی دین ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں
ہے گریباں ننگ پیراہن، جو دامن میں نہیں

☆

ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا
وہ اک گلدستہ ہے ہم بے خودوں کے طاق نسیاں کا

☆

ظلمت کدے میں میرے شب غم کا جوش ہے
اک شمع ہے دلیل سحر، سو خموش ہے

☆

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

غالب کی شاعری میں دل کی دھڑکنیں سنائی دیتی ہیں، ان کے اشعار انسانی رنج و راحت کا درماں بن جاتے ہیں۔ غالب کے کلام کی اسی جاذبیت نے بلا تفریق مذہب و ملت، ہر کس و ناکس کو اپنا گرویدہ بنایا ہے۔ یہی عظیم شاعر کا خصوص ہے۔ لہٰذا اس سبب سے آج بر سہا برس گزر جانے کے باوجود ان کے کلام کی معنویت مسلم ہے۔

آٹھواں اور نہایت مؤثر باب 'یادوں کی بازیافت: باندہ، غالب اور متعلقین' کے عنوان سے ہے۔ اس کے شروع میں پروفیسر صغیر افراہیم نے بزرگ خواتین کی کہانیاں سنانے کا ذکر کیا ہے۔ یہ تہذیب اس زمانے کے شرفاء کے گھروں میں عام تھی۔ بقلم خود محقق نے غالب کے تعلق سے کہانیاں سننے کا ذکر بھی کیا ہے جس کا مرکز و محور باندہ رہا ہے۔ یادوں کی بازیافت کے حوالے سے غالب کے متعلقین کا ذکر بڑے ہی خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے۔ جسے پڑھ کر ماضی کے گم گشتہ چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔

کتاب کے آخری تین باب (نو، دس اور گیارہ) ان محققین غالب سے عبارت ہیں جن کے اسمائے گرامی سید اکبر علی ترمزی، لطیف الزماں خاں اور پرتو روہیلہ ہیں۔ یہ وہ محققین ہیں جن کے تحقیقی انکشافات غالب شناسی میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ ان سے موصوف کو بھی خاصی مدد حاصل ہوئی ہے لیکن ایک سوال یہ ضرور قائم کیا کہ غالب کی زندگی، روداد سفر، پنشن، شاعری و نثر وغیرہ پر خوب گفتگو ہوئی لیکن اس مکتوب الیہ سے گریز کا پہلو کیوں برتا گیا جن کے لطف و کرم اور عنایت سے غالب نے طویل قیام باندہ کیا، زاد راہ کا انتظام ہوا اور غالب تازہ دم ہو کر کلکتے کے لیے روانہ ہوئے، نیز ۳۷ خطوط لکھ کر اسے مصائب و ابتلاء کے کڑے مرحلے سے آگاہ کیا اور اپنے فکری اکتسابات کو خطوط کے سانچے میں ڈھال کر ان کی نذر کیا۔ لہٰذا تحقیق حال کا مدار یہی نکتہ یعنی 'دیوان محمد علی' ہے۔ باندہ کے چھ ماہ کے حالات خصوصاً خطوط سے متعلق سب سے پہلے سید اکبر علی ترمزی نے تحقیق کی، ان کے بعد جناب لطیف الزماں خاں اور پھر پرتو روہیلہ نے کام کیا۔

ابھی تک پروفیسر صغیر افراہیم کو اردو ادب میں ماہر پریم چند پہچانا جاتا تھا لیکن ان کی تلاش و تحقیق بے تکان جانفشانی اور تاریخی ماخذات کی فراہمی نے غالب کے ناشنیدہ مکتوب الیہ 'دیوان محمد علی' کی دریافت میں اب انھیں غالب شناسی کی صف میں بھی لا کھڑا کر دیا ہے۔ تحقیق کے عمل میں کوئی بھی نتیجہ حرف آخر نہیں کہا جا سکتا۔ اس کتاب کی تکمیل کے بعد بھی غالب اور باندہ کے سلسلہ میں صغیر صاحب نے اپنی تلاش و جستجو جاری رکھی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب "غالب، باندہ اور دیوان محمد علی" اردو کے سرمائے میں ایک قیمتی اضافے کی حیثیت رکھتی ہے، اس کے لیے پروفیسر صغیر افراہیم صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ زبان و بیان کے علاوہ ظاہری اعتبار سے کتاب بہت ہی عمدہ اور پرکشش ہے۔ غالب کی تصویر کے ساتھ سرورق حد درجہ جاذب نظر اور خوبصورت ہے۔ موقع و محل کے اعتبار سے کتاب میں غالب، زماں خاندان کی گروپ تصویر، دیوان محمد علی کی نئی نسل کے وارث شیخ سعود الزماں (سعدی) مصنف کے ساتھ، دیوان محمد علی اور غالب کے نشست و برخواست کے کمرے، دیوان محمد علی کے گھر کا وہ اندرونی حصہ (غالب کی بیٹھک)، نواب ٹینک، نوابین باندہ: نواب علی بہادر اول، نواب شمشیر بہادر دوم، نواب ذوالفقار علی بہادر، نواب علی بہادر ثانی علی کی تصاویر نے کتاب کی جاذبیت میں اور اضافہ پیدا کر دیا ہے۔ کتاب کے دائیں فلیپ پر شمیم حنفی اور بائیں فلیپ پر حکیم سید ظل الرحمٰن کے قیمتی آراء پروفیسر صغیر افراہیم کی تحقیق کو سمجھنے کے لیے مفید ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کے بیک پیج پر محقق کی تصویر اور شافع قدوائی کی تحریر اس کی زینت کو بڑھا رہی ہے۔ کتاب میں ایک اہتمام یہ بھی ہے کہ ہر باب کے آخر میں حواشی کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز فہرست کتابیات سے مصنف کی کاوش اور مواد کے حصول میں ان کی تگ و دو کا اندازہ ہوتا ہے۔ بلاشبہ پروفیسر صغیر افراہیم اس عہد کے ایک عظیم محقق ہیں جن کی کتاب بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ ان کی یہ تحقیق غالب فہمی کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ قوی امید ہے کہ قارئین اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اہل علم کے مابین اس کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔

اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو فخر الدین علی احمد گورنمنٹ پی جی کالج محمود آباد، سیتاپور (یو۔پی) 261203

☆☆☆☆

مدھیہ پردیش: مودی لہر کا اثر

18 سال بعد بھی نہیں چھوڑا بھگوا کا ساتھ، 'ہاتھ' لگ بھگ صاف

بی جے پی کا ووٹ شیئر تقریباً 49 فیصد رہا جبکہ کانگریس کو تقریباً 40 فیصد ووٹ ملے، بھاجپا نے مدھیہ پردیش میں نئی حکمت عملی کے تحت ریاست میں تین مرکزی وزیروں سمیت سات ممبران پارلیمنٹ کو میدان میں اتارا تھا

بھوپال، 4 دسمبر (یو این آئی) ملک کی دل ریاست مدھیہ پردیش نے وزیر اعظم نریندر مودی کی ہمہ جہت لہر کا اثر دکھاتے ہوئے تقریباً 18 سال سے ریاست میں حکومت کرنے والی بھارتیہ جنتا پارٹی کا ساتھ اس مرتبہ بھی نہ چھوڑتے ہوئے ریاست کی کل 230 سیٹوں میں سے 163 سیٹیں 'کمل' نشان کے نام کردیں، جب کہ کانگریس کے سربراہ کمل ناتھ آنے والے لوک سبھا انتخابات سے عین قبل ہوئے ان اسمبلی انتخابات میں پارٹی کو صرف 66 سیٹیں ہی دلا سکے۔ کل رات دیر گئے اسمبلی انتخابات کے نتائج میں بی جے پی نے تقریباً دو تہائی اکثریت حاصل کر کے ریاست میں تاریخ رقم کی۔ ان نتائج نے جہاں اسمبلی انتخابات 2023 میں ایجنسی کی قیاس آرائیوں کو مکمل طور پر مسترد کر دیا، وہیں انہوں نے لوک سبھا انتخابات کے نتائج کی بھی پیش گوئی کردی ہے۔ سرکاری معلومات کے مطابق بی جے پی کا ووٹ شیئر تقریباً 49 فیصد رہا ہے۔ جبکہ کانگریس کو تقریباً 40 فیصد ووٹ ملے ہیں۔ اس کے بعد بھی پارٹی کو ریاست میں بڑا نقصان اٹھانا پڑا۔ اس بار ریاست میں بہوجن سماج پارٹی کا ووٹ شیئر تقریباً ساڑھے تین فیصد رہا ہے، حالانکہ اس بار پارٹی کو ایک بھی سیٹ نہیں ملی ہے۔ وہیں انتخابات سے پہلے کانگریس کے ساتھ اتحاد کو لے کر سرخیوں میں رہی 'انڈیا' اتحاد کی رکن سماج وادی پارٹی کا ووٹ فیصد محض 0.46 فیصد رہا اور پارٹی کو کوئی سیٹ بھی حاصل نہیں ہوئی۔ بی جے پی کی طرف سے وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان سمیت تقریباً تمام قدآور اپنی اپنی سیٹوں پر فاتح بن کر ابھرے۔ اس بار بھی مسٹر چوہان سب سے زیادہ فرق سے جیتنے والے امیدواروں میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے قریبی حریف کانگریس امیدوار وکرم مستال شرما کو تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ ووٹوں سے شکست دی۔ بی جے پی نے اس بار ایک نئی حکمت عملی کے تحت ریاست میں تین مرکزی وزیروں سمیت سات ممبران پارلیمنٹ کو میدان میں اتارا تھا۔ ان میں سے صرف ایک مرکزی وزیر فگن سنگھ کلستے ہی اپنی اسمبلی سیٹ سے الیکشن میں ہارے ہیں۔ مرکزی وزیر نریندر سنگھ تومر، پرہلاد پٹیل، ایم پی ریتی پاٹھک، راؤ ادے پرتاپ سنگھ، راکیش سنگھ اور پارٹی کے جنرل سکریٹری کیلاش وجے ورگیہ اپنی سیٹوں پر فاتح بن کر ابھرے۔ ستنا کے ایم پی گنیش سنگھ کو پارٹی نے اسی سیٹ سے اسمبلی امیدوار بنایا تھا، لیکن وہ اس سیٹ کو بی جے پی کے کھاتے میں نہیں ڈال سکے اور کانگریس امیدوار سدھارتھ کشواہا سے ہار گئے۔

اسمبلی اسپیکر گریش گوتم نے بھی اپنی سیٹ سے اپنے قریبی حریف اور اپنے بھتیجے پدمیش گوتم کو شکست دی۔ گزشتہ اسمبلی انتخابات کے برعکس اس بار بڑی تعداد میں وزراء نے کامیابی حاصل کی۔ وزیر گوپال بھارگو مسلسل نویں بار رہلی اسمبلی سیٹ سے منتخب ہوئے ہیں۔ برجیندر پرتاپ سنگھ، پردیومن سنگھ تومر، ڈاکٹر پربھورام چودھری، راجندر شکلا، بھوپیندر سنگھ، اندر سنگھ پرمار، گووند سنگھ راجپوت، کنور وجے شاہ، اوشا ٹھاکر، تلسی سلاوٹ، بساہو لال سنگھ، مینا سنگھ، جگدیش دیوڑا، ڈاکٹر موہن یادو اور اوم پرکاش سکلیچا بھی اپنی سیٹ سے دوبارہ منتخب ہوئے۔ تاہم اتنی مضبوط اکثریت کے بعد بھی کئی وزرا اپنی نشستیں نہیں بچا سکے۔ وزراء ڈاکٹر نروتم مشرا، گوری شنکر بسن، مہندر سنگھ سسودیا، کمل پٹیل، اروند بھدوریا، راجیہ وردھن سنگھ دتیگاؤں، سریش راٹھکھیڑا، رام کھلاون پٹیل، پریم سنگھ پٹیل، راہل سنگھ لودھی، بھرت سنگھ کشواہا اور رام کشور کانورے اس بار اپنی نشستیں نہیں بچا سکے۔ کانگریس کی طرف سے سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ ایک بار پھر چھندواڑہ سے ایم ایل اے منتخب ہوئے ہیں۔ انہوں نے بی جے پی امیدوار بنٹی ساہو کو تقریباً 36 ہزار ووٹوں سے شکست دی۔ سابق وزیر اعلیٰ دگ وجے سنگھ کے بیٹے جے وردھن سنگھ ایک بار پھر راگھوگڑھ علاقے سے ایم ایل اے منتخب ہوئے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر ڈاکٹر گووند سنگھ سمیت کئی کانگریسی لیڈر اس بار کی بھگوا لہر میں اپنی سیٹیں نہیں بچا سکے۔ ان میں نمایاں نام سابق وزراء سجن سنگھ ورما، وجے لکشمی سادھو اور جیتو پٹواری کا رہا۔ ریاست کی اندور کی تمام نو سیٹیں اس بار بی جے پی کے کھاتے میں گئی ہیں۔ اندور 1 سے کیلاش وجے ورگیہ سمیت دیگر تمام سیٹوں دیپالپور، اندور 2، اندور 3، اندور 4، اندور 5، راؤ، سانویر اور مہو پر بی جے پی امیدواروں نے کامیابی حاصل کی ہے۔ وہیں راجدھانی بھوپال کی گووند پورہ، حضور، بیرسیا اور بھوپال ساؤتھ ویسٹ بی جے پی کے کھاتے میں گئی ہیں۔ کانگریس اپنی سیٹیں بھوپال نارتھ اور بھوپال سنٹرل کو ایک بار پھر بچانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ مدھیہ پردیش اسمبلی انتخابات کی اس بار پوری کمان مرکزی قیادت نے اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔ اسی سلسلے میں وزیر اعظم نریندر مودی نے بھرپور مہم چلاتے ہوئے ریاست میں 15 میٹنگیں کیں۔ بی جے پی صدر جے پی نڈا اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بھی ریاست میں مسلسل مہم چلائی تھی۔ وزیر اعلیٰ مسٹر چوہان نے اس الیکشن میں اپنی پوری طاقت لگائی اور روزانہ اوسطاً پانچ سے چھ میٹنگیں کیں۔

کانگریس کی جانب سے پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے، سابق صدر راہل گاندھی اور پارٹی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بھی ریاست میں کئی میٹنگوں میں مہم چلائی۔ ریاست میں پندرہویں اسمبلی کی تشکیل کے لیے 2018 میں ہوئے اسمبلی انتخابات میں کسی بھی پارٹی کو واضح اکثریت (116 سیٹیں) نہیں ملی تھیں۔ اس وقت کانگریس 114 سیٹوں کے ساتھ سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری تھی اور دسمبر 2018 میں دوسری پارٹیوں کے ساتھ مل کر حکومت بنائی تھی۔ بی جے پی کو صرف 109 سیٹوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا تھا۔ اس کے علاوہ چار آزاد امیدواروں کے ساتھ بی ایس پی کے دو اور ایس پی کے ایک امیدوار نے کامیابی حاصل کی تھی۔ مارچ 2020 میں اس وقت کے کانگریس لیڈر جیوترادتیہ سندھیا کے اپنے حامی ایم ایل ایز کے ساتھ منحرف ہونے کی وجہ سے کانگریس حکومت گر گئی تھی اور بی جے پی دوبارہ اقتدار میں آگئی۔ بعد میں ہوئے ضمنی انتخابات کی وجہ سے اسمبلی میں بی جے پی ارکان کی موجودہ تعداد بڑھ کر 127 اور کانگریس ارکان کی تعداد گھٹ کر 96 ہو گئی تھی۔

'یہ اعداد و شمار کانگریس کی واپسی کی امید ظاہر کرتے ہیں'

انتخابی نتائج پر جے رام رمیش کا رد عمل، اسمبلی انتخابات میں شکست ضرور ملی ہے لیکن عوام کا ساتھ چھوٹا نہیں ہے

مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ اسمبلی انتخاب کے نتائج کانگریس کی امیدوں کے مطابق نہیں رہے۔ حالانکہ تلنگانہ میں پارٹی کو بڑی جیت ملی ہے۔ اسمبلی انتخابات کے نتائج برآمد ہونے کے ایک دن بعد پیر کے روز کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے کہا کہ پارٹی کا مظاہرہ مایوس کن رہا، لیکن پارٹی کا ووٹ شیئر کافی حد تک ٹھیک رہا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جے رام رمیش نے لکھا ہے کہ "یہ سچ ہے کہ چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش اور راجستھان میں انڈین نیشنل کانگریس کی کارکردگی مایوس کن اور ہماری امیدوں سے کافی نیچے تھی۔ لیکن ووٹ شیئر کے معاملے میں بی جے پی سے کانگریس بہت پیچھے نہیں ہے۔ یہی امید اور بحالی کی وجہ ہے۔" چھتیس گڑھ کے ووٹ شیئر کو پیش کرتے ہوئے جے رام رمیش نے کہا کہ بی جے پی کو 46.3 فیصد ووٹ شیئر ملے، جبکہ کانگریس کو 42.2 فیصد ووٹ شیئر ملے۔ انھوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش میں بی جے پی کو 48.6 فیصد ووٹ شیئر ملا جبکہ کانگریس کو 40.4 فیصد ووٹ شیئر ملے۔ اسی طرح راجستھان میں بی جے پی کو 41.7 فیصد ووٹ ملے جبکہ ملک کی سب سے پرانی پارٹی (کانگریس) کو 39.5 فیصد ووٹ ملے۔ اس سے قبل جے رام رمیش نے مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور راجستھان میں پارٹی کی شکست کے بعد اتوار کو کہا تھا کہ 2003 میں بھی ان کے دل کو اسی طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا، لیکن 2004 کے لوک سبھا انتخاب میں وہ مرکز میں حکومت بنانے میں کامیاب رہی تھی۔

مودی کے تئیں لوگوں کے اٹل اعتماد اور اٹل عقیدت کی جیت: شیوراج

بھوپال، 03 دسمبر (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان نے اسمبلی انتخابات میں تاریخی جیت کے لیے ریاست کے عوام کو سلام پیش کرتے ہوئے آج کہا کہ بی جے پی کو عوام کے آشیرواد سے غیر معمولی اور بے مثال جیت ملی ہے۔ یہ وزیر اعظم نریندر مودی کے تئیں اٹل اعتماد اور غیر متزلزل عقیدت کی جیت ہے۔ ریاست میں بی جے پی کی جیت پر رد عمل دیتے ہوئے مسٹر چوہان نے کہا کہ یہ جیت مدھیہ پردیش کو خوشحال اور ترقی یافتہ بنانے کے لیے بی جے پی کی ڈبل انجن والی حکومت کے کام کی جیت ہے۔ یہ جیت سماج کے ہر طبقے کے لیے کیے گئے فلاحی کاموں، غریبوں کی فلاح و بہبود، کسانوں کی بہبود، بھانجے اور بھانجیوں کی فلاح و بہبود اور ماؤں بہنوں کو بااختیار بنانے کی مہم کی جیت ہے لاڈلی برہمن یوجنا اس کا ایک حصہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ مدھیہ پردیش کے 9.5 کروڑ عوام کا بی جے پی پر اٹل اعتماد ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بی جے پی کارکنوں کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کارکنوں نے انتھک محنت کی، یہ ان کارکنوں کی جیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جیت غریبوں کی جیت ہے۔

بی جے پی کی تاریخی جیت، کمل ناتھ شیوراج سے ملنے پہنچے

بھوپال، 04 دسمبر (یو این آئی) مدھیہ پردیش اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی تاریخی جیت کے بعد سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ آج وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان سے ملاقات کے لیے ان کی رہائش گاہ پہنچے۔ مسٹر کمل ناتھ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پہنچے اور مسٹر چوہان کو ان کی جیت پر مبارکباد دی۔ مسٹر چوہان نے بھی ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس دوران مسٹر کمل ناتھ کے ایم پی بیٹے نکول ناتھ بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔

کانگریس کے رویہ کی وجہ سے تین اسمبلی انتخابات میں شکست: وجین

تھریسور، 04 دسمبر (یو این آئی) کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پنارائی وجین نے تین شمالی ریاستوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جیت پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے اس کے لئے کانگریس کے دبنگ رویہ کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے پیر کو کہا کہ مختلف پارٹیاں بی جے پی کی مخالفت کر رہی ہیں۔ ان کے درمیان مناسب مفاہمت ہونی چاہیے تھی۔ مسٹر وجین نے یہاں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "کانگریس کا یہ رویہ کہ وہ مدھیہ پردیش میں بی جے پی کے خلاف اکیلے جیت سکتے ہیں، ہار کی وجہ بنی۔ کانگریس نے سماج وادی پارٹی کے ساتھ جو کیا اسے کوئی بھی پارٹی قبول نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کو سمجھنا چاہئے کہ وہ اکیلے بی جے پی کو ہرا نہیں سکتی۔ بڑی پرانی پارٹی کو سمجھنا چاہئے کہ انہیں تمام پارٹیوں کو ساتھ لانے کی ضرورت ہے اور اگر سب اکٹھے ہو جائیں تو بی جے پی کو شکست دینا ممکن ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگلے لوک سبھا انتخابات سے پہلے اسمبلی انتخابات کو سب سے اہم انتخابات کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ جب آپ بی جے پی کا سامنا کر رہے ہیں، آپ کو تمام اتحادیوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ تعاون ہونا چاہیے۔ کانگریس کا خیال تھا کہ وہ اکیلے ہی جیتیں گے کیونکہ وہ مضبوط ہیں، لیکن یہی چیز انہیں مشکل میں ڈال دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا یہ رویہ کہ وہ پہلے ہی الیکشن جیت چکے ہیں، شمالی ریاستوں مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں ان کی عبرتناک شکست کا باعث بنے۔ انہوں نے کہا کہ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا-مارکسسٹ (سی پی آئی-ایم) دو سیٹیں ہار گئی کیونکہ پارٹی کو کانگریس کی حمایت نہیں ملی۔ انہوں نے کہا کہ دونوں مل کر بی جے پی کو شکست دے سکتے تھے۔ مسٹر وجین نے کہا کہ کانگریس بھی بی جے پی کے ذریعہ اختیار کی جارہی غلط پالیسیوں کا مقابلہ کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔

تیزاب کے حملوں کی شکار خواتین کی مدد کا مطالبہ راجیہ سبھا میں اٹھا

نئی دہلی، 04 دسمبر (یو این آئی) تیزاب سے متاثرہ خواتین کو معاشی اور سماجی مدد فراہم کرنے کی پیر کو راجیہ سبھا میں مانگ کی گئی اور کہا گیا کہ اس سلسلے میں سپریم کورٹ کے احکامات کو نافذ کیا جانا چاہیے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی سنگیتا یادو نے ایوان میں وقفہ صفر کے دوران "اسپیکر کی اجازت سے اٹھائے گئے معاملات" پر کہا کہ معاشرے میں خواتین پر تیزاب کے حملے بڑھ رہے ہیں۔ ملک میں 1500 سے زائد تیزاب کے واقعات ریکارڈ کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس حوالے سے سپریم کورٹ کے احکامات پر عملدرآمد کرے۔ تیزاب حملے کا شکار ہونے والی لڑکی اور اس کا کنبہ نہ صرف سماجی تنہائی کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ مالی بحران کا بھی سامنا کرتا ہے۔ حکومت تیزاب کے حملے روکنے کے لیے مکمل انتظامات کرے اور متاثرہ خاتون کی مالی مدد کی جانی چاہئے۔ زیرو آور کے دوران ہی بی جے پی کے دھننجے رام راؤ مہاڈک نے کہا کہ مہاراشٹر کے 16 اضلاع زیادہ بارش سے متاثر ہیں۔ مرکزی حکومت مہاراشٹر حکومت کی مانگ کے مطابق مالی امداد فراہم کرے تاکہ کسانوں کی مدد کی جا سکے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی فوزیہ خان نے کہا کہ موبائل فون اور لیپ ٹاپ پر بچوں کا اسکرین ٹائم بڑھ رہا ہے جس سے ذہنی اور جسمانی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ حکومت اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات کرے اور گائیڈ لائنز جاری کرے۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ کے ایلاورم کریم اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے سندوش کمار پی نے کیرالہ میں مالیاتی بحران کا مسئلہ اٹھایا اور کہا کہ مرکز اور ریاست کے مالیاتی تعلقات پر نظرثانی کی جانی چاہئے۔ جنتا دل یونائیٹڈ کے انل پرساد ہیگڑے نے کسانوں کو اعلیٰ معیار کے دیسی بیج فراہم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ جی ایم بیجوں پر پابندی عائد کی جانی چاہئے۔ وائی ایس آر سی پی نے او بی سی زمرے کے ریزرویشن کے لیے آمدنی کی حد 8 لاکھ روپے سے بڑھا کر 12 لاکھ روپے سالانہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ عام آدمی پارٹی کے سنت بلبیر سنگھ نے کہا کہ فضائی آلودگی کو روکنے کے لیے پنجاب کے کسانوں کی مدد کی جانی چاہیے۔ پنجاب کے کسانوں کو پرالی نہ جلانے پر 1500 روپے فی ایکڑ معاوضہ دیا جانا چاہئے۔ دراوڑ منیترا کزگم کے پی ولسن نے کہا کہ حکومت کو یکساں سول کوڈ سے گریز کرنا چاہیے اور ملک کی متنوع ثقافت کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ راشٹریہ جنتا دل کے اے ڈی سنگھ نے کہا کہ سڑک سے 15 سال پرانی گاڑیوں کو ہٹانے کی مہم شروع کی جانی چاہیے اور گاڑیوں کو ختم کرنے کے لیے مزید اسکریپ سینٹر بنائے جانے چاہئیں۔

راجستھان: کانگریس قانون ساز پارٹی کی میٹنگ آج

جے پور، 04 دسمبر (یو این آئی) راجستھان میں سولہویں اسمبلی کے انتخابات کے بعد منگل کے روز کانگریس قانون ساز پارٹی کی میٹنگ بلائی گئی ہے۔ راجستھان پردیش کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری اور ترجمان سوارنم چترویدی نے کہا کہ ریاستی کانگریس کے صدر گووند سنگھ ڈوٹاسرا نے یہ میٹنگ صبح 11 بجے بلائی ہے۔ مسٹر چترویدی نے کہا کہ اسمبلی انتخابات میں کانگریس پارٹی کے نومنتخب اراکین اسمبلی کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ 5 دسمبر کو ریاستی کانگریس کمیٹی کے ہیڈکوارٹر میں ہونے والی لیجسلیچر پارٹی کی میٹنگ میں شرکت کریں۔ قابل ذکر ہے کہ اس الیکشن میں کانگریس کے 69 ایم ایل اے منتخب ہوئے ہیں۔

ڈاک خانوں کی نجکاری نہیں کی جائے گی: وشنو

نئی دہلی 04 دسمبر (یو این آئی) مواصلات اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر اشونی وشنو نے کہا ہے کہ ڈاک خانوں کی نجکاری نہیں کی جائے گی اور حکومت کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ پیر کو راجیہ سبھا میں پوسٹ آفس بل 2023 پر بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ کچھ ارکان نے ڈاک خانوں کی نجکاری کا خدشہ ظاہر کیا ہے، جو درست نہیں ہے۔ ڈاکخانوں کی نجکاری نہیں کی جارہی ہے اور حکومت کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کے ذریعے پوسٹ آفس کو وسعت دینے اور کئی طرح کی خدمات شروع کرنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوسٹ آفس اب بینک بن چکے ہیں۔ پوسٹ آفس کے بچت کھاتوں میں 17 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ جمع ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سوکنیا سمردھی یوجنا میں ایک لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم بھی جمع کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ ہی مختلف سرکاری اسکیموں کے فائدے بھی پوسٹ آفس کے ذریعے ہر گھر تک پہنچائے جا رہے ہیں۔ کانگریس کے شکتی سنگھ گوہل کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ اب تک کانگریس صرف استعمار کی ذہنیت کے ساتھ کام کرتی رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ کانگریس اب سکڑ رہی ہے۔ راجستھان، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ اسمبلی انتخابات میں کانگریس کی شکست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ نتائج کانگریس کے زوال کی واضح علامت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انگریز دور سے پہلے بھی ملک میں پوسٹل سروس کا نظام موجود تھا۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے محکمہ ڈاک میں 1 لاکھ 28 ہزار لوگوں کو روزگار دیا ہے۔

آیوشمان اسکیم سے غریبوں کو محروم کرنے کا معاملہ لوک سبھا میں اٹھا

نئی دہلی، 04 دسمبر (یو این آئی) معمولی غلطیوں کی وجہ سے غریبوں کو آیوشمان ہیلتھ اسکیم کے فوائد سے محروم رکھنے کا معاملہ پیر کو لوک سبھا میں اٹھایا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس سمت میں ضروری اقدامات کرے تاکہ غریبوں کو آیوشمان ہیلتھ اسکیم کے فوائد حاصل ہو سکیں۔ جنتا دل یونائیٹڈ کے سنیل کمار پنٹو نے یہ معاملہ ضابطہ 377 کے تحت اٹھایا اور کہا کہ آیوشمان اسکیم غریبوں کے فائدے کے لیے صحت کے فوائد فراہم کرنے کی غرض سے حکومت ہند کی ایک بہت ہی اہم اسکیم ہے، جس کے ذریعے غریبوں کا مفت علاج ہوتا ہے اور اس اسکیم کی وجہ سے انہیں اسپتالوں میں علاج کے لیے کوئی رقم ادا نہیں کرنی پڑتی۔ انہوں نے کہا کہ آیوشمان کارڈ میں کارڈ ہولڈر کے نام، گاؤں کے نام یا خاندان کے افراد کے ناموں میں معمولی غلطیوں کی وجہ سے غریب لوگ آیوشمان کارڈ کے فوائد حاصل کرنے کے حق سے محروم رہ جاتے ہیں۔ تکلیف اس وقت بڑھ جاتی ہے جب اسپتال انتظامیہ ان کے مسائل حل کرنے کی بجائے ان کے ساتھ ناروا سلوک کرتی ہے۔

مغربی بنگال کے فرخہ میں ٹرین اور ٹرک کی ٹکر، ایک ڈبہ میں لگی آگ، 15 افراد زخمی

مغربی بنگال کے مرشدآباد ضلع کے فرخہ میں کراسنگ سے گزر رہے ایک ٹرک سے ٹکرانے کے بعد کولکاتا-رادھیکاپور ایکسپریس کے مسافر بال بال بچ گئے۔ ریلوے ذرائع نے پیر کو یہ جانکاری دی۔ اتوار کی دیر شب پیش آئے اس واقعہ میں کوئی ہلاک نہیں ہوا ہے، لیکن تقریباً 15 مسافر زخمی ہو گئے۔ ٹکر کی وجہ سے ٹرین کے ایک ڈبے میں آگ بھی لگ گئی تھی۔ موقع پر پہنچی فائر بریگیڈ کی دو گاڑیوں نے جلد ہی آگ پر قابو پالیا۔ ذرائع نے بتایا کہ ٹرین کے لوکو پائلٹ نے ایمرجنسی بریک لگا کر ٹکر سے بچنے کی کوشش کی، لیکن اس سے حادثہ کو پوری طرح سے ٹالا نہیں جاسکا۔ حالانکہ اس سے حادثہ کی سنگینی کچھ کم ضرور ہو گئی۔ ریلوے افسران کے مطابق اگر لوکو پائلٹ الرٹ نہیں ہوتا اور ایمرجنسی بریک نہیں لگاتا تو حادثہ مزید خوفناک ہو سکتا تھا۔ ٹکر کے سبب ٹرک بری طرح متاثر ہو گیا اور ریلوے ٹریک بھی۔ اس سے متاثرہ روٹ پر ٹرین خدمات کچھ دیر کے لیے رخنہ متاثر ہو گئیں۔ کچھ ٹرینوں کو کینسل کرنا پڑا تو کچھ دیگر ٹرینوں کا راستہ بدلا گیا۔ بعد ازاں ریلوے ذرائع نے بتایا کہ پیر کی صبح سے حالات معمول پر آنے لگے ہیں اور ٹرین خدمات بحال کر دی گئی ہیں۔ ذرائع نے یہ بھی کہا کہ اپ لائن کے ذریعہ سے ٹرین خدمات پھر سے شروع کرنے میں مزید کچھ وقت لگ سکتا ہے۔ متاثرہ رادھیکاپور ایکسپریس سے سفر کرنے والوں کے لیے متبادل ٹرانسپورٹ انتظام کیا گیا ہے۔

خوشبو پروین کی شاعری نسائی احساسات اور جذبات کا خوبصورت نگار خانہ ہے: مقررین

خوشبو پروین کے شعری مجموعہ 'جان شوریدہ' کی تقریب اجرا

نئی دہلی (پریس ریلیز): خوشبو پروین کی شاعری میں نسائیت کی بھینی بھینی خوشبو ہے اور ان کا شعری مجموعہ 'جان شوریدہ' نسائی جذبات اور احساسات کا خوبصورت نگار خانہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار 'جان شوریدہ' کی تقریب اجرا میں مقررین نے کیا۔ تقریب کا اہتمام عبارت پبلی کیشنز کے زیر اہتمام تسمیہ آڈیٹوریم اوکھلا میں کیا گیا تھا جس کی صدارت ڈاکٹر سید فاروق نے کی۔ ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا مہمان خصوصی تھیں، جب کہ مہمانان ذی وقار اور اعزازی کے طور پر اعجاز انصاری، حقانی القاسمی، جناب عشرت ظہیر، ڈاکٹر رخشندہ روحی نے شرکت کی۔ اس موقعے پر ڈاکٹر سید فاروق نے اپنی مختصر مگر جامع گفتگو میں خوشبو پروین کو خوبصورت شاعری کے لیے مبارکباد پیش کی اور ان کی تخلیقی رعنائیوں کی ستائش کی۔ ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا نے خوشبو کی شاعری کو متنوع رنگوں سے مملو قرار دیا۔ اعجاز انصاری نے کہا کہ نسائی جذبات و احساسات کی کارفرمائیاں جن شاعرات کے یہاں ملتی ہیں اسی زنجیر کی ایک کڑی خوشبو پروین بھی ہیں۔ عشرت ظہیر نے جان شوریدہ کی غزلوں کو لطیف اور نازک احساس کا آئینہ قرار دیا۔ ڈاکٹر رخشندہ روحی نے خوشبو پروین کو اپنی شاعری میں ہندی الفاظ کے برمحل استعمال کرنے پر داد و تحسین سے نوازا۔ شمع افروز زیدی نے 'جان شوریدہ' کو تازہ کار شاعرہ کی خوبصورت کاوش کہا۔ حقانی القاسمی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خوشبو کی شاعری میں لبرل فیمنزم نہیں ہے، بلکہ 'جان شوریدہ' نسائیت کے جوہر سے مملو ہے۔ ان کی شاعری صارفیت، بازاریت اور Dependency syndrome کے خلاف ایک احتجاج بھی ہے۔ خورشید حیات نے کہا کہ خوشبو کے یہاں رومانی لہجے کے ساتھ ساتھ روحانی لہجہ بھی نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر احمد علی جوہر نے خوشبو کی شاعری میں اس عہد کا کرب، تنہائی، بے خودی کو تلاش کیا۔ ڈاکٹر امیر حمزہ نے کہا کہ خوشبو نے اپنے تخلص کا استعمال بحسن و خوبی کیا ہے۔ معین شاداب نے خوشبو کی شاعری کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ خوشبو نے نسائی لہجے کو تلوار نہیں کیا ہے بلکہ نرم و نازک لہجہ اختیار کیا ہے۔ عبدالباری قاسمی نے کہا کہ خوشبو کے لہجے میں کچھ حد تک دکنیت بھی ہے اور ان کی شاعری آج کی تازہ کار نسل سے تعلق رکھنے والی شاعرات میں ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ سعدیہ پروین نے خوشبو کی شاعری کو نسائی شاعری کی بہترین مثال قرار دیا اور فرقان عالم نے کہا کہ خوشبو نے شاعری کے ذریعہ کینوس پر مختلف رنگ بکھیر دیے ہیں۔ ان کی شاعری میں کئی جہات دیکھنے کو ملتی ہیں۔ زیبا خان نے خوشبو پروین کی شاعری کو منفرد اور تخلیقی رنگ کا حامل قرار دیا۔ تقریب اجرا کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر خان محمد رضوان نے ادا کیے اور ضیاء المصطفیٰ نے تمام مہمانان اور حاضرین محفل کا شکریہ ادا کیا۔ مشہور آرتھوپیڈکس پروفیسر ایم فاروق اور پروفیسر افروز الحق کی موجودگی نے اس تقریب میں چار چاند لگا دیے۔

ایئر انڈیا بائیکاٹ لکھنے پر ایس ایف جے کے دو کارکن گرفتار

بھٹنڈہ، 04 دسمبر (یو این آئی) پنجاب پولیس نے سکھ فار جسٹس (ایس ایف جے) کے دو کارکنوں کو پنجاب اور پڑوسی ریاستوں میں عوامی مقامات پر ملک مخالف نعرے لکھنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ گرفتار شدگان کی شناخت بھٹنڈا کے تلونڈی سابو کے گاؤں نصیب پورہ کے ہرمن پریت سنگھ اور بھٹنڈا کے کوٹھمیر کے لو پریت سنگھ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے کالے اسپرے کے تین ڈبے، ایک خالصتان کا جھنڈا اور ایک موٹر سائیکل بھی برآمد کی ہے۔ پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) گورو یادو نے پیر کو کہا کہ ماسٹر مائنڈ گروپتونت سنگھ پنوں اور جگجیت سنگھ نے کی حمایت یافتہ نیویارک میں مقیم ایس ایف جے کو ہندوستانی حکومت نے ایک غیر قانونی ایسوسی ایشن کے طور پر نامزد کیا ہے۔ حال ہی میں یوم آزادی کے موقع پر ضلع بھٹنڈہ میں، کرکٹ ورلڈ کپ میچ کے دوران ہماچل پردیش کے دھرم شالہ میں، راجستھان کے ہنومان گڑھ ریلوے اسٹیشن اور ضلع امرتسر میں گروپورب کے دوران مختلف مقامات پر بائیکاٹ ایئر انڈیا، خالصتان زندہ باد اور ایس ایف جے زندہ باد کے نعرے دیکھے گئے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ پوچھ گچھ کے دوران گرفتار افراد نے اعتراف کیا کہ وہ ایس ایف جے تنظیم کے لیے کام کر رہے تھے اور ایس ایف جے کے ایک ساتھی جگجیت سنگھ سے رابطے میں تھے، جو گروپتونت پنوں کی جانب سے ایس ایف جے کے کارکنوں کو ہندوستان میں پیسے بھیجتا تھا۔ انہوں نے کہا ابتدائی تفتیش سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ دونوں گرفتار افراد نے ان کارروائیوں کو انجام دینے کے لیے ایس ایف جے تنظیم سے ویسٹرن یونین کے ذریعے مختلف اقساط میں 1,25,000 روپے وصول کیے تھے۔

پرگتی میدان میں بین الاقوامی ہارڈ ویئر میلہ

نئی دہلی، 04 دسمبر، (یو این آئی) ہارڈ ویئر کی صنعت کو تحریک دینے اور ایک پلیٹ فارم فراہم کرنے کے مقصد سے دارالحکومت کے پرگتی میدان میں انٹرنیشنل ہارڈ ویئر فیئر انڈیا (آئی ایچ ایف انڈیا) کا انعقاد کیا گیا، جس میں ہندوستان میں ہارڈ ویئر صنعت کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ کولونیسے پرائیویٹ لمیٹڈ کے زیر اہتمام پہلا ایڈیشن دنیا کی سب سے بڑی ہارڈ ویئر ٹولز اور ایسسری کی نمائش ہے جو ہارڈ ویئر انڈسٹری کو ایک نئی تحریک فراہم کرے گی۔ بین الاقوامی ہارڈ ویئر میلہ ہندوستانی ہارڈ ویئر کمیونٹی کے لیے ایک اہم تقریب ہے۔ نمائش میں صنعت کے رہنما، معروف صنعت کار، خریدار، پالیسی ساز اور اسٹیک ہولڈرز شرکت کر رہے ہیں۔ اس نمائش نے پوری ہارڈ ویئر کمیونٹی کو ایک پیشہ ور پلیٹ فارم فراہم کیا ہے۔ 200 سے زیادہ بین الاقوامی نمائش کنندگان اور 7000 خریداروں کے ساتھ آئی ایچ ایف پوری دنیا سے جدید پروڈکٹس اور حل پیش کرتا ہے۔ جس میں ہندوستان، تائیوان، جرمنی، چین، ترکی، کوریا سمیت مختلف ممالک کے شرکاء حصہ لے رہے ہیں۔ کولونیسے کے منیجنگ ڈائریکٹر ملند دکشت نے کہا: "ہندوستان نے مینوفیکچرنگ سیکٹر کو 2030 تک ایک لاکھ ڈالر تک لے جانے کا ہدف مقرر کیا ہے، یہ صرف ایک اعداد و شمار نہیں ہے، بلکہ اقتصادی ترقی اور صنعتی ترقی کے تئیں ملک کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ شعبہ 2020 اور 2030 کے درمیان 11 فیصد کی سالانہ شرح سے ترقی کرے گا۔ ہینڈ ٹولز اور پاور ٹولز اس میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ تعمیراتی صنعت میں ان کی اہم شراکت کے باوجود ہینڈ ٹولز کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ہر شعبے میں خام مال کی تبدیلی کا انحصار اوزاروں کے ذریعے کی جانے والی کاریگری پر ہوتا ہے۔ ایسی صورت حال میں اوزار کسی بھی صنعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

'ہم جو بھی کام کرتے ہیں وہ ہمیں نام اور پہچان دیتا ہے'

گورکھپور۔ مہارانا پرتاپ شکشا پریشد کے بانی ہفتہ کے مہمان خصوصی یونین روڈ، ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر جنرل وی کے سنگھ نے کہا کہ ہم جو بھی کام کرتے ہیں ہمیں نام اور شناخت ملتی ہے۔ مہارانا پرتاپ انسٹی ٹیوٹ کے بچوں میں نظم و ضبط نظر آتا ہے۔ یہ بچے ملک کو آگے لے جانے کے لیے کام کریں گے۔ مہارانا پرتاپ ایجوکیشن کونسل کے بانی ہفتہ کی تقریبات پیر سے شروع ہو گئی ہیں۔ سڑک ٹرانسپورٹ اور قومی شاہراہوں کے مرکزی وزیر مملکت جنرل وی کے سنگھ مہارانا پرتاپ انٹر کالج کیمپس میں منعقدہ افتتاحی پروگرام کے مہمان خصوصی ہیں۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے انہوں نے تقریب کے حصہ کے طور پر نکلنے والے عظیم الشان جلوس کی سلامی لی۔ افتتاحی پروگرام کی صدارت مہارانا پرتاپ ایجوکیشن کونسل کے سرپرست وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ خود انحصار ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک کا سنگ بنیاد ہے۔ انسان کی شخصیت اس کے ایمان کی علامت بن جاتی ہے۔ صرف وہی ہر قسم کے چیلنجز سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مہارانا پرتاپ ایجوکیشن کونسل جسے برہمالن مہنت دگ وجے ناتھ نے مہارانا پرتاپ کی تحریک سے قائم کیا تھا، اسے برہمالن مہنت ایودیا ناتھ نے سیراب کیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نے 25 سال کی مدت کا تعین کیا ہے۔ اس 25 سالہ دور حکومت میں ملک کے 142 کروڑ عوام ہندوستان کو دنیا کا سب سے طاقتور ملک بنانے کے لیے کام کریں گے۔ مہارانا پرتاپ شکشا پریشد کے بانی ہفتہ کے مہمان خصوصی یونین روڈ، ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر جنرل وی کے سنگھ نے کہا کہ جو بھی کام ہوگا۔ ہم کرتے ہیں اسی سے ہمیں نام اور شناخت ملتی ہے۔ مہارانا پرتاپ انسٹی ٹیوٹ کے بچوں میں نظم و ضبط نظر آتا ہے۔ یہ بچے ملک کو آگے لے جانے کے لیے کام کریں گے۔ سات روز تک مختلف مقابلوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ فاؤنڈرز ویک کی تقریبات 10 دسمبر کو اختتام پذیر ہوگی۔ اس دوران 5 سے 9 دسمبر کے درمیان مختلف تعلیمی اور کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ مقابلوں میں گورکھپور ڈویژن کے 100 سے زیادہ تعلیمی۔ تربیتی اداروں کے طلباء حصہ لیں گے۔ بالیوال اور کبڈی مقابلوں میں ریاست بھر سے شرکاء کی شرکت کو یقینی بنایا جائے گا، فاتحین کو اختتامی پروگرام میں انعامات سے نوازا جائے گا۔ فاؤنڈرز ویک تقریب کے اختتامی پروگرام میں، مقابلے کے فاتحین کو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ انعامات سے نوازیں گے۔ اس دوران بہترین کالج، بہترین اسکول، بہترین استاد، بہترین ملازم اور طالب علم کی کیٹیگریز میں سات گولڈ میڈل بھی دیے جائیں گے۔ اختتامی پروگرام کے مہمان خصوصی راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نارائن سنگھ ہوں گے اور مہمان خصوصی ریاستی اسمبلی کے اسپیکر ستیش مہانا ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ بھی اس پروگرام کی صدارت کریں گے۔

ٹانڈہ این ٹی پی سی میں عالمی یوم معذور پر تقریبات کا انعقاد

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ میں عالمی یوم معذوراں پر مختلف تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ اس دوران این ٹی پی سی کالونی کیمپس میں واقع وویکانند شششو کنج ودیالیہ کے معذور بچوں نے ایک مختصر ڈرامہ، ڈانس اور نغمہ پیش کیا۔ جس سے لوگوں نے خوب لطف اٹھایا۔ اس تقریب میں 57 معذور افراد نے شرکت کی۔ تقریب کا افتتاح مہمان خصوصی این ٹی پی سی ٹانڈہ کے چیف جنرل منیجر بی سی پٹیل اور گرہ مہیلا منڈل کی چیئرپرسن محترمہ آرتی پٹیل نے چراغ جلا کر کیا۔ منعقدہ تقریب کو خطاب کرتے ہوئے بی سی پٹیل نے کہا کہ این ٹی پی سی ٹانڈہ معذور افراد کی تعلیم، روزگار، بازآبادکاری وغیرہ کے لئے سال بھر پروگرام منعقد کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ این ٹی پی سی اپنی کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے تحت معذور افراد کی خدمات کو مزید بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شری رام اودھ اندھ گیان ودیالیہ اور ایودھیا میں بصارت سے محروم طلباء کو مسلسل مدد فراہم کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس تقریب میں معذور افراد کو 25 ٹرائی سائیکلیں، 8 جوڑے کہنی کی بیساکھی، 04 ویل چیئرز، 04 سماعت کے آلات، 6 آرتھوسس اور 02 مصنوعی اعضاء فراہم کیے۔ تقریب کے اختتام پر انہوں نے ثقافتی پروگرام میں حصہ لینے والے تمام بچوں کو انعامات سے بھی نوازا۔ اس موقع پر این ٹی پی سی کے تمام افسران و ملازمین موجود ہے۔

آئین اور جمہوریت کو بچانے کے لیے دیش کے نوجوانوں کو آگے آنا ہوگا: محمد علی

ایودھیا (نامہ نگار) ووٹر لسٹ پر نظر ثانی مہم کے پروگرام کے تحت رودولی اسمبلی حلقہ سے سماج وادی پارٹی کے ممکنہ امیدوار اور ضلع پنچایت ممبر محمد علی نے ڈلہ پور نیورہ ماجن پور، برئی، بچھالہ، کوپے پور، کھنڈپور، بہور یک پور، بھینورا، کوپاکاپ میں اپنا امیدوار درج کرایا ہے۔ نیوتی، ہربہر پور، بلیا، مانگی چاند پور سمیت درجنوں بوتھ پر موجود رہتے ہوئے انہوں نے 18 سال کی عمر مکمل کرنے والے نوجوانوں کو ووٹر لسٹ میں اپنا نام شامل کرنے کی ترو وہاں موجود نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت کے اس عظیم تہوار میں ملک کے نوجوان اپنا کردار ادا کریں گے جو 2024 میں ہونے والا ہے۔ اہم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں کو آئین اور جمہوریت کو بچانے کے لیے آگے آنا ہوگا۔ انہوں نے یکم جنوری 2024 کو 18 سال کی عمر مکمل کرنے والے سینکڑوں نوجوانوں سے بھی اپیل کی کہ وہ فارم 6 بھر کر جمہوریت اور آئین کو بچائیں۔

پیغمبر اعظم کی زندگی ہمیں محبت اور امن کا درس دیتی ہے: طاہر عمری

گورکھپور، مسلمانوں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کے رجحان میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے جو کہ مستقبل کے لیے ایک اچھی علامت ہے، کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک وہ تعلیم کے میدان میں خود کو منوانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ ان خیالات کا اظہار پیر کے دن اعظم گڑھ سے آئے عالم محمد طاہر عمری مدنی نے میاں صاحب اسلامیہ (ایم ایس آئی) انٹر کالج میں منعقدہ چار روزہ جلسۂ سیرت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اختتامی تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہمیں محبت، امن اور ہم آہنگی کا درس دیتی ہے، ہمیں پیغمبر اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو حاصل کرنے اور ان کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی ضرورت ہے، انہوں نے کالج انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تقریبات سے نہ صرف بچوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں بلکہ ان کی صلاحیتیں بھی ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ مہمان خصوصی ماہر تعلیم الطیب علی زیدی نے کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا چاہیے اور تیزی سے بدلتے وقت کے ساتھ ہم آہنگ رہنا میں آخری مقابلہ مدارس عربیہ گروپ کے طلبہ کے مابین اسلامی کوئز کا ہوا جو کافی دلچسپ نظر آیا اس مقابلے میں محمد اشرف رضا نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسرا مقام حاصل کیا، وہاں موجود ان کے احباب نے انہیں خصوصی دعا وکلمات تبریک سے نوازا، طلبہ میں انعامات تقسیم کیے گئے اور سائنسی نمائش منعقد کی گئی علاوہ ازیں اسکول اور کالج گروپس کے طلبہ کے درمیان قرأت، پینٹنگ، سائنس کوئز، اسلامی کوئز کے مقابلے ہوئے، طلبہ نے "سوشل میڈیا طلبہ کی شخصیت کی ارتقا میں رکاوٹ" کے عنوان پر منعقدہ مباحثے کے مقابلے میں اپنی صلاحیتوں کا زبردست مظاہرہ کیا، مباحثاتی مقابلے کے مہمان خصوصی ڈاکٹر دنیش منی ترپاٹھی اور ڈاکٹر روچندر ترپاٹھی نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی، سائنسی نمائش میں ایم ایس آئی کالج کے طالب علم سید محمد عبداللہ کے نابینا افراد کے لیے بنائے گئے سینسر گلاسز توجہ کا مرکز رہے، فوزیہ علی اور مائرا یاسمین کے زلزلہ کے الارم، نوشین کی اے ٹی ایم مشین، کامران کا کولر، صدف کا آتش فشاں پروجیکٹ، انسانی دل کی اندرونی ساخت سے متعلق حفصہ علی کے چارٹ کو بھی سراہا گیا، محمد حمزہ سمیت تمام طلبہ نے ایک سے ایک پینٹنگز بنائیں، پینٹنگ میں قدرت کے مناظر مختلف جہات سے دیکھنے کو ملے، مہمان خصوصی نے جیتنے والے شرکا کو سرٹیفکیٹ، شیلڈز اور ٹرافیوں سے نوازا۔

ایس پی ایم ایل اے اتل پردھان بھوک ہڑتال پر کلکٹریٹ میں بھاری فورس تعینات، کارپوریشن نے پابندی ہٹائی

میرٹھ، سردھنا کے ایس پی ایم ایل اے اتل پردھان نے آج اپنے حامیوں کے ساتھ میرٹھ کے نوتیا اسپتال کے خلاف کلکٹریٹ میں انشن شروع کیا۔ انہوں نے شہر کے مختلف مقامات پر اس سے متعلق بینر بھی لگائے تھے جنہیں کارپوریشن کی ٹیم نے اتوار کو ہٹا دیا تھا، پیر کو انتظامی افسران نے دھرنے پر بیٹھے لوگوں کے لیے کھانا تیار کرنے والوں کو روک دیا۔ کلکٹریٹ میں سماج وادی پارٹی کی طرف سے لگائے گئے مائیک کو بھی ہٹا دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے سماج وادی پارٹی کے کارکنوں میں غصہ ہے۔ تاہم کچھ دیر بعد انتظامی اہلکاروں نے کھانا پکانے کی اجازت دے دی اور مائیک واپس کر دیا۔ ایم ایل اے اتل پردھان کا کہنا ہے کہ پرائیویٹ اسپتالوں میں لوٹ مار ہو رہی ہے۔ دیہی عوام ڈاکٹروں کی لوٹ مار سے پریشان ہیں۔ اس حوالے سے وہ پرائیویٹ اسپتال چلانے والے ڈاکٹروں سے لڑ رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شہر کے کئی پرائیویٹ اسپتالوں میں کوڑے کر دوائیں طبی طور پر دی جاتی ہیں۔ ہسپتالوں میں چار گنا رقم وصول کی جاتی ہے۔ AAP کے ضلع صدر انکش چودھری، ویسٹ یوپی یوتھ ایڈوکیٹ اسوسی ایشن اور سابق جنرل سکریٹری رام کمار شرما، روی کمار سمیت سماج وادی پارٹی کے کارکن دھرنے میں موجود تھے۔ بی جے پی لیڈروں کے کہنے پر بینرز اتارے گئے: اتل ایم ایل اے کا الزام ہے کہ کچھ لوگوں کے کہنے پر بی جے پی لیڈروں، کارپوریشن کے عہدیداروں نے بینرز اتار لیے ہیں۔ وہ ہمیشہ متاثرین کے خاندانوں کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ جس طرح ہسپتالوں میں مریضوں سے ناجائز رقم وصول کی جا رہی ہے۔ یہ غریب مریضوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ وہ ایسا نہیں ہونے دے گا۔ آپ کو بتا دیں کہ میرٹھ کے نوتیا اسپتال میں مریض کے علاج کا بل کم کرنے کو لے کر اتل پردھان اور نوتیا اسپتال انتظامیہ کے درمیان جھگڑا ہوا تھا، جو تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ اکھلیش یادو کی ہدایت پر تمام ایس پی جمع ہوں گے۔ اتوار کو ایس پیز نے پارٹی کو منظم کیا۔ دفتر میں میٹنگ کی۔ ایس پی کے ضلع صدر وپن چودھری نے کہا کہ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کی ہدایت پر تمام ایس پی اس موت مرگ انشن میں شریک ہوں گے اور اتل پردھان کی حمایت کریں گے۔ اتل پردھان کا دعویٰ ہے کہ ان کے ساتھ ٹیچرس یونین، طلبہ لیڈر اور کئی دیگر تنظیمیں شامل ہیں۔۔ گاؤں گاؤں لوگ آئیں گے۔ بڑی تعداد میں کلکٹریٹ پہنچیں گے اور ان کے ساتھ موت کے بھوک ہڑتال میں شامل ہوں گے۔ لوگ مسلسل اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ غیر قانونی طور پر بینرز لگائے گئے۔ میونسپل کارپوریشن نے خود ایس پی ایم ایل اے اتل پردھان کے ہورڈنگز پر لگے بینرز کو اتار دیا ہے۔ فی الحال کسی کمپنی کے پاس ہورڈنگز کا ٹینڈر نہیں ہے۔ ہورڈنگ اسٹرکچر پر بینرز غیر قانونی طور پر لگائے گئے تھے۔ میونسپل کارپوریشن کی انفورسمنٹ ٹیم تعینات کر کے بینرز ہٹا دیے گئے ہیں۔۔ پرمود کمار، ایڈیشنل میونسپل کمشنر، امن و امان کی صورت حال خراب ہونے پر سخت کارروائی کی جائے گی، امن و امان کے پیش نظر کلکٹریٹ کے احاطے میں مناسب فورس تعینات کی جائے گی۔ قانونی نظام خراب ہونے پر انتظامیہ سخت ایکشن لے گی۔۔ برجیش سنگھ، اے ڈی ایم سٹی نوتیا: نوٹس کی تاریخ کا آج آخری دن ہے۔ گڑھ روڈ پر واقع نوتیا اسپتال کو جو معیار کے خلاف چل رہے ہیں، کو MEDA کے نوٹس کی مدت آج ختم ہو رہی ہے۔ ہفتہ تک ہسپتال کی طرف سے تخفیف کی درخواست نہیں دی گئی۔ افسران نے کارروائی کے لیے ضلعی انتظامیہ سے فورس بھی طلب کی ہے۔ میڈا افسران کے مطابق نوتیا اسپتال کا نقشہ 28 نومبر 2014 کو منظور کیا گیا تھا۔ اس کے تحت زیریں تہہ خانے اور اوپری تہہ خانے میں پارکنگ کا انتظام کیا گیا تھا تاہم موقع پر ہی پارکنگ کی بجائے ہسپتال انتظامیہ کی جانب سے انتظامی دفتر، پیتھالوجی لیب اور ٹیسٹنگ سینٹر چلائے گئے پائے گئے۔ کمشنر کی ہدایت پر ایم ای ڈی اے نے اسپتال کو 21 دن کا نوٹس دیا تھا، جس کی مدت پیر کو ختم ہو رہی ہے۔ ایس پی ایم ایل اے کی حمایت میں آنے والی بی کے یو انڈیا نے بھی کہا ہے کہ وہ اتل پردھان کی حمایت کرے گی۔ تنظیم کے مغربی اتر پردیش کے صدر سندیپ مظہوریا نے کہا کہ تنظیم کے تمام کارکنان آج ایس پی ایم ایل اے کے ساتھ احتجاج اور انشن کریں گے۔ اس کے علاوہ راشٹریہ جاٹ مہاسبھا انڈیا کے قومی صدر چمن سروہا اور دیگر کئی تنظیمیں ان کی حمایت کرتے ہوئے احتجاج میں شامل ہوں گی۔

جلسہ تعزیت میں خالد جاوید اور حسنین اختر کے لیے کی گئی دعائے مغفرت

امروہہ۔ شب گزشتہ نواب منزل مجاپوتہ میں اراکین کاروان خلوص کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا اہتمام زیر صدارت سید محبوب حسین زیدی کیا گیا جسمیں اراکین کاروان خلوص نے حال ہی میں اس عالم فانی سے رخصت ہوئے کو خالد جاوید اور سید حسنین اختر حسنینی کے انتقال پر اظہار تعزیت پیش کی۔ ماہر قانون اور اس اوبی ادارے کے جنرل سکریٹری ایم اسلام عالمی نے تعزیتی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارہ اہم ترین شخصیات ہمارے درمیان سے رخصت ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی جسمیں ایک خالد جاوید ہے جنکا گہرا تعلق نواب سید انتظام علی خان اور اس نشست سے رہا ہے۔ وہ کافی وقت سے علیل تھے لیکن حالات سے قبل کی کلب میں مسلسل آمد و رفت رہا کرتی تھی نہایت خوش مزاج انسان تھے انکی باتوں سے کلب کا ماحول کبھی کبھی مزاح میں بھی تبدیل ہو جاتا تھا کلب کے سرپرست نواب سید انتظام علی خان سے انکو دلی رغبت تھی۔ سید محبوب حسین زیدی نے ای ایم انٹر کالج کئی سابق منیجر سید حیدر رضا مرحوم کے فرزند اور سید رضا کمال نقوی کے بھائی سید حسنین اختر حسنینی کے انتقال پر اظہار افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ اراکین کاروان خلوص دونوں ہی مرحومین کے انتقال پر ملال پر تعزیت پیش کرتے ہوئے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اس دوران نائب صدر بھون شرما، پروفیسر ناشر نقوی اور سید وسیم حیدر نقوی نے بھی اظہار خیال پیش کرتے ہوئے مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ شرکا میں استجاب حسین زیدی، نواب مراد علی خان، حکیم حامد علی، سید رضا تحسین، تاز اختر، اختر اعجاس گلزار، ارمان نواب، سید ذیشان حیدر نقوی، محمد علی افضال، مہتاب زیدی، حسنین نواز، حسین محمد جان، شفاعت حسین، ارمان حسین زیدی، اکرام حسین زیدی، سید علی عباس، گمان حسین، شجاع حسن نقوی، سکندر رضا ایڈوکیٹ، عالمگیر خسرو، علی عابدی، امروہوی وغیرہ شریک تھے۔

بین الاقوامی یوم معذور پر خصوصی پروگرام کا اہتمام

علی گڑھ، 4 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں بین الاقوامی یوم معذور منایا گیا اور مختلف اسکولوں اور مراکز میں بیداری پروگرام منعقد کیے گئے۔ اے ایم یو کی ڈس ایبلٹی یونٹ نے 200 سے زائد طلباء اور رضا کاروں کی موجودگی میں خصوصی پروگرام کا اہتمام کیا۔ مہمان خصوصی، اے ایم یو وائس چانسلر، پروفیسر محمد گلریز نے معذور طلباء کے لیے بہتر سہولیات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے سبھی فلاحی اقدامات کا یقین دلایا۔ بعدازاں، پروفیسر گلریز نے مہمانان اعزازی پروفیسر عبدالعلیم، ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر اور مسٹر سعد حمید، ٹریننگ و پلیسمنٹ آفیسر کے ہمراہ 33 معذور طلباء کو وہیل چیئر، ٹرائی سائیکل، اسمارٹ اسٹک، ہیئرنگ ایڈ، ریکارڈر اور ہیڈ فون تقسیم کیے۔ ڈاکٹر عبدالصمد، پرووسٹ، وی ایم ہال نے آلات کی تقسیم میں مدد کی۔ پروفیسر عبدالعلیم نے ڈس ایبلٹی یونٹ کی خدمات کو سراہا اور معذور طلباء کے لیے دستیاب وظائف پر روشنی ڈالی۔ مسٹر سعد حمید نے طلباء پر زور دیا کہ وہ کریئر کے مواقع کو بہتر سمجھ کے لیے کریئر کونسلنگ پروگراموں میں شرکت کریں۔ انھوں نے بتایا کہ شخصیت کی نشوونما کے لیے پانچ روزہ ورکشاپ اور ایک جاب فیئر کا انعقاد کیا جائے گا۔ قبل ازیں مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے یونٹ کے کوآرڈینیٹر پروفیسر بانو بندر کمار پندھیر نے یوم معذور کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور شعبہ کی دستیابیوں کی رپورٹ پیش کی جس میں ریزرویشن روسٹر میں ترمیم اور اپ گریڈیشن، مساوی مواقع کی پالیسی، شکایات ازالہ افسر کی تقرری اور شکایات ازالہ کمیٹی کی تشکیل شامل ہے۔ طالب رضا کار راہل اپادھیائے اور مادھیا نہار نے پروگرام کی نظامت کی جبکہ ڈس ایبلٹی یونٹ کی کونسلر ڈاکٹر شگفتہ نیازی نے شکریہ ادا کیا۔ دوسری طرف احمدی میں پرنسپل ڈاکٹر نائلہ راشد نے مہمان مقرر ڈاکٹر نغمہ اظہر (شعبہ کامرس) کا خیر مقدم کیا، جنہوں نے جسمانی طور پر معذور طلبہ کو در پیش مسائل اور دستیاب مواقع پر تفصیل سے بات کی۔ انہوں نے معذور طلباء پر زور دیا کہ وہ معیاری تعلیم کے ساتھ خود کو بااختیار بنانے پر توجہ دیں اور اپنی معذوری سے قطع نظر اپنی تعلیم میں بہترین کارکردگی کے لیے تمام کوششیں کریں۔ طلباء نے اس موقع پر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا، جس کے لئے انھیں تحائف پیش کئے گئے۔ طلباء نے کبڈی اور دیگر کھیلوں میں بھی حصہ لیا۔

کمل نجیب آبادی کی یاد میں باوقار محفل مشاعرہ

سہارنپور (احمد رضا) گزشتہ شب کمشنری کی نامور ادبی، تعلیمی اور سوشل تنظیم ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر اہتمام اور ارشاد احمد کی سرپرستی میں ڈیفنس کالونی سہارنپور کے وسیع میدان میں سہارنپور کے معتبر شاعر اور محرک کمل نجیب آبادی کی یاد میں باوقار طور پر محفل مشاعرہ اراستہ کی گئی معیاری محفل مشاعرہ کی صدارت ڈاکٹر عاصم پیرزادہ نے کی نظامت کے فرائض کمل نجیب آبادی کے نور چشم خرم سلطان نے انجام دئے اس موقع پر دیوبند سے تشریف لائے نوجوان نمائندہ شاعر ڈاکٹر ولی دیوبندی نے کمل نجیب آبادی کی شخصیت اور زندگی پر تفصیل سے گفتگو کی انہوں نے کہا کمل نجیب آبادی سہارنپور اردو ادب میں ایک عظیم شخصیت کی حیثیت رکھتے ہیں ان کی موجودگی سے سہارن پور اردو ادب میں ایک انقلاب برپا تھا ہر مہینے نشست ہر دو مہینے بعد مشاعروں کے ذریعے انہوں نے ایک مدت تک ادب کی خدمت کی اور سہارنپور کی فضا کو زعفران زار رکھا ساتھ ہی جس مسجد کی ذمہ داری اللہ نے ان کے سپرد کی تھی 40 سال تک اس ذمہ داری کو بحسن خوبی اور ایمانداری کے ساتھ انجام دیا ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت کمل نجیب آبادی (احمد سلیم شمسی) کی مغفرت فرمائے پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر عاصم پیرزادہ نے کہا کہ کمل نجیب آبادی جس عہد میں سانس لے رہے تھے وہ عہد سہارنپور اردو ادب کے سنہرا عہد کے طور پر یاد کیا جائے گا ان کی ادبی خدمات کو کسی طور فراموش نہیں کیا جا سکتا سہارنپور اردو ادب کی جب جب تاریخ لکھی جائے گی تب تب کمل نجیب آبادی کا نام جلی حروف میں لیا جائے گا پروگرام کا افتتاح ٹیکس ایڈوائزر نسیم صدیقی نے کیا سلمان عالم نے شمع روشن کی فرید خان پردھان بفرحان خان، فیاض ندیم اور دانش کمال نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی پروگرام میں شہر سہارن پور کے نمائندہ شعرا کے علاوہ بیرون سہارنپور سے بھی شعرا نے خاصی تعداد میں شرکت کی پروگرام میں معزز سامعین حضرات کے علاوہ صحافی حضرات نے بھی شرکت فرمائی پروگرام کا آغاز جنید سہارنپوری کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا ڈیفنس کالونی میں پہلی مرتبہ مشاعرے کا انعقاد کیا گیا تھا جس کے سبب وہاں کے لوگوں میں خاصی دلچسپی دیکھنے کو ملی اور لوگ دیر رات تک پوری آب و تاب کے ساتھ موجود رہے اور شعرا کو بھرپور داد و تحسین سے نوازا جن شعرا کے کلام کو زیادہ پسند کیا گیا ان کا ایک ایک شعر باذوق قارئین کی خدمت میں پیش ہے

ہم نے کہیں ایسا کوئی دفتر نہیں دیکھا
لیتا نہ ہو رشوت جہاں افسر نہیں دیکھا
ڈاکٹر عاصم پیرزادہ

پہچان لیا جائے گا قاتل کو ہمارے
تاریخ نے اس نام پہ خط کھینچ دیا ہے
فیاض ندیم

اٹھی ہے جب سے اک سورج کی میت
اندھیرا ہے زمیں سے آسماں تک
شررا کملی

کیا کریں بڑھا کر ہم دست دوستی یارو
اب کوئی زمانے میں با وفا نہیں ملتا
ڈاکٹر ولی دیوبندی

تہذیب و ادب مجھ کو وراثت میں ملے ہیں
یہ فخر ہے مجھ کو کہ میں بیٹا ہوں کمل کا
خرم سلطان

دعا کے واسطے پھیلے ہیں ہاتھ کیا مانگوں
انہیں کو مانگ لوں بس کائنات کیا مانگوں
دانش کمال

اتنی ظالم نہیں ہے بیوی تری
اس سے بڑھ کر تو ساس ہے گنجے
ڈاکٹر امجد عظیم

تھا تھا دور ہوں میں، وفا کا بھرم تو تھا
مایوس ہو گئے ہیں تیرے پاس آ کے ہم
عبداللہ راز دیوبندی

جو لفظ مری زباں سے کبھی نہیں نکلے
مخالفوں کے توسل سے وہ خبر میں رہے
اسلم محسن

وہ عموماً سیاہ رہتے ہیں
جو دیوں کے مقام ہوتے ہیں
مستقیم روشن

بھلے ہی آ گئی ہو میرے حصے میں بہت دولت
سکون دل نہ ہو تو زندگی دشوار لگتا ہوں
جنید سہارنپوری

دوستوں کی ہے یہاں بھیڑ مگر کوئی ہلال
پوچھتا ہی نہیں اے دوست پریشاں کیوں ہو
اشرف ہلال

شدت درد سہی ہجر سہا ہو جس نے
ایسا مظلوم اگر دیکھنا ہے تو مجھے دیکھے
عدیل تابش کرتپوری

تیر ناواقف نے چھوڑا ہے غلط انداز سے
رخ اگر بدلا ہوا نے خود ہی مارا جائیگا
ہارون صابر

اسکے علاوہ عاطف اکرم، انتخاب عالم اور عابد وفا کے کلام کو بھی پسند کیا گیا اس موقع پر جاوید احمد وصی خان راشد شمسی ندیم احمد نظیر احمد جاوید انصاری نسیم سہارنپوری الطاف خان وغیرہ معززین موجود تھے پروگرام میں نسیم صدیقی، خرم سلطان، ڈاکٹر عاصم پیرزادہ، ارشاد احمد ڈاکٹر ولی دیوبندی کا شال اڑھا کر اعزاز کیا گیا تمام شعرا کو بڑھتے قدم ایجوکیشنل ٹرسٹ کی جانب سے اسناد پیش کی گئیں پروگرام کے آخر میں پروگرام کنوینر زبیر خان اور وصی خان نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔

خیر النساء ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام رضائی و کمبل تقسیم پروگرام میں علماء کا خطاب

خیرآباد سیتاپور ۴ دسمبر (پریس ریلیز) خیر النساء ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی خیرآباد کی جانب سے بلا تفریق مذہب وملت ڈھائی سو رضائی وکمبل تقسیم کئے گئے۔ خیر النساء ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی خیرآباد کی جانب سے جلسہ پیام انسانیت تعلیمی بیداری اور غرباء کی مدد بیادگار خلیل احمد خان ۹ ویں پروگرام میں مستحقین میں سو رضائی وکمبل تقسیم کئے گئے، پروگرام کی نظامت مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے کی بصدارت حاجی مست حفیظ رحمانی نے کی، جامعہ نور الہدیٰ للبنات قصبہ خیرآباد کی بچیوں نے استقبالیہ پیش کیا اور جامعہ کی پرنسپل نے پیام انسانیت تعلیمی بیداری اور غرباء کی مدد پر تقریر کی بمست حفیظ رحمانی نے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ اس رفاہی پروگرام میں میرا آنا ہر سال ہوتا ہے اور ہندو و مسلم بڑے پریم و بھائی چارگی واخوت ومحبت کے ساتھ بیٹھتے ہیں قومی یکجہتی کا ماحول ہر سال نظر آتا ہے۔ مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی قابل مبارکباد ہیں جو ہر سال ہندو و مسلم ایکتا کے ساتھ پروگرام کرتے ہیں صرف اس لئے کہ اللہ راضی ہو جائے، ہم کو بھی چاہیے کہ انسانیت اور غرباء کی مدد کے ساتھ ساتھ علم دین وعصری علوم میں آگے بڑھیں اور بڑھائیں، حافظ، عالم، مفتی کے ساتھ ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر بنائیں۔ حضرت مولانا محمد مشتاق ندوی نے کہا کہ قابل مبارکباد کے مستحق ہیں دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مبلغ مولانا ومفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی جو اپنے والد ماجد خلیل احمد خان کی یاد میں خیر النساء ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی خیرآباد کی طرف سے نواں پروگرام (جلسہ پیام انسانیت تعلیمی بیداری اور غرباء کی مدد) کر رہے ہیں۔ اس موقع پر حضرت مولانا محمد مشتاق ندوی صاحب لکھنؤ، حضرت محمد سفیان نظامی صاحب لکھنؤ، حضرت مولانا اشتیاق علی رضوی صاحب، حاجی مست حفیظ رحمانی صاحب، بے پی ابھیشیک بہلو گپتا چیرمین خیرآباد، چرنجیت سنگھ صاحب ہیجیت سنگھ جی صاحب خیرآباد، گپتاجی ویاپار منڈل سیتاپور، راشد علی مینائی صاحب سجادہ نشین شاہ مینا شاہ لکھنؤ، ڈاکٹر اشیش بھیا اچار بی ایم خیرآباد محمد یوسف خاں خیرآباد مولانا محمد اسلم ندوی صاحب، پولس اودھیش قصبہ انچارج خیرآباد عبد الغفار صاحب چیرمین ہرگاؤں، پتر کار رام سمرن شرما جی صاحب، امروپ صاحب، محمد سہیل احمد ندوی صاحب، حافظ محمد شاداب صاحب، حافظ نصیر احمد صاحب، حافظ نفیس احمد صاحب، حافظ مہتاب عالم صاحب سرفراز احمد خاں صاحب، والد حاجی شاہ نواز حسین انصاری، محمد حمزہ خاں صاحب، محمد ریحان خاں صاحب، محمد یحییٰ خاں صاحب، حاجی محمد یاسین خاں صاحب، محمد مطیع اللہ خاں صاحب، محمد ارشد خاں صاحب، وغیرہ نے شرکت کی۔

عوامی مسائل کے حل میں کوتاہی برداشت نہیں

ہر متاثر کے ساتھ حساس رویہ اپنائیں اور مسائل کا حل کرکے انہیں مطمئن کریں: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ

گورکھپور: 04 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے افسران سے دو ٹوک کہا ہے کہ وہ ہر متاثر کے ساتھ حساس رویہ اپنائیں اور ان کے مسائل کا حل کرکے انہیں مطمئن کریں۔ اس میں کسی بھی طرح کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ گورکھناتھ مندر احاطے میں پیر کی صبح جنتا درشن پروگرام میں یوگی نے 300 لوگوں سے ملاقات کی اور ایک ایک کرکے سبھی کے مسائل کو سنا۔ انہوں نے سب کو یقین دیا کہ ان کے رہتے کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دی جائے گی۔ سب کے درخواستوں کو متعلقہ افسران کے حوالے کرتے ہوئے فوری اور تشفی بخش ازالے کی ہدایت کے ساتھ لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ہر متاثر کے مسئلے کا حل کرانے کے لئے کمر بستہ ہے۔ انہوں نے افسران کو دو ٹوک ہدایت دی کہ کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کو کسی بھی صورت بخشا نہیں جائے گا۔ ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ کے سامنے جنتا درشن میں کئی لوگ علاج کے لئے مالی معاونت کی درخواست لے کر پہنچے تھے۔ یوگی نے انہیں یقین دیا کہ حکومت علاج کے لئے بھرپور مدد کرے گی۔ انہوں نے ان کی درخواستوں کو افسران کے حوالے کرتے ہوئے ہدایت دی کہ علاج سے جڑے اسٹیمیٹ کے عمل کو جلد از جلد پورا کرکے حکومت کو فراہم کرایا جائے۔ ریونیو و پولیس سے جڑے معاملات کو انہوں نے پوری شفافیت و غیر جانبداری کے ساتھ تصفیہ کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں ہونی چاہئے۔ ہر متاثر کے ساتھ حساس رویہ اپناتے ہوئے اس کی مدد کی جائے۔

وزیر اعلیٰ یوگی کا او ایس ڈی بتا کر پرنسپل سکریٹری کو دی دھمکی، دو گرفتار

لکھنؤ: 4 دسمبر (پی این ایس) گوتم پلی پولیس نے دو بدمعاشوں کو گرفتار کیا ہے جنہوں نے وزیر اعلیٰ یوگی کا او ایس ڈی بتا کر ایک پرنسپل سکریٹری کو ٹیچروں کے تبادلے کے لیے دباؤ ڈالنے اور دھمکی دینے کے لیے فون کیا تھا۔ گرفتار ملزمان میں ایک طالب علم اور دوسرے کا سیاسی جماعت سے تعلق ہے۔ دونوں ملزمان کو اتوار کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ جہاں سے اسے جیل بھیج دیا گیا۔ گوتم پلی انسپکٹر رگیش سنگھ نے کہا کہ یکم دسمبر کو سی ایم کے او ایس ڈی سنجیو سنگھ نے ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ جس میں بتایا گیا کہ پرنسپل سکریٹری پرائمری ایجوکیشن کو کسی نامعلوم شخص نے او ایس ڈی سنجیو سنگھ کے طور پر ظاہر کرتے ہوئے فون کیا تھا، انہوں نے دو ٹیچروں کے تبادلے کی ہدایت دی۔ جب پرنسپل سکریٹری کو شک ہوا اور سوال پوچھا تو انہوں نے انہیں دھمکی دی۔ پولیس نے ایف آئی آر درج کرکے جانچ شروع کی اور اتوار کو دیوریا کے لکھنؤ کے رہنے والے وید پرکاش مشرا اور سندیپ سنگھ کو گرفتار کرلیا۔ انسپکٹر کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران سندیپ نے دعویٰ کیا کہ وہ ایک سیاسی جماعت سے وابستہ ہے جبکہ وید ایک طالب علم ہے۔ پولیس ملزمان کے موبائل نمبرز کی کال ڈیٹیلز کی چھان بین کررہی ہے۔ شبہ ہے کہ ملزم نے اس سے قبل بھی ایسا کھیل کھیلا ہوگا۔ جس کی وجہ سے وہ فراڈ کرتے ہیں۔ جانچ مکمل ہونے پر حقائق سامنے آئیں گے۔ پولیس کی جانچ سے پتہ چلا ہے کہ ملزم نے مرزاپور کے سنستو شتی آیورویدک میڈیکل کالج کی ڈائرکٹر ڈاکٹر ریتو گرگ کو بھی فون کیا تھا۔ کسی کو ڈگری دینے کے لیے دباؤ بنایا گیا۔ ڈائریکٹر نے انکار کیا تو دونوں نے اسے گالیاں دیں۔

یوپی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی نے گورنر سے کی ملاقات

لکھنؤ: 4 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش حکومت کے صنعتی ترقی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی نے آج لکھنؤ کے راج بھون میں اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل سے ملاقات کی۔ وزیر نندی نے دیوالی کے دوران راج بھون میں دوپہر کے کھانے کے لیے ملن بستیوں کے بچوں کی درخواست کو قبول کرنے اور پروگرام کو کامیابی سے مکمل کرنے کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ چرچا کے دوران بتایا کہ بچوں اور ان سرپرستوں میں راج بھون سے لوٹنے پر بے حد خوشی تھی۔ یہ پروگرام ان کی زندگی میں سنہری یادگار رہے گا۔ گورنر کی قیمتی تقریر نے سب کو متاثر کیا۔

کینسر انسٹی ٹیوٹ میں شارٹ سرکٹ سے لگی آگ

لکھنؤ: 4 دسمبر (پی این ایس) سوشانت گولف سٹی میں واقع کینسر انسٹی ٹیوٹ کی دوسری منزل پر واقع سرور روم میں آگ لگ گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ آگ لفٹ میں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی۔ شعلوں نے سرور روم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کچھ ہی دیر میں پورے ہسپتال میں دھواں پھیل گیا۔ اطلاع ملنے کے بعد چیف فائر آفیسر منگیش کمار، ایف ایس او مام چند بڈ گوجر، اے سی پی گوسائی گنج دھرمیندر سنگھ رگھوونشی، انسپکٹر انچارج سوشانت گولف سٹی گیانیندر سنگھ اور ایچ سی ایل چوکی انچارج سندیپ شرما نصف درجن فائر بریگیڈ گاڑیوں اور اسٹاف کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ تقریباً دو گھنٹے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔ تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اسسٹنٹ پولیس کمشنر دھرمیندر سنگھ رگھوونشی کے مطابق کینسر انسٹی ٹیوٹ میں آگ لگنے کی اطلاع دوپہر ایک بجے ملی۔ فائر حکام کے ہمراہ موقع پر پہنچنے کے بعد فوری ریسکیو کیا گیا اور وہاں داخل مریضوں کو باہر نکال کر دوسری عمارت میں منتقل کیا گیا۔ آگ لگنے سے دوسری منزل پر سرور روم میں رکھی بیٹریوں سمیت تمام سامان جل کر راکھ ہوگیا، فی الحال کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

اپنے جسم کی حفاظت کرنا بھی اسلامی فریضہ ہے: مفتی ابو العرفان

جامعہ بحر العلوم فرنگی محل میں دو روزہ فری ائی، میڈیکل کیمپ کا اہتمام

لکھنؤ: آل انڈیا محمدی مشن کے زیر اہتمام مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ سرپرست آل انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن کی صدارت میں انبر فاؤنڈیشن کے تعاون سے جامعہ بحر العلوم فرنگی محل فیض اللہ گنج میں دو روزہ فری ائی میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً 235 مریض جامعہ بحر العلوم پہنچ کر ڈاکٹروں کی مدد سے فیضیاب ہوئے سبھی کی آنکھوں کی جانچ کرنے پر تقریباً 105 ضرورت مندوں کو چشمہ اور چھ موتیا بن کے اپریشن کے مریض ملے جن کا جلد ہی چشمہ اور موتیا بن کا اپریشن عنبر فاؤنڈیشن کے ذریعے فری کرایا جائے گا۔ مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ سرپرست آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے بیان میں فرمایا کہ انسان کو اپنے جسم کی حفاظت کرنا بھی اسلامی فریضہ ہے کیونکہ یہ جسم بھی اللہ کی امانت ہے جس کا ہمیں ہر ممکن کوشش کر خیال رکھنا چاہیے اچھی صحت سے ہی اچھی عبادت اور دین کی خدمت ہو سکتی ہے۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے بیان میں فرمایا کہ محمدی مشن صرف جلسے اور جلوس تک محدود نہیں رہے گا یہ سطحی طور پر قوم اور ملت اسلامیہ کی خدمت کے لیے ہر ممکن قدم اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ جس میں خاص طور سے ملت اسلامیہ کی تعلیم مدارس عربیہ کے ذریعے ضرورت مندوں کی میڈیکل ہیلپ مختلف تنظیموں کی مدد کے ذریعے، اور غریب بے روزگار کو چھوٹے موٹے روزگار مہیا کرانے کی کوشش کی جائے گی جس میں ہمیں قوم اور ملت اسلامیہ کے باثر لوگوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ وفا عباس صدر انبر فاؤنڈیشن نے اپنے بیان میں فرمایا کہ ہم صرف اور صرف قوم اور ملت اسلامیہ کی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کا سب سے بنیادی ضرورت تعلیم اور میڈیکل ہیلپ ہے جس میں ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ ہر ضرورت مند کے دروازے تک پہنچ کر ان کی مدد کی جائے جس میں ہمیں تمام شہر کے بزرگوں اور باثر لوگوں کی خوب مدد مل رہی ہے جس کا ہم بے انتہا شکر گزار ہیں یہی مدد ہماری طاقت اور ہمت ہے۔ مولانا عفان عتیق فرنگی محلی نے انبر فاؤنڈیشن کی کارکردگی اور عظیم خدمات کو سراہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور یہ گزارش کی کہ بعد میں بھی غریب ضرورت مند موتیابن کے اپریشن کے مریض اگر مدرسہ آتے ہیں تو ان کا بھی اپریشن کروایا جائے۔ اس موقع پر شریک ہونے والوں میں سید احمد ندیم جنرل سکریٹری محمدی مشن، ہومیوپیتھک ڈاکٹر ذیشان ظہیر صاحب، اپٹومیٹرسٹ یوان، اپٹومیٹرسٹ فیروز، اپٹومیٹرسٹ انچل، حافظ شکیل نظامی خزانچی محمدی مشن، محمد نجیب شبلو محمد وارث علی کھدرا، شاہ احمد ارقم، محمد شاداب، فیضان فرنگی محلی ایڈوکیٹ موجود رہے۔

طلبا وطالبات کے درمیان انٹر کالجیٹ سطح پر بیت بازی کا انعقاد

ممتاز پی جی کالج میں دو روزہ ثقافتی تقریبات کا اختتام

لکھنؤ 4 دسمبر: ممتاز پی جی کالج میں اسٹوڈنٹ لٹریری اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام انٹر کالجیٹ سطح پر مختلف مقابلہ جاتی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ اس دو روزہ تقریب میں پوسٹر سازی، مضمون نگاری، رنگولی، کولاج میکنگ اور بیت بازی سمیت اہم مقابلہ جاتی پروگرام منعقد کیے گئے جس میں ممتاز پی جی کالج، کرامت حسین پی جی کالج، شیعہ پی جی کالج، امیر الدولہ اسلامیہ ڈگری کالج، نو یگ کنیا مہاودیالے سمیت دیگر کالجوں کے طلبا و طالبات نے حصہ لیا۔ اس دو روزہ ثقافتی پروگرام کے آخری دن آج سلوگن رائٹنگ، کولاج میکنگ اور مضمون نگاری کے ساتھ بیت بازی کا انعقاد کیا گیا۔ ان پروگراموں کے فیصلے محفوظ کر لیے گئے اور کالج کی آئندہ سالانہ تقریب میں ان مقابلوں کے فاتحین اور ان کے لیے انعامات کا اعلان کیا جائے گا۔ آج کے بیت بازی کے پروگرام میں چھ ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس پروگرام کے میں حکم کے طور پر ممتاز پی جی کالج کے سابق پرنسپل پروفیسر عتیق احمد فاروقی اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس کی شعبۂ فارسی کی صدر ڈاکٹر نکہت فاطمہ شامل ہوئیں۔ بیت بازی مقابلے کا آغاز کرتے ہوئے اس مقابلے کی کنوینر ڈاکٹر پروین شجاعت نے بیت بازی کی روایت اور اردو شعر وشاعری کی اہمیت اور معنویت پر گراں قدر گفتگو پیش کی۔ بیت بازی میں حصہ لینے والی ٹیموں میں ٹیم اقبال، ٹیم میر، ٹیم جوش، ٹیم فیض، ٹیم ذوق اور ٹیم مومن نے حصہ لیا۔ پروگرام کے آخر میں حکم صاحبان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ممتاز پی جی کالج کے پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان نے اس موقع پر سبھی اساتذہ، مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور طلبا و طالبات کی حوصلہ افزائی کی۔ ممتاز پی جی کالج کے پراکٹر ڈاکٹر سلمان احمد خان ندوی نے اس دو روزہ تقریب کی مختصر رپورٹ پیش کی اور پروگرام کی بخوبی نظامت بھی کی۔ ممتاز کالج کی کلچرل کمیٹی کی کنوینر ڈاکٹر شیبا صدیقی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے طلبا اور طالبات کو ہم نصابی پروگراموں میں سرگرم رہنے کی تلقین کی۔ بیت بازی اور دیگر زبان و ادب کے پروگراموں میں طلبا و طالبات کے رجحانات کو بھی سراہا۔ اس موقع پر کرامت پی جی کالج سے ڈاکٹر نزہت فاطمہ اور ڈاکٹر تسنیم کوثر چشتی، امیر الدولہ اسلامیہ ڈگری کالج سے ڈاکٹر تبسم خان سمیت دیگر اساتذہ کے ساتھ ساتھ ممتاز پی جی کالج کے ڈاکٹر شازیہ صدیقی خان، ڈاکٹر شاہین جمال، ڈاکٹر مدنی انصاری ڈاکٹر شکیل احمد، ڈاکٹر محمد حبیب، ڈاکٹر محمد شاد، ڈاکٹر ذوالنورین حیدر علوی، ڈاکٹر صبا تبسم، ڈاکٹر لیاقت علی ڈاکٹر ناہید قدوائی، ڈاکٹر روبی فاروقی، ڈاکٹر یاسر انصاری، ڈاکٹر آل احمد سمیت تمام اساتذہ غیر تدریسی اسٹاف اور طلبا و طالبات موجود رہے۔

جمہوریت میں ایسے نتائج آتے رہتے ہیں

تین ریاستوں میں بی جے پی کی جیت پر اکھلیش کا ردعمل

لکھنؤ: 4 دسمبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور یوپی کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو پیر کو وارانسی پہنچے۔ یہاں انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم تین ریاستوں میں بی جے پی کی جیت اور انڈیا الائنس کے مستقبل کے بارے میں مایوس نہیں ہیں۔ جمہوریت میں ایسے نتائج آتے رہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ 'سب کا ساتھ وکاس اور سب کا وکاس' ہو رہا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ ایک طویل لڑائی ہے۔ اگر ہمیں بی جے پی جیسی پارٹی سے لڑنا ہے تو ہمیں نظم و ضبط کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ مستقبل میں نتائج مختلف ہوں گے۔ کانگریس کے ساتھ اتحاد کے سوال پر، انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش میں حالات مختلف ہیں اور وہاں چیزیں نہیں چل سکتیں۔ لوک سبھا انتخابات میں کیا ہوتا ہے یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ اکھلیش یادو ایک روزہ دورے پر وارانسی آئے ہیں۔ یہاں انہوں نے لوک سبھا انتخابات کے لئے پارٹی کی تیاریوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ 'ہر گھر بے روزگار مانگے روزگار' نعرہ کے ساتھ انتخابی میدان میں اتریں گے۔ روزگار کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بے روزگاری کا مسئلہ اب بھی پہلے کی طرح سنگین ہے۔ بی جے پی روزگار کی تقسیم کا ڈرامہ کررہی ہے۔ جن لوگوں کو نوکریاں دی جارہی ہیں ان کے بارے میں پتہ چل جائے تو حقیقت سامنے آجائے گی۔ دہلی کے لوگ ووٹ ڈالنے جارہے ہیں، کیا کسان کی آمدنی دوگنی ہوگئی ہے؟ روزگار ملا؟ مجھے امید ہے کہ ملک کے نوجوان یہ نعرہ دیں گے کہ 'ہر گھر میں بے روزگار ہیں، انہیں کب روزگار ملے گا؟' اپنے وارانسی دورے کے دوران اکھلیش نے نیشنل ایکول پارٹی کے دفتر کا افتتاح کیا۔ یہاں ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے عوام سے کہا کہ آپ بی جے پی حکومت کو ہٹا دیں، ہم اگنیور کے نظام کو بھی ہٹانے کا کام کریں گے۔ یہ آدھی پکی نوکریاں جو چار سال سے دی جارہی ہیں ہمارے ملک کی سلامتی کو یقینی نہیں بنا سکتیں۔ سکیورٹی تبھی ملے گی جب اگنیور جیسا نظام ختم ہو جائے گا۔ بی جے پی کے لوگوں نے بھارت ماتا کی جے کا نعرہ لگا کر اگنیور نظام نافذ کیا۔

مستحقین میں ضروری اشیاء کی شفاف تقسیم کو یقینی بنایا جائے: ستیش چندر شرما

وزیر مملکت برائے غذا اور رسد نے محکمہ جاتی کاموں کا جائزہ لیا

لکھنؤ: تاریخ 04 دسمبر۔ وزیر مملکت برائے غذا اور رسد جناب ستیش چندر شرما نے ہدایت دی کہ دھان اور موٹے اناج کی خریداری تمام خریدی مراکز کو چلا کر قواعد کے مطابق کسانوں سے کی جائے اور کسانوں کو بروقت ادائیگی کرکے ہدف حاصل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ خریداری مراکز سے رائس ملوں کو بھیجی جانے والی دھان اور اناج لے جانے والی گاڑیوں کی جی پی ایس مانیٹرنگ کی جائے۔ مارکیٹنگ برانچ کے پی ڈی ایس گوداموں کو کرایہ داری سے جاری کرنے کے حوالے سے ضروری کارروائی کی جائے۔ یہ ہدایت وزیر مملکت برائے غذا اور رسد جناب ستیش چندر شرما نے آج باپو بھون میں اپنے دفتر کے کمرے میں محکمہ غذا اور رسد کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے دیں۔ وزیر مملکت نے کہا کہ قابل قبول ڈیویڈنڈ فی الفور فیئر ریٹ سیلرز کو ادا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جنوری 2024 تک اضلاع میں تمام سہارا قیمت کی دکانوں پر الیکٹرانک کاؤنٹر کے ساتھ ای پی او ایس مشینیں یکساں طور پر لگائی جائیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ماڈل فیئر پرائس شاپس کی تعمیر کو جلد مکمل کیا جائے۔ اس کے علاوہ نیشنل فوڈ سکیورٹی ایکٹ 2013 کے تحت آنے والے مستحقین میں ضروری اشیاء کی شفاف تقسیم کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے اجولا اسکیم کے تحت بقیہ مستفیدین کو سلنڈر کی فوری فراہمی کو یقینی بنانے اور سبسڈی کی رقم ان کے کھاتوں میں منتقل کرنے کی ہدایت دی۔ ایڈیشنل فوڈ کمشنر نے کہا کہ خریف مارکیٹنگ سال 2023-24 میں 165625 کسانوں سے 11.05 لاکھ میٹرک ٹن دھان خریدا گیا جس سے دھان کی امدادی قیمت عام 2183 روپے فی کوئنٹل اور گریڈ-A- روپے کی مقررہ قیمت پر خریدی گئی۔ 2203 فی کوئنٹل جو کہ ہدف کا تقریباً 16.00 فیصد ہے۔ اس کے بدلے میں کسانوں کو براہ راست ان کے بینک اکاؤنٹ میں 2025.60 کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے۔ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران 13.96 لاکھ میٹرک ٹن دھان خریدا گیا تھا۔ اس سال اب تک 7.86 لاکھ کسانوں نے دھان کی فروخت کے لیے آن لائن رجسٹریشن کرایا ہے۔ ایڈیشنل فوڈ کمشنر نے کہا کہ اب تک ریاست کے 24 مکئی خریدنے والے اضلاع میں 865 کسانوں سے 4298 میٹرک ٹن مکئی خریدی گئی ہے اور 8.80 کروڑ روپے کی ادائیگی براہ راست کسانوں کے بینک اکاؤنٹ میں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 1466 کسانوں سے 7125 میٹرک ٹن جوار خریدی گئی ہے اور 18.16 کروڑ روپے کی ادائیگی براہ راست کسانوں کے بینک اکاؤنٹ میں کی گئی ہے۔ ایڈیشنل فوڈ کمشنر کی جانب سے بتایا گیا کہ دکانداروں کو ماہ ستمبر 2023 تک کے ڈیویڈنڈ کی ادائیگی آن لائن سسٹم کے ذریعے مکمل کر لی گئی ہے اور ماہ اکتوبر 2023 کی ادائیگی کا عمل جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی تمام سہارا قیمت کی دکانوں میں سسٹم انٹیگریٹر اداروں کے ذریعے الیکٹرانک کوپن سے منسلک ای پی او ایس مشینوں کی سپلائی اور آپریشن کی تجویز پر حکومتی سطح سے منظوری حاصل کی گئی ہے۔ ایڈیشنل فوڈ کمشنر نے کہا کہ پردھان منتری اجولا اسکیم کے تحت اب تک کل 21.95 لاکھ مفت سلنڈر تقسیم کیے جا چکے ہیں، جس کے مقابلے میں 99.59 کروڑ روپے کی سبسڈی کی رقم 16.20 لاکھ مستحقین کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دی گئی ہے۔ جناب انل کمار، ایڈیشنل کمشنر، جناب اٹل رائے ایڈیشنل کمشنر، جناب راجیو کمار مشرا ایڈیشنل کمشنر (وی)، جناب جی پی رائے، ایڈیشنل کمشنر (ر)، جناب وجے برج پرتاپ سنگھ، ڈپٹی فائنانس اینڈ اکاؤنٹس افسر اجلاس میں موجود۔

وقف ایکٹ کی خلاف ورزی کر رہی حکومت: کمال اختر

لکھنؤ: 4 دسمبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی سے رکن اسمبلی کمال اختر نے کہا کہ گزشتہ اسمبلی سیشن میں ہم نے اس تعلق سے سوال لگایا تھا چونکہ وقف ایکٹ 1995 کے تحت دو اراکین اسمبلی کا وقف کمیٹی میں شامل ہونا ضروری ہے اور حکومت انتخاب کراکے رکن اسمبلی کو وقف کمیٹی میں بھیجتی ہے موجودہ حکومت یعنی تقریباً ڈیڑھ برس کا عرصہ گزر چکا لیکن حکومت نے انتخابات نہیں کرایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کمیٹی کو لے کر زیادہ سنجیدہ ہے یا نہیں اس کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے۔ حکومت نے نہ ہی کسی بھی رکن اسمبلی کو کمیٹی میں شامل کیا یہی وجہ تھی کہ ہم نے حکومت سے سوال کیا تھا لیکن اس کا کوئی جواب اب تک نہیں آیا ہے اور نہ ہی حکومت نے کوئی منشا ظاہر کی ہے۔ کمال اختر نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بورڈ کے موجودہ چیئرمین وقف املاک میں لوٹ کھسوٹ کر رہے ہیں۔ اس کی صحیح سے دیکھ بھال نہیں ہو رہی ہے جب بھی وقف میں کوئی بڑے معاملات پیش آتے ہیں تو وقف بورڈ کے چیئرمین ایکٹنگ چیئرمین بنا کے خود چھٹی پہ چلے جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر اراکین اسمبلی میں سے دو رکن وقف بورڈ کمیٹی میں شامل ہوتے تو اس طریقے کی لوٹ کھسوٹ اور وقف املاک میں خرد برد نہ ہوپاتا۔ حکومت کی بھی منشا عوامی کو روکنے کا نہیں ہے۔

قومی لوک عدالت 09 دسمبر کو

لکھنؤ: 04 دسمبر۔ اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے ممبر سکریٹری جناب سنجے سنگھ پرتھم نے کہا کہ قومی لوک عدالت کا انعقاد 09 دسمبر 2023 کو کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے ہر ضلع میں منعقد ہونے والی قومی لوک عدالت میں تمام قسم کے دیوانی مقدمات، فوجداری مقدمات اور ریونیو کے معاملات کو زیادہ سے زیادہ مفاہمت اور معاہدوں کی بنیاد پر جلد حل کیا جائے گا۔

پل، پلیوں کے پروٹیکشن وال اور سی سی لائننگ کے تعمیراتی کام کو منظوری

لکھنؤ: 04 دسمبر۔ اتر پردیش کی حکومت نے غازی پور ضلع میں جمانیہ پمپ کینال سسٹم کے تحت آبپاشی تعمیراتی بلاک، وارانسی کے نہروں پر ضروری پل پلیوں، پروٹیکشن وال اور سی سی لائننگ کی تعمیر کلابوں اور بینکوں کے تزئین کاری کے لیے 3 کروڑ 74 لاکھ 92 ہزار روپے کی رقم کی مالیاتی اور انتظامی منظوری دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ آبپاشی اور آبی وسائل کی جانب سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔

آگرہ کے بادشاہ باغ، چھتری، ہاتھی گھاٹ، تالاب بارہ دری، رائے بریلی کے خانم پرور کا مقبرہ اور متھرا کے اکرور مندر کو محفوظ یادگار قرار دینے کا نوٹیفکیشن جاری

لکھنؤ: 04 دسمبر۔ اتر پردیش قدیم اور تاریخی یادگاروں اور آثار قدیمہ کے مقامات اور باقیات کے تحفظ کے ایکٹ-1956 اور اتر پردیش ایکٹ نمبر 7 سن 1957 کے تحت، ریاستی حکومت نے رائے بریلی ضلع کے گاؤں۔ اوچہار، سلون تحصیل میں واقع خانم شاہ پرور کے مقبرہ کو رجسٹر کیا ہے، آگرہ ضلع کے ترقیاتی ایکٹ کے تحت بادشاہ باغ اور بارہ دری چھتری، ہاتھی گھاٹ، فتح آباد بلاک میں واقع ہاتھی گھاٹ تالاب اور متھرا ضلع کی تحصیل صدر میں واقع اکرور مندر کو محفوظ یادگار قرار دینے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے۔ ریاست کے وزیر سیاحت وثقافت جناب جے ویر سنگھ نے آج یہاں یہ جانکاری دی۔ اس سلسلے میں ایڈیشنل سکریٹری جناب راکیش چندر شرما نے کہا کہ اگر نوٹیفکیشن جاری کرنے پر کوئی اعتراض ہے تو پرنسپل سکریٹری، اتر پردیش حکومت، محکمہ ثقافت، باپو بھون سکریٹریٹ لکھنؤ، ڈائریکٹر اتر پردیش اسٹیٹ آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ چھتر منزل کمپلیکس، قیصر باغ لکھنؤ یا متعلقہ ضلع مجسٹریٹ کو تحریری طور پر بھیجا جاسکتا ہے۔ صرف ان اعتراضات پر غور کیا جائے گا جو یادگار پر اس نوٹیفکیشن کے چسپاں ہونے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر موصول ہوئے ہیں۔